اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

فضائل بیت اللہ

سبحان اللہ



از افادات:
فضیلۃ الشیخ
محمد خیر محمد مکی حجازی مدظلہ
شیخ حرم مکہ مکرمہ

انتخاب: حافظ عبدالحمید یوکے

ترتیب: حافظ محمد ندیم قاسمی

ناشر: اِدارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ
ایڈنبرا، اسکاٹ لینڈ یوکے

زیر اہتمام: مجاہد فضل اکیڈمی
منشی محلہ، فیصل آباد

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ

فضائلِ بیت اللہ

سلسلہ ①

از افادات:
فضیلۃ الشیخ
محمد خیر محمد مکی حجازی حفظہ اللہ
شیخ حرم مکہ مکرمہ

انتخاب: حافظ عبدالحمید لیکے

ترتیب: حافظ محمد ندیم قاسمی

ناشر: اِدارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ
ایڈنبرا، اسکاٹ لینڈ یو کے

زیرِ اہتمام: مجاہد فضل اکیڈمی
منشی محلہ، فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ...... فضائل بیت اللہ

انتخاب ...... حافظ عبدالحمید

ترتیب ...... حافظ محمد ندیم قاسمی

تصحیح ...... حافظ محمد اقبال سحر

اشاعت ...... جنوری 2006ء

تعداد ...... گیارہ سو

کمپوزنگ ...... عبدالجبار علوی

صفحات 144

90 روپے

ہدیہ ...... [redacted]

ناشر ...... ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ 8 ٹمپل پارک کریسنٹ ایڈنبرا (یو۔کے)

فون ...... 0044(0)131 229 3844

موبائل ...... 0044(0)7796 460 702

زیراہتمام ...... مجاہد فضل اکیڈمی انٹرنیشنل علی سنٹر فسٹ فلور منشی محلّہ گلی نمبر 8 بھوانہ بازار فیصل آباد

فون 0092 041-2604175

موبائل 0301 7105647

کمالیہ 0300 6560210

عرض ناشر

یہ بات ہمارے لئے باعثِ فخر ہے.................ہم شیخِ حرم فضیلت الشیخ مولانا محمد خیر محمد مکی حجازی مدظلہٗ کی خانہ کعبہ کی فضیلت وعظمت پر مبنی پانچ تقاریر کو کتابی صورت میں **فضائل بیت اللہ** کے نام سے منظرِ عام پر لانے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ بلاشبہ بیت اللہ مسلمانوں کی رفعت وعظمت کی نشانی ہے۔ مسلمانوں کی عقیدتوں کا محور ہے۔ عالمِ اسلام کے اتحاد و یگانگت کی علامت ہے......اس بات کے پیش نظر "**فضائل بیت اللہ**" سے معنون یہ عظیم علمی وادبی تحفہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مسرت محسوس کر رہے ہیں۔

فضائل بیت اللہ کی اشاعت میں بلیک برن کے مشہور تاجر جناب شعیب سلیمان پٹیل صاحب کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے۔ موصوف کا حضرت مولانا محمد مکی صاحب، مولانا ضیاء القاسمی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ، شیخ سعید عنایت اللہ، مولانا احمد علی سراج صاحب (کویت) اور مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب سے بڑا گہرا اور قریبی تعلق رہا ہے...... مذکورہ حضرات جب بھی برطانیہ میں تشریف لاتے رہے ہیں ان کا زیادہ تر قیام انہی کے ہاں رہا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب شعیب سلیمان پٹیل صاحب کی خصوصی معاونت کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے اور انہیں دین اسلام کی اشاعت کے لئے مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الحمد للہ اسلامی کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے...... دین اسلام کی اشاعت کے لئے حتی المقدور ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔

خطباتِ مکی (جلد اول) بنائے کعبہ، فضائل زم زم، زیارتِ مدینہ منورہ، چھپ چکی ہیں...... خطباتِ مکی جو کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے لاجواب کتاب جو چار جلدوں پر مشتمل ہے...... بقیہ تین جلدیں بھی ان شاء اللہ بہت جلد منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ ہمیں اپنی قیمتی آراء اور مفید مشورہ سے ضرور نوازیں...... ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ کتاب میں پروف کی غلطیاں نہ ہوں تاہم پھر بھی اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزرے تو ضرور آگاہ کیجئے گا۔

آپ کی مفید آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

دعاگو!

حافظ عبدالحمید

بانی ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈنبرا (یو۔کے)

اظہارِ مسرّت

شیخ حرم مولانا محمد خیر محمد مکی حجازی صاحب کی تقاریر کو کتابی صورت میں لانے کا عظیم سلسلہ جاری ہے۔ اس حوالے سے ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈنبراء (یو۔کے) کی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ علمی، ادبی اور اصلاحی پہلوؤں پر مشتمل کتابوں کی اشاعت ادارہ کیلئے یقیناً باعثِ فخر ہے۔ اسی ادارہ کے زیر اہتمام مجاہد فضل اکیڈمی فیصل آباد پاکستان میں بڑے احسن طریقہ سے خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اشاعت کا یہ سلسلہ مُسلم اُمہ کے تحفظ عقائد و اعمال کیلئے بہت مفید اور کارگر ثابت ہوگا۔

زیرِ نظر کتاب ''فضائل بیت اللہ'' کی اشاعت کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ میں اس عظیم الشان کام میں معاون بننے پر نہایت فرحت محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ کے حضور محوِ دعا ہوں اور قارئین سے بھی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے اس تعاون کو قبول فرما کر میری اخروی نجات کا ذریعہ بنائے اور قارئین کیلئے ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین

دعا گو

شعیب سلیمان پٹیل
رسپانس ٹریڈنگ لمیٹڈ

Mr Shoaib Suleman Patel

Response Trading Ltd.

Manufacturing Fashion with Vision

Unit 4, Bay Street, Blackburn, BB1 5NU
Tel: 01254 54725 Fax: 01254 663224
Email: sales@responsetrading.fsnet.co.uk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل بیت اللہ



اجمالی فہرست

فضائل بیت اللہ

(حصہ اول)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاء مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاء وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ ○

اَمَّابَعْدُ............ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..........

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکاً وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۵ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً ط وَمَنْ کَفَرَفَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ...... مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْہُ اُمُّہٗ...... اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم......اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُلَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ...... اَوْکَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ وَ صَدَقَ رَسُوْلُه' النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ o وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْo

سُبْحَانَكَ لَاعِلْمَ لَنَآاِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o

برادرانِ اسلام! واجب الاحترام بزرگو' بھائیو اور دوستو......!

الحمد للہ آج موسم حج کے مطابق تقریر کا پہلا دن ہے...... تمام حضرات سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس عاجز کو صحت عافیت کاملہ' دائمہ اور حق بات بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)...... اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے سمجھانے کی آپ کو سمجھنے کی اور پھر اس کے بعد ہم سب کو مل کر حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)...... پروردگار عالم تمام آنے والوں کی حاضری' حج کی عبادت' زیارت منظور و مقبول فرمائے...... (آمین)۔

آج چونکہ پہلا دن ہے......اس لیے میں نے ابتداء اس بات سے کی ہے......اللہ نے ہمیں اپنا کعبہ دیکھنے' اس میں نماز پڑھنے اور اس میں حاضری دینے کی سعادت بخشی ہے......اس کے بارے میں کچھ باتیں آپ کے سامنے عرض کروں گا آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس گھر کی زیادہ سے زیادہ عزت' عظمت اور حرمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)۔

کعبہ سے متعلق چار چیزیں:

یاد رکھیں کہ کعبہ شریف............

- سب سے اول بھی ہے
- سب کی اصل بھی ہے
- سب کا مرکز بھی ہے

سب کا وسط بھی ہے

یہ چار باتیں یادرکھیں کہ کعبہ شریف

سب سے اول کیا ہے......؟

سب کی اصل کیا ہے......؟

سب کا مرکز کیا ہے......؟

سب کا وسط کیا ہے......؟

ان چار چیزوں میں سے بعض تو اللہ کے قرآن سے بھی ثابت ہیں...... بعض چیزوں کا ذکر قرآن پاک میں نہیں آیا......لیکن آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں موجود ہے......اور ایسی باتیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خودنہیں کہتے جب تک کہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی راہنمائی نہیں ملتی۔

اوّل گھر:

سب سے اول گھر کون سا ہے......؟ (کعبہ)......اب اس مسئلے کو سمجھیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا......اب پانی میں سے اللہ کے حکم سے موج اٹھی......موج اٹھنے سے اس میں گاڑھا پن پیدا ہوا......پھر اس کے اوپر جھاگ بنی...... جیسے آپ دیکھتے ہیں کہ دریائی جھاگ پتھر کی طرح سخت ہو جاتی ہے......جس جگہ کعبہ ہے......سب سے پہلے یہاں گاڑھے پن کی جھاگ بن کر جمی اور اینٹ بنی......جیسے پانی کے اوپر بلبلے ہوتے ہیں......پانی ہو تو اس پر بلبلہ آ جاتا ہے......جہاں کعبہ شریف ہے یہاں بلبلہ موجود تھا......پھر اسی جگہ پہلی اینٹ بنی......اسی سے پھر زمین کو بچھایا گیا......یہی وہ پہلا ٹکڑا ہے کہ جب اللہ نے زمینوں کو حکم دیا اپنی اطاعت کا تو یہ سب سے پہلے بولی کہ اے اللہ......! میں حاضر ہوں......پہلی بنیاد زمین کی یہی جگہ ہے...... سب سے پہلے تعمیر کس گھر کی ہوئی......؟ (اللہ کے کعبہ کی)......تعمیر کس نے کی......؟ (ملائکہ نے)......

حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کی جڑیں تحت الثریٰ تک لے جاؤ...... ساتویں زمین کے نیچے تک لے جاؤ...... آسمان کتنے ہیں......؟ (سات)...... زمینیں کتنی ہیں......؟ (سات) حکم ملا کہ ان کو ساتویں زمین کے نیچے تک لے جاؤ...... یہ بنیاد تھی...... پھر فرمایا کہ ہر آسمان پر اسی کے عین اوپر ایک کعبہ بناؤ...... پھر ساتویں آسمان میں جو کعبہ بنا اس کا نام ہے بیت المعمور...... بیت المعمور عین اسی کعبہ کے اوپر ہے...... اب اس کعبہ کا حکم کیا ہے......؟ کہ یہ اگر سات زمینیں نیچے بھی چلے جاؤ تب بھی یہی کعبہ...... آسمانوں میں چلے جاؤ تب بھی یہی کعبہ...... اگر ہم آسمان پر جا کر نماز پڑھیں تو الٹا نہیں لٹکیں گے...... کیونکہ اسی کعبہ کا حکم اوپر عرش تک ہے اور نیچے تحت الثریٰ تک ہے...... یہ کعبۃ اللہ سب سے پہلی تعمیر ہے...... سب سے اول ہے۔

اللہ کا گھر سب لوگوں کیلئے ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکاً وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ o

اللہ نے فرمایا تحقیق...... اِنَّ...... معنیٰ تحقیق، پکی بات...... اَوَّلَ بَیْتٍ...... وہ پہلا گھر...... وُضِعَ لِلنَّاسِ...... جو بنایا گیا لوگوں کیلئے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم دیکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ فرما دیتے کہ میرا پہلا گھر............

نبیوں کیلئے ہے
رسولوں کیلئے ہے
صالحین کیلئے ہے
اولیاء کیلئے ہے

تو میرے جیسے بدکردار یہاں کیسے آتے......؟ فرمایا میں سب کا رب ہوں...... میرا گھر بھی سب کیلئے ہے...... فرمایا میری صفت ہے...... رَبِّ النَّاسِ......

مَلِکِ النَّاسِ...... اِلٰہِ النَّاسِ............

مَلِکِ النَّاسِ	......	بھی میں
اِلٰہِ النَّاسِ	......	بھی میں
رَبِّ النَّاسِ	......	بھی میں

میں نے اپنا گھر..........

صرف عربوں کیلئے	......	نہیں بنایا
صرف گوروں کیلئے	......	نہیں بنایا
کسی مخصوص طبقہ کیلئے	......	نہیں بنایا
کسی مخصوص قوم کیلئے	......	نہیں بنایا
کسی قریشی ہاشمی کیلئے	......	نہیں بنایا

فرمایا...... وُضِعَ لِلنَّاس ...... گھر بنایا سب لوگوں کیلئے......سب کیلئے بنا تو ہم بھی آ گئے......اگر سب کیلئے نہ ہوتا تو ہم کیسے آتے......؟

اللہ کا گھر مکہ میں:

اللہ کا گھر کہاں بنا ہے......؟

وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ ......فرمایا جو بکہ میں ہے......بکہ کہو مرضی، مکہ کہو مرضی......اس کا نام مکہ بھی ہے اس کا نام بکہ بھی ہے......بکہ کیوں کہتے ہیں؟ علماء نے لکھا ہے......**تبکوا بھا اعلٰی الجبابرہ**......اللہ نے فرمایا کہ میں ایسا گھر بناؤں گا کہ جہاں بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جائیں گی...... بڑے سے بڑا جابر ہو...... بڑے سے بڑا اکڑ خان ہو...... بڑے سے بڑا حکمران ہو......میرا گھر ایسا ہے کہ یہاں سب کی گردنیں جھک جائیں گی فرمایا: لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکاً وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ o

ساتویں آسمان پر بیت المعمور:

علماء نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے اللہ کا گھر ملائکہ نے بنایا......بعض

روایتوں میں آتا ہے کہ ملائکہ نے............

یہ گھر مٹی سے نہیں بنایا
پتھروں سے نہیں بنایا
گارے سے نہیں بنایا

بلکہ انہوں نے سرخ پتھروں سے بنایا جو پتھر تم انگوٹھیوں میں پہنتے ہو...... اس پتھر سے بنایا گیا...... بنیادیں تحت الثریٰ تک ڈالی گئیں...... اوپر عرش معلّٰی تک پہنچایا گیا...... ساتویں آسمان پر بیت المعمور ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ آپ ایک تار لیں...... اس میں آپ کوئی گول لٹو باندھ لیں...... اس کو لٹکا دیں تو عین کعبہ کے اوپر آئے گا...... اگر ساتویں آسمان سے کوئی پتھر گرایا جائے یا اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اس کعبہ کو نیچے اتارنا چاہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کعبہ اس کعبے کے عین اوپر آئے گا۔

حضور ﷺ کا نام آئے تو درود پڑھ لیا کرو:

آمنہ کے لعل، حبیب کبریا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم...... جب حضورؐ کا نام آئے تو درود شریف پڑھ لیا کرو...... مسلمان ہو اور میرے مدنی پر درود نہ بھیجے، اس سے بڑا محروم دنیا میں کوئی نہیں بلاوجہ............

لوگ جھگڑے میں پڑ گئے
لوگ بدعات میں کھو گئے
لوگ خرافات میں الجھ گئے

ورنہ ایمان سے کہو وہ بندہ مومن ہوسکتا ہے......؟ مسلمان ہوسکتا ہے......؟ جو میرے مدنی پر درود نہ پڑھتا ہو......؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔

جب درود کا حکم میرے اللہ نے دیا ہو
جب درود کا حکم قرآن میں ہو

جب درود پڑھنے کا حکم فرمان رسولؐ میں ہو
جب درود پڑھنے کا حکم حدیث پاک میں ہو
جب درود ہماری ہر نماز میں ہو
فرض پڑھیں درود ہے
سنت پڑھیں درود ہے
نفل پڑھیں درود ہے
وتر پڑھیں درود ہے
تہجد پڑھیں درود ہے
مسجد میں داخل ہوں درود ہے
مسجد سے نکلیں درود ہے
درود کا کوئی منکر نہیں ہے

اللہ کا کعبہ ہمارے سامنے ہے...... تیری بدعت کا جھگڑا ہے...... اللہ کے نبیؐ کے درود کا کوئی جھگڑا نہیں...... حاجیو......! اللہ تعالیٰ نے آپ کو کعبہ دیکھنا نصیب کیا ہے...... جتنا شکر کرو گے اتنی رحمت ملے گی۔

مرکز ہدایت سے ہدایت ملے گی:

مسئلہ سیکھ لو اور یاد کرلو...... جب تمہیں موقع ملے...... دن ہو یا رات...... کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے...... دو رکعت نماز پڑھ کر...... اس کے بعد کعبہ کے سامنے ملتزم کے سامنے...... مقام ابراہیم کے پیچھے...... جہاں تمہیں موقع ملے...... دل سے دعا مانگ لو کہ میرے اللہ تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے کعبہ میں لایا ہے...... میرا ایمان ہے کہ یہ مرکز ہدایت ہے...... میرا ایمان ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پیدا ہوئے ہیں...... میرا ایمان ہے کہ یہاں قرآن اترا ہے...... میرا ایمان ہے کہ یہاں سے دین اسلام کی دعوت چلی ہے...... میرے اللہ مجھے وہی دین جو تیرا نبی

لایا، صحیح عقیدہ میرے سینے میں ڈال دے...... یہ دعا مانگ لو ورنہ مولوی ملی کی تقریریں کیا کریں گی......؟ ہمارے دماغوں میں جو بات پچاس سال سے رچ بس گئی ہے دماغوں میں ڈال دی گئی ہے...... اس کا نکالنا کسی مولوی کے ہاتھ میں نہیں ہے...... وہ مقلب القلوب کے ہاتھ میں ہے...... وہ جب راضی ہوگا تو بدعات اور شرک نکل جائیں گے...... اور مرکز ہدایت سے ہدایت کے ذخیرے مل جائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں:

معراج والی رات میرے آقا...... آمنہ کے لعل...... حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ساتویں آسمان پر ہوں...... میں نے وہاں ایک بڑا پیارا گھر دیکھا...... اس گھر کے ساتھ ٹیک لگا کر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے...... جن کی داڑھی مبارک سینے مبارک تک تھی............

بڑے خوبصورت تھے

بڑے جمال والے تھے

بڑے حسن والے تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھایا کہ ان کی شکل مجھ سے ملتی تھی...... میں نے جبرائیل سے پوچھا...... مَنْ هٰذَا ...... یہ کون ہے......؟ دوسرا سوال پوچھا کہ یہ مکان کیا ہے......؟ جس کے ساتھ پشت لگا کر یہ خوبصورت انسان بیٹھا ہے......؟ بخاری شریف کھول لیں، مسلم شریف کھول لیں، صحاح ستہ کی کتابیں کھول لیں...... معراج والی حدیثوں میں یہ قصہ مبارک موجود ہے۔

اللہ نے آمنہ کے لعل کو اتنا اونچا مقام عطا کر دیا ہے...... اتنی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے...... کہ فرش مکہ پر پیدا ہونیوالا عرش کی سیر کر رہا ہے...... جنت کی سیر کر رہا ہے...... لیکن علم اتنا ہی ہے جتنا اللہ نے دیا ہے...... جہاں اللہ نے علم نہیں دیا مدنی وہاں پوچھ رہا ہے کہ یہ کون ہیں......؟ عالم الغیب پوچھتا ہے کہ یہ کون ہے......؟ ...... (نہیں)

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلانے والے کون ہیں......؟...... (جبرائیل) جبرائیل نے کہا...... هٰذَا اَبُوْکَ اِبْرَاهِيْم...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو آپ کے ابا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں...... حالانکہ بیت المقدس میں سارے انبیاء آ چکے ہیں......لیکن یہاں آسمانوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچان پائے۔

اسی سے علماء نے مسئلہ نکالا کہ اگر عالم درس دیتے ہوئے یا پڑھاتے ہوئے...... نماز کے بعد یا تقریر کرتے ہوئے......کعبہ کی طرف پشت کرلیں تو کوئی حرج نہیں...... اگر پشت جائز نہ ہوتی تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کبھی ٹیک لگا کر، پشت لگا کر، اللہ کے کعبہ بیت المعمور کے ساتھ نہ بیٹھتے۔

سب سے پہلے فرشتوں نے کعبہ تعمیر کیا:

سب سے پہلے فرشتوں نے کعبہ بنایا...... ابھی تو حضرت آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے...... جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو انہوں نے بھی کعبہ بنایا......

بعض روایات میں ملتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اس کعبہ کا طواف کیا تو دل میں خیال آ گیا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ آج اللہ کے کعبہ کا طواف کرنے والا میں پہلا آدمی ہوں...... اللہ نے فرمایا کہ جبرائیل آدم کو ذرا بتلا دو کہ تم تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ کئی ہزار سال پہلے سے طواف ہو رہے ہیں......تم تو ابھی دنیا میں بھی نہیں آئے تھے...... میرا کعبہ تو اس وقت بھی تھا...... حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت شیث علیہ السلام نے کعبہ بنایا...... حضرت شیث علیہ السلام کے بعد کعبۃ اللہ کس نے بنایا......؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے کعبہ کی تعمیر کا حکم:

بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان جب آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کعبہ کو اوپر اٹھالیا تھا...... بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب طوفان آیا تو

دیواریں بہہ گئیں اور آثار مٹ گئے...... وہاں ایک ٹیلہ سا بن گیا...... کعبہ کی بنیاد کا کوئی پتہ نہ چلتا تھا...... ورنہ کعبہ تو تھا لیکن اب اس کی بنیادیں چھپ گئی تھیں...... سیلاب آتے رہے، بارشیں آتی رہیں...... طوفان آتے رہے اور کعبہ شریف کے آثار چھپ گئے...... ان کے بعد عمالقہ اور جرھم نے بھی کعبہ بنایا...... پھر اللہ نے حکم دیا سیدنا ابراہیم الخلیل کو کہ آپ بھی میرے کعبہ کی تعمیر کریں...... سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ کعبہ بناؤ...... انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ میں حاضر ہوں...... کعبہ تو بناؤں گا لیکن مجھے تو پتہ بھی نہیں ہے۔

کعبہ ...... کتنا ہے
چوڑائی ...... کتنی ہے
طول ...... کتنا ہے
عرض ...... کتنا ہے

اب میں کیا کروں......؟ کیسے بناؤں کہاں بناؤں......؟

یادرکھیں کہ اس بارے میں دو روایتیں آتی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم......! مت گھبراؤ...... ہم ابھی انتظام کرتے ہیں...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا چلائی...... اور وہ ہوا اتنی تیز تھی کہ جو ٹیلہ بنا ہوا تھا اس کو اڑا کر لے گئی...... خانہ کعبہ کی وہ بنیادیں ظاہر ہو گئیں جو حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی تھیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ نے فرمایا اے ابراہیم میرے خلیل! ہم بادل کو بھیجتے ہیں، بادل سایہ کرے گا...... جس جگہ پر سایہ پڑے اتنا ٹکڑا میرے کعبہ کا ہے...... ادھر ادھر کوئی بادل نہیں تھا...... بادل وہیں سایہ کر کے کھڑا ہے جہاں کعبہ تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھدائی شروع کی تو بنیادیں مل گئیں...... انہوں نے ان بنیادوں پر کعبہ کی تعمیر شروع کی...... سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ

کو تین ہاتھ چوڑا اور ساٹھ ہاتھ اونچا رکھا...... حطیم کا حصہ بھی کعبہ کے اندر تھا...... کعبہ کی چھت نہیں ڈالی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے...... بغیر چھت کے رہنے دیا...... کعبہ کے درمیان میں ایک گڑھا سا تھا...... اگر کوئی ہدیہ کرتا تھا تو اسی میں اس کو ڈال دیا جاتا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے کعبہ کی تعمیر کی...... اس تعمیر میں کون کون شریک ہوئے......؟ (حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام) اللہ نے باقاعدہ قرآن میں بھی لکھا ہے:

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o

شرف کی بات:

مسجد اقصیٰ کو شرف ملا...... بیت المقدس کو شرف ملا...... بنانے والے کون تھے......؟ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام...... اللہ نے کعبہ کو شرف بخشا تو بنانے والے کون کون ہیں......؟

حضرت آدم علیہ السلام
حضرت شیث علیہ السلام
حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسماعیل علیہ السلام

جب مدینہ کو شرف بخشا تو بنانے والے کون ہیں......؟ (محمد عربی ﷺ) اللہ نے جن مقامات کو شرف بخشا ہے...... ان کے بنانے والے بھی تو شرف والے ہیں...... جب

گھر شرف والا ہے
جگہ شرف والی ہے

شہر شرف والا ہے

تو پھر بنانے والے بھی تو شرف والے ہیں......!

علماء نے لکھا ہے کہ یہاں بہت سی حرمات اکٹھی ہوگئی ہیں......حاجی جب مکہ میں آئے تو غور کرے کہ وہ............

بلاد الحرام میں ہے

اشہر الحرام میں ہے

مسجد الحرام میں ہے

کعبۃ الحرام میں ہے

مشعر الحرام میں ہے

خود احرام میں ہے......کتنی حرمات یہاں اکٹھی ہورہی ہیں......اب حاجی احرام باندھے ہوئے آرہے ہیں......اب حج کے مہینے شروع ہوگئے ہیں...... یہ حج کے مہینے اشہر الحرام ہیں۔

حرام سے کیا مراد ہے؟

حرام کا کیا معنی ہے......؟ ایک حرام ہوتا ہے جسے کہتے ہیں کہ پلید ہے' حرام ہے...... ایک حرام ہے حرمت سے' عزت والے مہینے' حرمت والے مہینے...... جو چیزیں باہر حلال' ان چیزوں کا ان مہینوں میں کرنا حرام ہے...... جو باہر حلال تھیں وہ اس شہر میں کرنی حرام ہیں...... جو باہر حلال تھیں وہ مسجد الحرام میں حرام ہیں جو چیزیں ہم پر حلال تھیں وہ احرام میں حرام ہوگئیں۔

بیوی حلال تھی	....	احرام میں حرام ہے
حجامت کرانا حلال تھا	....	احرام میں حرام ہے
خوشبو لگانا حلال تھا	....	احرام میں حرام ہے
ناخن کٹانا حلال تھا	....	احرام میں حرام ہے

اب بلاد الحرام' شہر الحرام' اشہر الحرام' مسجد الحرام' اور حاجی بھی احرام میں...... پھر بھی گناہ کرے...... پھر بھی نمازیں نہ پڑھے...... پھر بھی داڑھیاں منڈوائے تو اسے اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

مرکز ہدایت:

کعبہ اللہ کا گھر ہے............ یہ

اول بھی ہے

اصل بھی ہے

مرکز بھی ہے

وسط بھی ہے

یہ چار باتیں میں نے عرض کی تھیں...... یاد ہیں......؟ قرآن نے بتلا دیا کہ کعبہ سب سے پہلا گھر ہے...... مرکز ہدایت بھی اللہ کا گھر ہے...... قرآن نے واضح کر دیا کہ...... هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ...... یہ دونوں جہانوں کے لئے باعث ہدایت ہے مرکز ہدایت ہے۔

کعبہ کو اصل (بنیاد) کیوں کہا گیا:

کعبہ اصل کیوں ہے......؟ اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب کعبہ بنانے کا حکم دیا...... زمین بچھائی گئی...... سب سے پہلے مٹی کا جو ٹکڑا وجود میں آیا تھا...... وہ یہی جگہ تھی...... مٹی کی پہلی اینٹ یہاں بنی اور پھر زمین بچھائی گئی۔

تمام انسانوں کو اللہ نے پیدا کیا آدم سے اور آدم علیہ السلام کو پیدا کیا کس سے......؟ مٹی سے...... آدم کی اصل کیا ہے......؟...... (مٹی ہے)۔

عیسائیوں کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں:

حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عیسائیوں کا ایک وفد آیا مدینہ منورہ میں......ان کے بڑے بڑے پادری' بڑے بڑے پنڈت' بڑے بڑے رہبان آئے......ان کے سردار کا نام عبدالمسیح تھا......انہوں نے آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنی قوم کے بڑے علماء ہیں......ہم چاہتے ہیں کہ بات نہ بڑھے' جھگڑا نہ ہو......آپس میں بیٹھ کر مسئلے کو افہام وتفہیم سے حل کر لیں......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ آپؐ عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں......؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! بالکل مانتے ہیں' ہمارا تو ایمان ہے عیسیٰ علیہ السلام پر بھی۔انہوں نے کہا کہ آپ یہ مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے......؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں بالکل مانتے ہیں......حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے......انہوں نے کہا کہ پھر......

پوری دنیا میں

پوری کائنات میں

ہمیں کوئی ایک شخص بتلائیں جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو ماسوائے عیسیٰ علیہ السلام کے......؟ اگر کوئی اور آدمی ایسا نہیں ملتا تو پھر ہماری بات درست ہے کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے......! جب بغیر باپ کے بچہ پیدا نہیں ہوتا......تو پھر ہمارا دعویٰ ٹھیک ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں......!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنا تو جواب دینے کا ارادہ فرمایا......اللہ نے آسمانوں سے وحی نازل فرما دی......اللہ نے فرمایا کہ اے جبرائیل! جا کر میرے مدنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیجئے کہ یہ سوال وجواب میری توحید کے بارے میں ہے......زبان میرے مدنی کی ہوگی اور بات میری ہوگی۔فرمایا:

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ O

اگر بغیر باپ کے کوئی پیدا ہو کر خدا کا بیٹا بن سکتا ہے تو آدم علیہ السلام بھی تو.

بغیر باپ کے اور بغیر ماں کے پیدا ہوئے ہیں...... وہاں تو باپ بھی کوئی نہیں...... ماں بھی کوئی نہیں...... جیسے آدم علیہ السلام کا پیدا کرنا اللہ کے لئے مشکل نہیں ہے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرنا بھی مشکل نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب:

حضرت آدم علیہ السلام کو کس چیز سے پیدا کیا گیا...... **خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ**......

تراب کس کو کہتے ہیں......؟ (مٹی کو)...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب تھی...... یہ کنیت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی...... حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے...... آپ کا سر مبارک مٹی پر تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... **قُمْ اَبُوْ تُرَاب**......! مٹی کے باپ اٹھو...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اصل کنیت ابوالحسن تھی...... آپ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہیں کنیت آپؓ کے بڑے بیٹے کے نام سے تھی...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت رکھ دی ابوتراب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کنیت چھوڑ دیتا ہوں، اس کنیت کو میں پسند کرتا ہوں جو کنیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ دی ہے۔

تراب کا معنیٰ کیا ہوتا ہے......؟ (مٹی)...... اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کس چیز سے پیدا کیا......؟ (مٹی سے)...... آپ لوگ کعبہ شریف میں بیٹھے ہیں...... یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے یہ قرآن میں ہے کہ نہیں......؟ (ہے)...... **خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ**...... یہ تو نہیں ہے کہ...... **خَلَقَهٗ مِنْ نُوْر**۔

افضل کون نور یا بشر......؟

اگر اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے نور سے...... تو پڑھو...... **مِنْ نُوْر**...... کس سے پیدا کیا ہے......؟ (مٹی سے)...... مٹی سے پیدا کرنے میں حضرت آدم علیہ السلام کی توہین ہوگئی......؟ (نہیں)...... مٹی سے جو چیز بنائی جائے تو اسکی توہین ہو جاتی ہے......؟ (نہیں)...... کعبہ شریف کس سے بنا ہوا ہے......؟

(مٹی سے)......جس کعبہ کا حج کرنے آئے ہوئے یہ کس سے بنا ہوا ہے......؟(مٹی سے) ......پتھر ہے' پہاڑ ہے' اور کیا ہے......؟ پتھر بھی لگا ہوا ہے......پتھر لگنے سے کعبہ کی شان میں کمی آ گئی......؟(نہیں)......جس حجر اسود کو ہم چوم رہے ہیں' یہ کیا ہے......؟ نور ہے (نہیں)......یہ پتھر ہے......اگر باپ مٹی سے ہو تو بیٹے نور ہوں گے......؟(نہیں)۔

فرمایا......**خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ**......میرے عزیز......! شان تو یہ ہے کہ پیدا مٹی سے کرے لیکن نور والے بھی سجدہ کریں......شان تو تب بنتی ہے کہ پیدا اللہ مٹی سے کرے......مٹی کا مادہ کثیف ہے......مٹی کے اندر غلاظت ہے......مٹی کے اندر ثقل ہے......نور میں لطافت ہے......لیکن اللہ نور والوں کو حکم دے......**اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ**......پیدا مٹی سے ہو سیر آسمانوں کی کرے......پیدا مٹی سے ہو اور جبرائیل پاؤں پکڑ کر جگا رہا ہو......پیدا مٹی سے ہو اور براق کے اوپر بیٹھا ہو......پیدا آدم کی اولاد سے کرے اور سارے فرشتے اس کے استقبال کیلئے کھڑے ہوں......اللہ فرمائیں......**اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ**......!

حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا:

اللہ کے کعبہ میں بیٹھ کر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ اگر عقیدے میں شرک ہے............

ایک لاکھ حج کرو

ایک کروڑ طواف کرو

کچھ فائدہ نہیں ہوتا...... جب تک عقیدۂ توحید درست نہیں ہوگا......اس وقت تک نہ حج قبول ہوگا اور نہ عبادت قبول ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان دیکھیں کہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......**كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ**۔

اللہ نے فرمایا......**خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ**......میرے مدنی کا فرمان سنیں' فرمایا......

كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ......فرمایا تم سب آدم کے بیٹے ہو......واٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ......اور آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا......! میں نے کہا تھا کہ کعبہ اول بھی ہے اور اصل بھی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا...... حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو بھی مٹی سے پیدا کیا گیا۔

جنس کا تعلق جنس سے ہوتا ہے:

خدا کی قدرت ہے کہ ہر جنس کو اپنی جنس سے تعلق ہوتا ہے...... باپ کو بیٹے سے...... بیٹے کو باپ سے...... بھائی کو بھائی سے...... بھائی کو بہنوں سے...... بہنوں کو بھائی سے...... ایک تعلق ہوتا ہے...... کشش ہوتی ہے۔ اللہ نے کعبہ کی عظمت سارے انسانوں کے دلوں میں پیدا کی...... چاہے یہودی ہو...... چاہے مکہ کے مشرک ہوں...... چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں لیکن دل میں کعبہ سے پیار ضرور ہے' چونکہ اصل ہے...... فرق یہ ہے کہ وہ کافر ہو گئے' ان کو کعبہ کی سمجھ نہ آئی...... اللہ نے ہمیں مسلمان کر دیا الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمیں کعبہ کی سمجھ آ گئی۔

کعبہ کی برکتیں:

فرمایا...... لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ......کہ جو مکہ میں ہے برکت والا......مُبٰرَکًا......

جس کی برکتیں .... ظاہری بھی ہیں
جس کی برکتیں .... معنوی بھی ہیں
جس کی برکتیں .... باطنی بھی ہیں
جس کی برکتیں .... دنیا میں بھی ہیں
جس کی برکتیں .... آخرت میں بھی ہیں

اللہ نے فرمایا...... مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ...... ہدایت کا بھی مرکز ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی بندہ حج پر آئے...... کعبہ میں آئے' طواف کرے'

حج کرے اور واپس جا کر اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو فرمایا کہ یہ سمجھو کہ وہ کھوٹا ہو گیا ہے...... کیونکہ مرکز ہدایت میں بھی ہدایت نہ ملے تو پھر کہاں ملے گی......؟ جو ہدایت کا مرکز ہے، جو اصل ہے، جو وسط ہے اگر یہاں ہدایت نہ ملے تو پھر کہاں ملے گی......؟ جو ساری دنیا کا سنٹر ہے۔

کعبہ زمین کے وسط میں ہے:

آپ نے کوئی دائرہ بنانا ہو تو آپ پہلے پرکار کو گھمائیں گے...... جب تک مرکز نہ بنے اس وقت تک دائرہ نہیں بن سکتا...... مرکز ہو تو دائرہ بنے گا...... اس وقت تک دائرہ نہیں بن سکتا جب تک مرکز نہ ہو...... مرکز ہو تو دائرہ بن سکے گا...... مرکز ہو گا تو ساری دنیا کا دائرہ قائم ہو گا۔

میں نے کئی دفعہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وسط میں رکھا اس کی وجہ کیا ہے؟

ہمیشہ اصولی بات یاد رکھیں کہ آپ نے اگر کسی گھر میں روشنی کرنی ہو، اگر ایک کونے میں لیمپ رکھیں تو ایک کونے میں روشنی ہو گی...... دوسرے کونے میں روشنی نہیں ہو گی اگر دوسرے کونے میں رکھیں گے تو ایک طرف آئے گی اور دوسری طرف نہیں آئے گی...... اگر آپ کمرے کے درمیان میں رکھیں تو چاروں طرف روشنی برابر پھیلے گی...... اللہ نے مرکز ہدایت کو ساری کائنات کے وسط میں رکھ دیا...... تاکہ میرے کعبہ کی ہدایت کے سرچشمے...... ہدایت کی نہریں جب چلیں تو ساری دنیا کو پہنچیں...... شاید یہی وجہ ہو کہ میرے اللہ نے کعبہ کو دنیا کے سنٹر میں رکھا...... سب سے افضل، سب سے اجمل، سب سے اشرف نبی پیدا کیا تو وہ بھی مکہ میں پیدا کیا۔

تاکہ کعبہ کا نور ہدایت سب کو پہنچے اور میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نبوت بھی ساری دنیا تک پہنچے...... تاکہ وسط میں ہونے کی وجہ سے ساری دنیا منور ہو جائے...... اگر کعبہ شریف کو شرق میں بنا دیتے، غرب میں بنا دیتے، شمال میں بنا دیتے یا جنوب میں بنا دیتے تو باقی دنیا تو آتے آتے مر جاتی۔

اس لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکے والو تم بڑے خوش قسمت ہو کہ تمہیں اللہ نے ایسا گھر دیا ہے جو ساری دنیا کے سنٹر میں ہے۔

کعبہ صرف دیواروں کا نام نہیں:

یاد رکھیں کہ جب تک کعبہ ہے اس وقت تک دنیا ہے...... جب کعبہ نہیں ہوگا تو پھر دنیا بھی نہیں ہوگی...... کعبہ صرف دیواروں کا نام نہیں...... سات زمینوں کے نیچے بھی کعبہ ہے...... اور سات آسمانوں کے اوپر تک بھی کعبہ ہے...... ساتوں آسمانوں پر بیت المعمور ہے......

روایات میں آتا ہے کہ ستر ہزار فرشتہ روزانہ طواف کرتا ہے...... جو ایک دفعہ طواف کرلے اس کو پھر نمبر بھی نہیں ملتا...... تم کتنے خوش قسمت ہو کہ اللہ بار بار طواف نصیب کرتا ہے۔

طواف بائیں طرف سے کرنے میں حکمت:

آپ نے کبھی غور کیا کہ ہر کام میرے مدنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے کرنا پسند تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو کس ہاتھ سے......؟ (دائیں سے)...... پانی پیتے تو کس ہاتھ سے؟ (دائیں ہاتھ سے)...... کنگھی فرماتے تو کس جانب سے......؟ (دائیں جانب سے)...... جوتا مبارک پہنتے تو پہلے کس پاؤں میں؟ (دائیں پاؤں میں)...... مسجد میں داخل ہوتے تو کون سا پاؤں پہلے رکھتے......؟ (دایاں پاؤں)...... سرمہ ڈالتے تو پہلے کس آنکھ میں ڈالتے......؟ (دائیں آنکھ میں) یعنی ہر کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف سے پسند تھا۔

لیکن اللہ کی شان دیکھیں کہ کعبے کا طواف ہم دائیں طرف سے نہیں کرتے...... بلکہ یوں کرتے ہیں...... کہ کعبہ ہمارے بائیں ہوتا ہے...... طواف کرتے ہو تو کعبہ تمہارے کس ہاتھ ہوتا ہے؟ (بائیں ہاتھ) اصل میں طواف میں تو چکر ہی تھے...... اگر ہم یوں چکر لگاتے تو چکر تو یوں بھی پورے ہوجاتے...... سات چکر ہی تو لگانے تھے

اگر ہم یوں شروع کرتے کہ کعبہ ہمارے دائیں ہاتھ پر ہوتا' تب بھی تو سات چکر ہو سکتے تھے...... اتنی بڑی شان والا گھر ہے...... اتنی بڑی عظمت والا گھر ہے...... اتنے بڑے مرتبے والا گھر ہے...... لیکن طواف یوں ہوتا ہے' یوں نہیں ہوتا کعبہ ہمارے بائیں ہاتھ پر رہتا ہے' دائیں ہاتھ پر نہیں رہتا۔

علماء نے لکھا ہے کہ اصل حکمت تو اللہ کو معلوم ہے...... لگتا ہے کہ یہ بندے کا

اصل ہے

اول ہے

مرکز ہے

وسط ہے

اس لیے اللہ نے حکم دیا کہ طواف یوں کرو...... تاکہ بندے کا دل میرے کعبہ کے قریب رہے...... کعبہ سے دور نہ رہے...... اس کا کنکشن دلوں کو جوڑتا رہے۔ لوہے کو مقناطیس پکڑتا ہے دلوں کو پکڑنے والا کعبہ ہے...... اب جب اس طرف کو چلیں گے تو دل کس طرف ہوگا......؟ (کعبہ کی طرف)...... کعبے کے قریب ہوگا کہ دور ہوگا......؟ (قریب ہوگا) اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے ہمارا ایک تعلق جوڑ دیا ہے۔

کعبہ کے فراق میں حضور ﷺ نے آنسو بہائے:

آمنہ کے لعل' حبیب کبریا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کیلئے تشریف لے گئے...... دشمنوں کی وجہ سے میرے مدنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ راستہ اختیار نہیں کیا جو عام مدینے کا راستہ تھا' بلکہ پہاڑوں اور غاروں میں چھپ کر ایسے طریقے اور راستے سے تشریف لے گئے کہ دشمنوں کو پتہ نہ چلے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں تین دن رہے...... اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع کیا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے کرتے رابک

کے قریب پہنچے یارابک سے کچھ ہی پہلے آپ مکے سے مدینہ کا سفر کریں تو راستے میں ایک منزل آتی ہے جس کا نام ''رابک'' ہے...... اسی طرح اور منزلیں بھی آتی ہیں...... سفر کے مقامات آتے ہیں...... رابک سے پہلے وہ راستہ ملا جو سیدھا مکے سے مدینہ جانیوالا تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے...... جب اس راستے پر آئے تو ......فبکی رسول اللہ...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے...... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیسے برداشت کرتے......؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے آپؐ رو رہے ہیں......؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! (رضی اللہ عنہ) جب میں نے یہ سڑک دیکھی تو مجھے مکہ یاد آ گیا ہے...... میں کعبہ کے فراق میں آنسو بہا رہا ہوں...... کعبہ کی شان اور دلوں سے تعلق دیکھیں کہ خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے فراق میں رو رہے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی حرم میں اونچی جگہ کھڑے ہوئے، کعبہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا......

وَاللّٰہِ اِنَّکَ خَیْرُ اَرْضِ اللّٰہ ...... مجھے اللہ کی قسم......! اے کعبہ ساری دنیا میں............

سب سے بہتر
سب سے اشرف
سب سے اعلیٰ
سب سے خیر تو ہے

ماخرجت ......اگر میری قوم مجھے ہجرت پر مجبور نہ کر دیتی تو میں ساری زندگی تجھے نہ چھوڑتا۔

اللہ نے کعبہ سے ایک تعلق جوڑا ہے...... کیوں کہ کعبہ سب کی اصل ہے۔ اب دیکھئے کہ کعبہ بھی وسط، امت مصطفیٰ بھی امت وسط اور سب سے افضل اور اشرف

نبی میرے آ قا' ہمارے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیدا ہوئے تو ان کا مقام ولادت بھی وسط...... مقام پیدائش کیا ہے......؟ (مکرمہ مکرمہ)...... تا کہ یہ............

نور نبوت

نور ہدایت

نور قرآن

نور وحی

دنیا میں پھیلے تو برابر پھیلے۔

حضرت آدمؑ وحوا کا تذکرہ:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس کو پیدا کیا؟ (حضرت آدم علیہ السلام کو) پہلا بشر کون......؟ (حضرت آدم علیہ السلام) جب آدم پیدا کئے گئے تو نہ ماں ہے نہ باپ ہے...... جس وقت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو اس کی ماں بھی نہیں اور باپ بھی نہیں...... پھر آدم سے پیدا کیا گیا حضرت حوا کو...... بی بی حوا کو حوا کیوں کہتے ہیں......؟ حوا ''حی'' سے ہے کہ بی بی حوا کو زندہ آدم سے پیدا کیا گیا...... اس لئے بی بی کا نام پڑ گیا ''حوا'' کہ زندہ انسان سے پیدا کی گئی...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا پیدا کی گئی...... حضرت حوا کہاں سے پیدا ہوئیں......؟ (پسلی سے)...... کیوں کہ خدا کی قدرت ہے عورت اور مرد کا اللہ نے ایک تعلق جوڑنا تھا...... دل بھی بائیں طرف اور پیدائش بی بی حوا کی بائیں طرف سے...... جیسے طواف میں کعبہ بھی بائیں طرف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی دائیں پسلی سے بھی پیدا فرما سکتے تھے...... اللہ کے لئے کوئی مشکل ہے......؟ ...... (نہیں)...... وہاں تو اتنا فرمانا تھا...... کُنْ...... جو جلد یہ ہو گیا...... بات صرف اتنی تھی۔ لیکن اللہ نے چونکہ مرد اور عورت کا سلسلہ ایسا رکھا ہے کہ...... لِیَسْکُنَ اِلَیْھَا...... اللہ نے فرمایا کہ............

آدم کو......سکون ملے

آدم کو......اطمینان ملے

آدم کو......طمانیت ملے

اب دیکھیں کہ صرف ایک مرد ہے اور ایک عورت ہے...... آدم ہے اور حوا ہے...... جب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے' بی بی مریم ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں...... یہاں بھی ایک مرد اور ایک عورت...... خلافت شروع ہو رہی ہے حضرت آدم سے...... وہاں بھی ایک مرد اور ایک عورت ہے......بنو اسرائیل کی نبوت ختم ہو رہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر...... آپ ذرا توجہ کریں گے تو بات سمجھ آئیگی......فائدہ ہوگا' سمجھ نہ آئی تو فائدہ کیا ہوگا......؟

ایسا نہ ہو کہ مثال مشہور ہے......ایک طالب علم کو کسی استاد نے یوسف زلیخا کا قصہ سنایا...... یہ قصہ مشہور ہے...... زلیخا کتاب بھی فارسی میں لکھی ہوئی ہے...... حالانکہ یہ بھی کسی کو پتہ نہیں کہ زلیخا نام بھی صحیح تھا کہ نہیں...... بہر حال مشہور یہی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس بی بی کا نام زلیخا ہو......راعیل بھی نام آیا ہے' زلیخا بھی نام آیا ہے......اللہ نے قرآن میں نام لیا ہی نہیں۔

اللہ نے تو قرآن میں کہا......اِمْرَاَةُ الْعَزِیْز ......عزیز کی بیوی...... پتہ نہیں کیا نام تھا......؟ بہر حال زلیخا نام کسی روایت سے انہوں نے ڈھونڈ نکالا...... ہمارے مولوی بہر حال بہت تیز ہیں......کوئی نہ کوئی نام ڈھونڈ لیتے ہیں۔

ساری رات تذکرہ ہوتا رہا یوسف اور زلیخا کا......صبح طالب علم پوچھتا ہے کہ زلیخا مرد ہے یا عورت......؟ ایسا نہ ہو......؟ مسئلہ سمجھیں کہ ابتداء میں آدم اور حوا ہے...... دونوں نام ثابت ہیں...... آدم کا بھی ثابت ہے قرآن میں ہے......یٰـاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ ......اللہ نے فرمایا آدم......! تم بھی اور تمہاری بیوی بھی کہاں ٹھہرو......؟......(جنت میں)......

اب قرآن میں غور کرو...... اللہ نے حکم دیا تھا کہ جنت میں جاؤ...... فَکُلَا مِنْهَا...... جنت کے پھلوں سے تم دونوں کھاؤ پیو...... یہ تو کھانے کا حکم تھا...... ایک پھل سے روکا تھا...... لَا تَقْرَبَا...... اس درخت کے قریب بھی تم نہ جانا...... یہاں بھی تثنیہ کا صیغہ ہے...... لَا تَقْرَبَا...... دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا...... فَکُلَا...... یہ بھی تثنیہ کا صیغہ ہے...... لیکن ٹھہرنے کا حکم دیا تو کیا فرمایا...... اُسْکُنْ...... یہ نہیں فرمایا...... اُسْکُنَا...... تم دونوں ٹھہرو، ورنہ جیسے فرمایا تھا...... فَکُلَا...... اور ادھر فرمایا تھا...... لَا تَقْرَبَا...... تو یہاں بھی فرماتے...... اُسْکُنَا...... کہ تم دونوں یہاں ٹھہرو...... اللہ نے فرمایا...... اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ...... تم ٹھہرو اور تمہاری بیوی بھی جنت میں...... یہاں ٹھہرنے کا حکم پہلے آدم کو دیا ہے...... علماء نے مسئلہ نکالا کہ رہنے میں، سکنہ میں، بیوی اپنے خاوند کے تابع ہوتی ہے...... جیسا مکان ہو خاوند کا ویسے مکان میں بیوی کو رہنا پڑے گا...... البتہ کھانے پینے میں دونوں آزاد ہیں...... یہ پابند نہیں ہے کہ خاوند روٹی کھائے تو بیوی بھی روٹی کھائے...... وہ تین کھائے تو یہ بھی لازم تین کھائے...... وہ گوشت کھائے تو یہ بھی کھائے...... یہ لازم نہیں ہے...... فَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا...... تم دونوں کھاؤ پیو جہاں سے چاہو...... لیکن رہنے میں بیوی خاوند کے تابع...... اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ...... تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہائش رکھو...... اب یہاں مرد ہے اور عورت...... حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تو مرد ہے اور ایک عورت ہے...... اس عورت کا نام بھی قرآن میں موجود ہے...... کیا نام ہے......؟ (بی بی مریم)...... قرآن میں ان کا ذکر موجود ہے۔

اب دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہو گئے...... بی بی مریم بیٹھی ہوئی ہے...... ایک بچہ ہے اور ایک ماں ہے...... یعنی ایک مرد ہے اور ایک عورت ہے...... میں نے عرض کیا تھا کہ جب آپ پرکار سے دائرہ کھینچیں گے...... دائرے کو چلائیں گے تو اس کے دونوں سرے برابر ہو نگے تو ملیں گے اگر برابر نہ ہو نگے تو نہیں ملیں گے۔

مثلاً دیکھو ایک انگلی ہے یوں ملائیں تو لازمی بات ہے کہ ایک بڑا ہو جائے گا اور ایک چھوٹا ہو جائے گا...... پرکار اس لیے ایسی ہوتی ہے کہ دائرہ ایسا بنے کہ اس کے دونوں سرے آ کر مل جائیں...... اگر دونوں سروں میں فرق ہو تو ملیں گے نہیں...... اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی تو صرف ایک مرد اور عورت ہے...... جب بنو اسرائیل کی نبوت میں انتہا کی تو پھر ایک مرد ہے اور ایک عورت ہے...... اب دائرہ بن گیا کہ نہیں......؟...... (بن گیا)

دائرہ بن نہیں سکتا جب تک مرکز نہ ہو...... مرکز ہوگا تو دائرہ بنے گا...... اب آپ پرکار کی ایک ٹانگ رکھیں گے تو دوسری گھمائیں گے...... جب مرکز بھی نہ بنے' ایسے ہی گھماتے رہیں تو دائرہ بنے گا......؟ (نہیں)...... دائرہ تب بنے گا جب دونوں سرے برابر ہوں...... دائرہ بنے گا تب جب مرکز ہو...... اب دیکھیں انبیاء کا دائرہ کیسے خوب بنتا ہے...... ادھر آدم اور بیوی ہے...... ادھر ماں اور بیٹا ہے...... مرکز کس کو بنایا اللہ نے...... کعبہ کو...... اور پیدا کس کو کیا......؟ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) تمام اشیاء کے مرکز کون بنے......؟...... (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

انبیاء کا مرکز:

کیونکہ مرکز نہ ہو تو دائرہ بنتا نہیں ہے...... اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا...... جب قیامت کا زمانہ قریب آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور تصدیق کریں گے دوبارہ شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی...... دنیا کا دائرہ بنایا تو درمیان میں کس کو رکھا......؟ (کعبہ کو)...... ساری کائنات کی زمین بچھائی گئی تو زمین کے درمیان میں کس کو رکھا......؟ (کعبے کو)...... یعنی پوری کائنات کا مرکز کعبہ بنا اور پورے انبیاء کا مرکز کون بنا......؟ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

یاد رکھو کہ بیت اللہ کا معنی یہ نہیں ہے کہ اللہ اس میں رہتا ہے...... اللہ کا گھر ہے اللہ اس میں رہتے نہیں ہیں......

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

''رب تو عرشوں پر ہے''

جہالت کی انتہا:

پرانی بات ہے...... میں ایک دفعہ طواف کر کے نکل رہا تھا...... ایک بوڑھی عورت تھی بے چاری' بہت ہی بوڑھی...... بڑے آرام آرام سے چل رہی تھی...... میں پاس سے گزرا تو کہنے لگی بیٹا ادھر آؤ...... میں قریب آ گیا' کہنے لگی کہ آپ یہاں رہتے ہیں......؟ میں نے کہا کہ ہاں......! میں یہاں رہتا ہوں...... کہنے لگی بیٹا ایک بات بتادے...... میں نے کہا کیا......؟ کہنے لگی کہ اس کے اندر قبر کس کی ہے......؟ یہ کالے غلاف والا جو گھر ہے پیارا سا' اس کے اندر قبر کس کی ہے......؟

میں نے کہا کہ اماں قصور تیرا نہیں...... قصور اس مولوی کا ہے جس نے طواف قبر کا بتایا ہے قیامت کے دن پتہ چلے گا...... کیونکہ اس نے طواف بھی قبر کا بتلایا ہے...... سجدہ بھی قبر کا بتلایا ہے...... وہ بوڑھی یہاں آ کر بھی سوچ رہی ہے کہ کوئی اندر قبر ہے...... بچوں کے دماغ میں بٹھایا ہوا ہے کہ قبر پر ہاتھ باندھنے ہیں............

قبر پر جھکنا ہے

قبر پر سجدہ کرنا ہے

قبر کے باہر پھرنا ہے

قبر کے پاس الٹے پاؤں چلنا ہے

قبر پر جا کر نو نو راتیں اعتکاف بیٹھنا ہے۔

کعبہ اللہ کا گھر ہے:

اب وہ بوڑھی عورت اللہ کے گھر میں کھڑی ہے...... لیکن دماغ میں یہ ہے کہ شاید اندر قبر ہے...... یاد رکھو نہ قبر ہے نہ میرے مالک اندر ہیں...... بلکہ یہ شان ہے کہ جیسے فرمادیں کہ یہ میرا گھر ہے...... اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ ...... لیکن یاد رکھو

ساری کائنات کس کی ہے......؟ (اللہ کی)......ساری زمین کس کی ہے......؟ (اللہ کی) ساری دنیا کے گھر کس کے ہیں......؟ (اللہ کے)......تو پھر یہ بات کیا ہوئی کہ یہ اللہ کا گھر ہے......؟

ساری کائنات بھی اللہ کی
ساری دنیا کی زمین بھی اللہ کی
ساری کائنات کے گھر بھی اللہ کے

لیکن فرق سمجھو......علماء نے فرمایا ہے کہ یوں سمجھو ایک آدمی آپ کو ملے' آپ پوچھیں کہ بھائی آپ کون ہیں......؟ وہ کہے کہ میں بادشاہ کا نوکر ہوں خاص......میں بادشاہ کا خاص ملازم ہوں...... یہ بھی عزت کی بات ہے کہ آخر بادشاہ کا مقام ہے...... لیکن ایک کے بارے میں بادشاہ کہے کہ یہ میرا ملازم ہے...... سمجھ آرہی ہے بات؟ (جی)......ایک آدمی کہتا ہے کہ میں بادشاہ کا ملازم ہوں' نوکر ہوں اور ایک نوکر کے بارے میں بادشاہ کہے کہ یہ میرا نوکر ہے......دونوں میں فرق ہے یا نہیں؟ (فرق ہے)

قرآن پاک سے سمجھیں......حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اس نے کیا کہا......؟......**قَالَ اِنِّی عَبْدُاللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا**...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ لوگو......! اعتراض نہ کرو میں کیا ہوں......؟ اللہ کا بندہ ہوں تمام انبیاء اللہ کے کیا ہوتے ہیں......؟ (بندے)......تم جب درود پڑھتے ہو تو کیا پڑھتے ہو...... **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ**......اب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں......اللہ نے مجھے کتاب بھی دی' اللہ نے مجھے نبی بھی بنایا...... برکت والا بھی بنایا......نماز کا حکم بھی دیا......زکوۃ کا حکم بھی دیا......والدہ کی اطاعت کا حکم بھی دیا ہے یہ ساری باتیں فرمائیں...... بڑی شان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔

اب دوسرے مرتبے پر غور کرو یہاں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ

میں اللہ کا بندہ ہوں...... میرے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں، اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا...... وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰہِ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں؟...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ میرا بندہ ہے، کتنا فرق ہوا......؟

وہاں تو اس نے کہا تھا کہ میں بادشاہ کا ملازم ہوں اور ایک کو بادشاہ نے کہا تھا کہ میرا ملازم ہے...... دونوں میں کتنا فرق ہے...... کہ ایک تو خود کہہ رہا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں...... اور ایک کے بارے میں میرا رب کہہ رہا ہے کہ یہ میرا بندہ ہے...... وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰہِ......

اس کو قرآن کی دوسری آیت سے سمجھیں...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن نے کیا فرمایا...... وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وَلِدْتُّ...... اللہ کی سلامتی ہو...... جس دن میں پیدا ہوا جس دن موت آئے، جس دن میں قبر سے اٹھوں...... یَوْمَ وَلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا...... تو یہ کس نے کہا......؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے...... کہ مجھ پر اللہ کی سلامتی کہ جب میں پیدا ہوا...... جب مجھ پر موت آئے...... اور جب میں قبر سے اٹھایا جاؤں...... اور جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نمبر آیا...... اللہ نے فرمایا:

وَسَلٰمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا

وما علینا الاالبلاغ المبین

☆☆☆

فضائل بیت اللہ

(حصہ دوم)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاء مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَام وعلى سَائِرِ الْاَنْبِيَاء وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

اَمَّابَعْدُ............ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْاٰن الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ...............

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكاً وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۵ وَمَنْ دَخَلَه' كَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ط وَمَنْ كَفَرَفَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّه'...... اَوْكَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُلَيْسَ لَه' جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ...... اَوْكَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمِ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ o وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ o
سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o

تمہید:

برادران اسلام......! واجب الاحترام بزرگو، بھائیو اور دوستو......! اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام مقدس میں سے دو آیات اور آقائے نامدار، خاتم النبیین، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں سے دو حدیث مبارکہ تلاوت کی ہیں...... دعا فرمائیں کہ اللہ اس عاجز کو صحت، عافیت، کاملہ دائمہ اور حق بات بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)...... پروردگار عالم تمام آنے والوں کی حاضری، حج، عبادت، زیارت مقبول ومنظور فرمائے......(آمین)۔

بنائے کعبہ کا ذکر قرآن میں:

تلاوت کردہ آیات میں بنائے کعبہ کا ذکر ہے...... تعمیر تو ملائکہ نے بھی کی...... حضرت آدم علیہ السلام نے بھی کی...... حضرت شیث علیہ السلام نے بھی کی...... اسی طرح کعبہ کی تعمیر عمالقہ اور جرہم نے بھی کی...... اس کی تعمیر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی کی...... اسی طرح اس گھر کی تعمیر قریش کے زمانے میں قریش والوں نے بھی کی...... جس میں میرے آقا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہوئے...... اس کے بعد اس کی تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی کی...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بعد حجاج بن یوسف نے بھی اس کی دیوار میں ردوبدل کیا...... اللہ نے قرآن نے نہ بنائے آدم کا ذکر کیا، نہ بنائے ملائکہ کا ذکر کیا ہے...... قرآن نے بنائے ابراہیم کو اہمیت دی ہے۔

حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے...... بعض روایات میں ہے کہ دو ہزار سال پہلے اللہ کے فرشتے اللہ کے کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اس کی تعمیر ہو چکی تھی۔ لیکن اس کا ذکر قرآن نے نہیں کیا...... اس کی وجہ کیا ہے......؟ وجہ یہ ہے کہ میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم...... عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ ...... ابراہیم کے طریقے پر ہیں...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہیں...... اس لئے اللہ نے ہمارے لئے

جو حج کے .... احکام ہیں
جو حج کے .... مناسک ہیں
جو حج کے .... شعائر ہیں
جو حج کے .... فرائض ہیں
جو قربانی کے........... مسائل ہیں

ان سب کا ذکر کیا ہے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کیا ہے...... اس لئے اس سے پہلے کا ذکر نہیں فرمایا...... اور اس کے بعد کا بھی ذکر نہیں فرمایا...... تا کہ ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ پہلے انبیاء بھی...... اَوْلٰی بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ ...... میں ہیں...... سب سے آخری نبی، سب سے افضل نبی، سب سے اشرف نبی، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی...... اَوْلٰی بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ...... میں ہیں...... لیکن اولاد اسماعیل میں ہیں...... اب کعبہ مرکز بنا...... مرکز میں اللہ نے اپنا گھر رکھا...... مرکز میں اللہ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رکھا...... اس لئے قرآن کریم بنائے ابراہیم علیہ السلام سے ذکر کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ کی طرف:

اب شانِ کعبہ دیکھو...... اللہ کے علم میں تو سب کچھ ہے...... اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنی بیوی اور بچے کو لے چلو...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اللہ نے بتایا نہیں...... صرف اتنا حکم دے دیا کہ ابراہیم علیہ السلام......! اپنی

بیوی کو لے کر، اپنے بچوں کو لے کر چلے جاؤ...... وہاں جا کر ایک جگہ بیوی اور بچہ کو چھوڑ دو...... میرے اللہ وہ کون سی جگہ ہے......؟ فرمایا بتلانے کی ضرورت ہی نہیں ہے...... جبرائیل علیہ السلام تیرے آگے آگے ہوگا اور تمہیں لے کر چلے گا...... جس جگہ تمہیں حکم دے...... وہیں اپنے بیوی بچے کو چھوڑ دینا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ......! میں حاضر ہوں۔

خاندان ابراہیم وادی غیر ذی زرع میں:

ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ خلیلؑ وہاں بچے کو چھوڑنا ہے' بولنا بھی نہیں ہے...... ان سے آخر وقت میں ملنا بھی نہیں ہے...... ان سے الوداع بھی نہیں ہونا...... بس چپ کر کے چھوڑ دینا ہے۔

بہرحال سیدنا ابراہیم علیہ السلام آئے اپنے بیوی بچے کو لے کر...... جہاں آج زم زم کا کنواں ہے' اسی جگہ پر ان کو بٹھا دیا...... بٹھانے کے بعد جلدی سے اونٹنی پر سوار ہوئے اور چل پڑے......!

جب جانے لگے تو بیوی دوڑی پیچھے اور اس نے فریاد کی...... بیوی نے کہا کہ ابراہیمؑ! کم از کم ہمیں یہ تو بتلا دو کہ اس جنگل میں...... بے آب و گیاہ وادی میں...... ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہو...... کوئی ہم سے غلطی ہوگئی ہے......؟ آپ ہم سے ناراض ہیں کوئی اللہ کا حکم ہے......؟ ہمیں کوئی بات تو بتلائیں......؟ حضرت ابرہیم علیہ السلام جا رہے ہیں اور بیوی پیچھے دوڑ رہی ہے...... بیٹا یہاں اکیلا ہے...... اللہ کے پیغمبر کی زبان نہیں کھلتی...... جب تک اللہ حکم نہ دے بول نہیں سکتے تھے...... بیوی کو بتلا بھی نہیں سکتے کہ میں نے کیوں چھوڑا ہے......؟

ہمارے تو عقیدے بن گئے ہیں کہ پیر ہمارا مضبوط ہو تو ہمارے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے...... پیغمبر کی تو زبان نہیں کھلتی' جب تک کہ اللہ نہ کھلوائے۔

آپ جا رہے ہیں اور بیوی دوڑ رہی ہے...... اللہ پاک کو رحم آیا...... اللہ نے

فرمایا کہ خلیل......! بی بی کو جواب دو اور بیٹھے بیٹھے جواب دے دو...... حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی طرح اونٹنی پر بیٹھے ہیں...... فرمایا بی بی میں تم سے کوئی ناراض نہیں ہوں......رب جلیل کا حکم ہے......اللہ کا حکم ہے۔

میرے اللہ کیا شان ہے...... کہ کعبہ بنانے کی تمہید باندھی جارہی ہے...... کہ پہلے بچے چھوڑو...... آج بھی پہلے بچے نہ چھوڑو تو کعبہ ملتا ہے......؟ (نہیں)...... آج بھی بچے چھوڑنے پڑتے ہیں۔

ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے:

جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا تو پتہ ہے بیوی نے کیا جواب دیا......؟ اس نے کہا...... حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ...... نبی کی بیوی ہے اور کیا جواب ہے...... کہ کون ہمیں کافی ہے......؟ (اللہ)...... کیا کہا؟ کافی کون ہے......؟ (اللہ)...... اپنے خاوند کو کہا ہو کہ میرا خاوند نبی ہے، وہی مجھے کافی ہے؟ (نہیں)...... نبی کا سہارا پکڑا ہو؟ (نہیں)...... حضرت آدم علیہ السلام کا سہارا پکڑا ہو......؟ (نہیں)...... کسی ولی کا سہارا پکڑا ہو......؟ (نہیں)...... حضرت آدم علیہ السلام کا سہارا پکڑا ہو......؟ (نہیں)...... اس نے کہا...... حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ...... کہا ابراہیم جاؤ...... **اِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا** ...... تم جاؤ...... اب تمہاری کوئی فکر نہیں اگر رب کا حکم ہے، خلیل راضی ہے تو خلیل کا خاندان بھی راضی ہے۔

صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو:

بیوی واپس چلی آئی...... حضرت ابراہیم علیہ السلام علیحدہ ہوئے...... آگے پہاڑ ہیں، جنگل ہے...... بے آباد جگہ ہے...... کھڑے ہو گئے اور دعا کی......

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہیں...... ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں...... بچہ چھوڑے ہوئے ہیں...... دل میں فراق ہے...... بچے کی جدائی کا اثر ہے...... بیوی کی جدائی کا اثر ہے...... ہاتھ پھیلا کر مانگ رہے ہیں اور زبان پر کیا ہے؟...... رَبَّنَا ...... یہ نہیں کہا کہ میرے اللہ............

تجھے آدم علیہ السلام ...... کا واسطہ
تجھے انبیاء علیہم السلام ...... کا واسطہ
تجھے تیرے گھر ...... کا واسطہ

یہ نہیں کہا کہ ابا آدم مشکل میں میری مدد فرما...... یہ نہیں کہا کہ انبیاء میری مدد کرو............

جس کے بیٹے بھی ...... نبی ہیں
جس کے خاندان میں ...... نبوت ہے
اسحاق علیہ السلام بھی ...... نبی ہے
یعقوب علیہ السلام بھی ...... نبی ہے
یوسف علیہ السلام بھی ...... نبی ہے

نہ نبیوں سے مانگا...... نہ جبرائیل سے مانگا...... مانگا تو کس سے مانگا......؟

(اللہ سے)

دعا میں کیا کہا......؟ رَبَّنَا ...... حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان تم کیا پڑھتے ہو......؟ (رَبَّنَا)...... کعبہ میں مانگتے ہو...... رَبَّنَا...... اور اپنے ملک میں جا کر علی مشکل کشا، پیران پیر حاجت روا، یا پیران پیر دستگیر مدد فرما...... کچھ شرم کرو...... رب تو کہتا ہے کہ نبی مجھ سے مانگیں...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مانگیں...... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مجھ سے مانگیں...... ملائکہ مجھ سے مانگیں...... جب تک مجھ سے نہیں مانگو گے میں تیری عبادت اور تیری دعا بھی منظور نہیں کروں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

دعا کیا مانگی ہے......؟...... رَبَّنَا......اے میرے رب......!

اِنّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ......میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں......کہاں چھوڑ کر......؟...... بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ ذَرْعٍ ......ایسی وادی میں............

جہاں کوئی زراعت ...... نہیں

جہاں کوئی آبادی ...... نہیں

جہاں کوئی درخت ...... نہیں

جہاں کوئی باغ ...... نہیں

جہاں کوئی پانی ...... نہیں

مسلمانو......! کبھی غور کیا ہے......؟ اللہ چاہتے تو مکے کے اردگرد کے پہاڑ سبز نہیں ہو سکتے تھے......؟ (ہو سکتے تھے)......

طائف کے پہاڑ .... سبز ہو سکتے ہیں

شام کے پہاڑ .... سبز ہو سکتے ہیں

بیت المقدس کے پہاڑ .... سبز ہو سکتے ہیں

اگر اللہ چاہتے تو یہاں بھی سبزہ اگا دیتے...... یہاں بھی باغ لگا دیتے......

اللہ نے فرمایا کہ میرے مدنی......! میں اپنا گھر ایسے کالے' خشک پہاڑوں میں رکھوں گا تاکہ جو آئے میرے کعبہ کے لئے آئے۔

پہاڑوں کے لئے ...... نہ آئے

سبزے کے لئے ...... نہ آئے

سیر کے لئے ...... نہ آئے

موسم کے لئے ...... نہ آئے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اللہ نے زم زم کا ذائقہ بھی عجیب رکھ دیا......اگر چاہتے

تو میٹھا بنا دیتے...... اگر چاہتے تو شہد سے زیادہ میٹھا کر دیتے...... اس کو زیادہ ٹھنڈا کر دیتے...... فرمایا کہ جب زم زم پیئے تو اس نیت سے نہ پیئے کہ میٹھا ہے...... اس نیت سے نہ پیئے کہ ٹھنڈا ہے...... اس نیت سے پیئے کہ زم زم ہے اور شفا ہے...... اس لئے پہاڑ بھی کالے...... وادی بھی غیر آباد...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا کہتے ہیں......

بِوَادٍ غَيْرِ ذِىْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ...... اے اللہ...... ! تیرے حرمت والے گھر کے قریب بچوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں...... میرے اللہ کوئی بھی نہیں ہے...... کوئی بولنے والا نہیں...... کوئی بات کرنے والا نہیں...... لیکن تیرا گھر ہے...... پہلے گھر تھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہہ رہے ہیں...... اگر گھر نہ ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام کبھی نہ کہتے کہ تیرے گھر کے پاس بچوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

صرف اللہ کو پکاریئے:

قرآن میں ملے گا...... رَبَّنَا...... اے میرے رب...... کہیں ملے گا......

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ...... کہیں ملے گا...... رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا...... رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا......

اللہ نے فرمایا کہ میرے............

نبی مجھے پکاریں گے

ولی مجھے پکاریں گے

ملائکہ مجھے پکاریں گے

جب تو میری پکار میں غیر کو ملائے گا تو یہی شرک بن جائے گا...... دعا تو دعا رہی پھر تو اپنے ایمان کی خیر منا۔

یہ اللہ کے قرآن کے مسئلے ہیں...... یہ الف لیلیٰ نہیں...... یہ کوئی پکی پکائی روٹی نہیں ہے...... آپ کے سامنے کوئی ہیر رانجھا نہیں پڑھ رہا...... یہ قرآن ہے۔

اگر کسی کا سہارا پکڑنا اور کسی کی مدد مانگنی جائز ہوتی تو سب سے پہلے حضرت

ابراہیم علیہ السلام مانگتے...... سب سے پہلے اسماعیل علیہ السلام مانگتے...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی گو عورت تھی...... عورت ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے...... واپس آتی ہے' بیٹا بیٹھا ہوا ہے...... چھوٹا سا بچہ لیٹا ہوا ہے...... دو دن گزرے' تین دن گزرے پانی ختم...... مشکیزہ خشک ہوگیا...... آٹا ختم ہوگیا...... ہر چیز ختم ہوگئی...... اب اسماعیل علیہ السلام تڑپ رہے ہیں...... اماں کے پاس پانی کوئی نہیں...... یہ وقت تھا کہ بی بی بھاگتی اور کہتی کہ یا ابراہیم علیہ السلام مدد کرو...... لیکن ایسا نہیں ہوا...... وہ جانتی تھی کہ مدد صرف اللہ کے پاس ہے...... ایمان سے بتاؤ پیر افضل ہیں یا ابراہیم علیہ السلام......؟ (ابراہیم علیہ السلام)...... اگر ہم ایک لاکھ پیر اکٹھا کریں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقابلہ ہوسکتا ہے......؟ (نہیں)...... کیوں کہ ابراہیم تو خلیل اللہ ہے...... ابراہیم تو جد الانبیاء ہے...... ابراہیم تو امام الموحدین ہے...... ابراہیم تو جد امجد ہے...... میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا...... ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک لاکھ اگر ولی اکٹھا کرو وہ صحابی کے قدم کے برابر نہیں بن سکتا...... ایک لاکھ صحابی اکٹھا کرو میرے مدنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کے برابر نہیں بن سکتا...... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اکٹھا کرو میرے آمنہ کے لعل کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

لیکن سب نے مانگا کس سے ہے......؟ مسئلہ تو سمجھو نا......! یہی بات سمجھنے آئے ہو...... کیوں اِدھر اُدھر پھر رہے ہو......؟ کعبہ کے باہر کتنے چکر لگاتے ہو؟ (سات)...... آسمان کتنے ہیں؟ (سات)...... زمینیں کتنی ہیں؟ (سات) سات چکر لگا کر پھر کیا کرتے ہو......؟ طواف کے بعد کیا کرتے ہو......؟ کیا کہتے ہو......؟ اللہ اکبر...... آگے کیا کہتے ہو......؟

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ..........

اب بندہ کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ میرے اللہ......! آسمان بھی دیکھ لئے'

ساتوں زمینوں پر بھی نظر دوڑالی...... شرق، غرب، شمال، جنوب بھی سارا گھوم کر آ رہا ہوں...... تیرے کعبے کے باہر پھر کر آ رہا ہوں...... اقرار کرتا ہوں کہ بڑا تو ہے...... تیری ذات بڑی پاک ہے...... **وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ**............

تیرے سوا ...... کوئی حاجت روا نہیں

تیرے سوا ...... کوئی مشکل کشا نہیں

تیرے سوا ...... کوئی نفع ونقصان کا مالک نہیں

اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے......! اگر تو سچا ہے تو پھر آگے پڑھ اور کہہ دے...... **قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ**...... پہلی رکعت میں کیا پڑھتے ہو......؟ اللہ فرماتا ہے کہ کھل کر بات کرو...... اب تم نے طواف کر لیا ہے...... میرے بندے آج کھلی بات کر...... یہ ڈِھل مِل یقین عقیدے نہ بناؤ............

کعبے کا بھی ...... طواف ہے

قبر کا بھی ...... طواف ہے

کعبے کا بھی ...... سجدہ ہے

قبر کا بھی ...... سجدہ ہے

اللہ کا بھی ...... نعرہ ہے

رسول کا ...... بھی نعرہ ہے

پیر کا بھی ...... نعرہ ہے

اللہ فرماتا ہے کہ کھل کر بات کرو...................

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ...... اللہ فرماتا ہے کہ مشرک نہ بنو...... ڈھل مل یقین نہ بنو...... میرے گھر آ گئے ہو...... میرے بندے بنو...... دعا کرو اللہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ (آمین)

اے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو توحید کا سچا سپاہی بنا دے...... (آمین)۔

میرے اللہ تیرے حاجی ہیں...... تیرے دربار میں آئے ہیں......ہم گندے ہیں، گناہگار ہیں...... ذلیل وخوار ہیں...... تیرے مدنی کی امت ہیں...... تیرے گھر میں آ گئے ہیں، جب واپس جائیں تو تیری توحید کے سپاہی بنیں۔(آمین)

حضرت حاجرہ کی بے قراری:

آج کل آدمی تھوڑا سا پریشان ہوتا ہے تو گھر خط لکھ دیتا ہے...... پریشان ہوتا ہے تو ٹیلی گرام بھیج دیتا ہے...... اور زیادہ پریشان ہو تو ٹیلی فون کر لیتا ہے...... ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور اسماعیل علیہ السلام کی اماں کس کو فون کرے......؟

کہتے ہیں کہ حاجی زبان نہیں جانتے...... بولنا نہیں جانتے...... آتے جاتے ہیں...... معلم ہماری بات نہیں سمجھتے...... چلو تیری بات کوئی سننے والا تو ہے......

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کی کوئی بات سننے والا بھی نہیں......کوئی بولنے والا بھی نہیں...... کوئی سمجھانے والا بھی نہیں......ساتھ معصوم بچہ ہے اور تڑپ رہا ہے...... علاج کا ذریعہ بھی نہیں...... اماں سے برداشت نہیں ہوا، اماں دوڑی...... اونچی جگہ پر چڑھوں...... کہیں سے کوئی پانی نظر آجائے...... کوئی اونٹ والا نظر آجائے......کوئی اڑتا ہوا پرندہ نظر آجائے......شاید پانی مل جائے۔

میرے عزیزو! کچھ پڑھنا ہے تو پھر کچھ قربانیاں تو کرنی پڑیں گی...... حج پڑھنا ہے تو پھر رگڑیں تو آئیں گی......ایک گندی عورت کے عشق میں انسان مبتلا ہو کر کتنی ذلتیں اٹھاتا ہے..........

ذلیل ہوتا ہے
برادری ذلیل کرتی ہے
قوم ذلیل کرتی ہے
جیل کی سیر کرتا ہے
عشق کو در رہا ہے

اب تُو اللہ اور اس کے رسول کے عشق میں آیا ہے تو تجھے تکلیف نہ ہو......؟ یہ تو پھر حج نہ ہوا' پکنک پر آئے ہوئے ہو...... تکلیف ہو تو کہو الحمد للہ...... پریشانی آئے تو کہو الحمد للہ...... کوئی چیز گم ہو جائے تو کہو الحمد للہ...... روٹی مل جائے تو الحمد للہ...... نہ ملے تو الحمد للہ...... زم زم بھی موجود ہے اللہ کا گھر بھی موجود ہے۔

طریقۂ کار سے اختلاف ہے:

ہماری دوستی اور محبت ان سے ہے جو درود کو بھی مانتے ہیں...... اور درود والے کو بھی مانتے ہیں...... جو درود کو بھی نہ مانیں اور درود والے کو بھی نہ مانیں...... ان سے ہمارا کیا تعلق ہے......؟ مسلمانو......! ہم کہتے ہیں نماز بھی وہی پڑھو جو آمنہ کے لعل نے سکھلائی ہے...... وضو بھی وہی کرو جو آمنہ کے لعل نے سکھلایا ہے...... حج بھی وہی پڑھو جو آمنہ کے لعل نے سکھایا ہے...... اور درود بھی وہی پڑھو' سلام بھی وہی پڑھو جو میرے مدنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھلایا ہے...... جھگڑا اسلام سے نہیں' جھگڑا تیرے پڑھنے میں ہے...... جھگڑا درود میں نہیں جھگڑا تیرے پڑھنے میں ہے...... اب کوئی نماز پڑھے لیکن اپنے طریقے سے پڑھے تو اللہ قبول نہیں کرتا...... طواف کرے' اپنے طریقے سے کرے تو اللہ قبول نہیں کرتا...... صفا و مروہ پر دوڑے' اپنے طریقے سے دوڑے تو اللہ قبول نہیں کرتا...... حج پڑھے' اپنے طریقے سے پڑھے تو اللہ قبول نہیں کرتا...... اسی طرح صلوٰۃ وسلام اپنے طریقے سے پڑھے تو اللہ قبول نہیں کرتا۔

صفا و مروہ کے چکر:

یہ صفا کی پہاڑی اب تو چھوٹی ہے' اُس زمانے میں بڑی تھی...... یہ تو بعد میں جوں جوں ضرورت بڑھتی گئی جگہ بنتی گئی...... راستے بنتے گئے' سڑکیں بنتی گئیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے...... اب صفا و مروہ کیا ہے......؟ اب تو صفا و مروہ بھی ائرکنڈیشنڈ ہے...... ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں...... صفا و مروہ تو اس زمانے میں تھی

جب ام اسماعیل دوڑ رہی تھیں۔ صفا تو اس زمانے میں تھی جب آمنہ کے لعل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ رہے تھے...... صفا و مروہ تو اس زمانے میں تھی جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہلبیتؓ دوڑ رہے تھے...... اب تو صفا اور مروہ جنت کا ٹکڑا بنا ہوا ہے......!

حضرت ہاجرہ صفا پر چڑھی کچھ نظر نہیں آیا...... پھر بی بی صفا سے اتری اور مروہ پر پہنچی...... پھر دیکھا پھر بھی کچھ نظر نہیں آیا...... صفا کا علاقہ اونچا تھا...... وہاں حضرت ہاجرہ جب کھڑی ہوتی تو بچے پر نظر رکھتی کہ میرا بچہ کس حال میں ہے......؟ مروہ پر چڑھتی تو نظر رکھتی، لیکن یہ درمیان میں نیچی جگہ تھی...... جب وہاں پہنچتی تو اسماعیل علیہ السلام نظر نہ آتے۔

عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے:

حضرت اسماعیل علیہ السلام نبی ہے کہ نہیں......؟ (ہے)...... اگر نبی ہر جگہ موجود ہے تو بی بی پھر دوڑ کیوں لگا رہی ہے......؟ وہاں تو زم زم والا نبی صفا مروہ پر بھی نظر نہیں آ رہا...... تم کہتے ہو کہ ہمیں اپنے ملک میں نظر آ جاتا ہے......!

اگر ہر جگہ موجود ہو تو پھر دوڑ کی ضرورت نہ ہوتی...... اگر ہر جگہ ہو تو ابراہیم کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں...... وہ تو کہہ رہے ہیں...... **عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ**...... اور خلیل بھی اگر ہر جگہ موجود ہو تو پھر بیوی کو بھی دوڑنے کی ضرورت نہ ہوتی...... حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہتی کہ بیٹا پیاس میں تڑپ رہا ہے......!

اللہ نے فرمایا کہ ام اسماعیل......! یہ تیرا دوڑنا مجھے عرش پہ پسند آ گیا قیامت تک نبی دوڑیں گے، ولی دوڑیں گے...... تیری سنت کو ہم قیامت تک زندہ کر دیں گے۔

خدائی مدد آن پہنچی:

حدیثوں میں آتا ہے کہ بی بی دوڑ رہی تھی...... آواز آئی کان میں کہ ام اسماعیل علیہ السلام دوڑو نہیں...... پریشان نہ ہو...... گھبرانے کی ضرورت نہیں...... جاؤ

تمہارا انتظام ہو گیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک کاہن سے گفتگو:

یہ خدا کی شان ہے کہ جب حق والے آتے ہیں تو پھر آوازیں بھی آتی ہیں...... اللہ قادر ہے۔

صحیح روایات میں موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن بیٹھے تھے...... ایک آدمی گزر رہا تھا...... آپؓ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ جو بندہ جا رہا ہے...... یہ

کاہن ہے

جادوگر ہے

منجم ہے

نجومی ہے

ذرا بلاؤ اس بندے کو...... بندہ آ گیا...... اس نے کہا حضرت......! آپ کی بات ٹھیک ہے...... اب میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں...... میں جب کافر تھا...... اس وقت جادوگر تھا...... میں جاہلیت میں جادوگر تھا' آپ ٹھیک کہتے ہیں...... میں بڑا کاہن تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا کوئی ایسی بات بتاؤ جو تم نے سنی ہو...... اس نے کہا کہ حضور......! پرانے زمانے کی باتیں ہیں...... اس وقت جب ہم کفر کی باتیں کرتے تھے...... کہانت کرتے تھے...... جنات کے ساتھ ہمارا رابطہ ہوتا تھا...... ایک دن ایک جن نے مجھے آ کر بتایا کہ بھائی ہمارا دور ختم ہو گیا ہے...... اب ہم جنگلوں میں رہیں گے...... اب ہم شہر میں نہیں آ سکتے...... میں حیران رہ گیا کہ تمہیں کیا ہو گیا......؟ اس نے کہا کہ ابھی پتہ نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنو......! میں بھی تمہیں سناتا ہوں...... کفر کا زمانہ ہے...... جاہلیت کا زمانہ ہے...... میں اللہ کے کعبہ کے قریب ایسی جگہ لیٹا

ہوا ہوں جہاں مشرکین کے بت رکھے ہوئے تھے...... کیوں کہ مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں...... اسلام سے پہلے...... فتح مکہ سے پہلے...... کعبہ اندر سے بتوں سے بھرا ہوا تھا...... باہر بھی بت تھے...... صفا پر بھی بت تھے...... مروہ پر بھی بت تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ...... سب کہہ دو رضی اللہ عنہ...... جب صحابی کا نام آئے تو کیا کہنا ہے......؟ (رضی اللہ عنہ)...... جب اللہ کے ولی کا نام آئے تو کیا کہنا ہے......؟ (رحمۃ اللہ علیہ) نبی کا نام آئے تو کیا کہنا......؟ (علیہ السلام)...... اور میرے آقا سرکار مدینہ کا نام آئے تو...... **اللھم صل علی**...... درود پڑھیں...... اگر پورا درود نہ پڑھ سکو تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لیں...... تا کہ لفظ صل بھی آ جائے اور وسلم بھی آ جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بتوں کے قریب سویا ہوا تھا...... یک دم بتوں کے اندر سے ایک آواز آئی...... بخاری شریف میں بھی یہ روایت موجود ہے...... بتوں کے اندر سے آواز آئی...... آواز عجیب تھی...... آواز آئی کہ......

یا جلیج امر نجیح رجل فصیح یقول...... لا الہ الا اللہ......

فرماتے ہیں یہ آواز آئی...... آواز جب آئی تو جتنے کافر مشرک سوئے ہوئے تھے...... سب ڈرے اور انہوں نے دوڑ لگا دی۔

جو خداؤں کے پاس سوئے ہوئے تھے...... اپنے اِلٰہ کے پاس سوئے ہوئے تھے...... آواز سنی تو خدا بھول گئے...... ڈر کے مارے بھاگے...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی نیند سے اٹھ گیا...... میں نے بھی آواز سنی...... میں نے کہا کہ میں بھاگتا نہیں ہوں...... آخر عمر تھا...... ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے...... عمر کیوں بھاگے......؟ شیطان بھاگے...... ایمان سے کہو کہ عمرؓ سے کون بھاگتا ہے......؟ (شیطان)......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)......! اللہ نے تجھے ایسا

رعب دیا ہے کہ جس گلی سے تو گزرے...... شیطان وہ گلی بھی چھوڑ دیتا ہے...... آج بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لو تو شیطان گلی چھوڑ دیتا ہے...... تجربہ کرلو یقین نہ آئے تو کسی جگہ آزما کر یقین کر لینا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھ گیا...... میں بھی سنوں گا کہ یہ کیا چکر ہے......؟ یہ کہاں سے آواز آرہی ہے...... کیا بلا ہے......؟ ڈرنے کی کیا بات ہے......؟ کہتے ہیں کہ تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ پھر آواز آ گئی...... اب میں نے اِدھر دیکھا' اُدھر دیکھا...... بندہ تو کوئی نظر نہیں آ رہا تھا...... آواز آ رہی ہے...... میں حیران ہوا...... سوچتا رہا...... کہتے ہیں کہ چند دن گزرے تھے...... وہ آواز جو میں نے سنی تھی وہی آواز میں نے پھر سنی...... میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور کہتے ہیں...... یَاۤاَیُّھَاالنَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه......!

اصل آواز کیا تھی......؟ بت نہیں بولتے تھے...... بتوں کے اندر چھپ کر جن آوازیں دیتے تھے...... تا کہ لوگ معتقد ہو جائیں...... اب جنوں کو پتہ چل گیا تھا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا ہے۔

پریشانی کا حل خدائی مدد سے:

جب آواز آئی تو اسماعیل کی ماں نے کہا کہ کون ہو تم......؟ آواز لگانے والے جن ہو' انسان ہو' کون ہو سامنے آؤ...... پھر آواز آئی کہ بی بی سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے...... تمہاری پریشانی اللہ نے حل کر دی ہے۔

بی بی فرماتی ہے کہ میں دوڑی' آ کر کیا دیکھتی ہوں کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اللہ کے کروڑوں سلام ہوں حضرت اسماعیل علیہ السلام پر...... جد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر...... فرماتی ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہے...... آپ کے پاؤں مبارک ہل رہے ہیں...... جہاں پاؤں ہیں وہاں سے پانی کا ایک چشمہ ابل رہا ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ نے حکم دیا اے جبرائیل! اسماعیل علیہ السلام کا تڑپنا...... ام اسماعیل کا دوڑنا...... ان کا پریشان ہونا...... ہم نے منظور کر لیا ہے...... جہاں اسماعیل علیہ السلام کے قدم لگ رہے ہیں...... تم پہنچو اور وہیں اپنے پر مارو...... چشمہ میں جاری کر دوں گا۔

زم زم خدائی انعام ہے:

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قدم ہلائے...... جبرائیل نے اپنے پر لگائے...... ان دونوں سے پانی کا چشمہ نکلا...... حضرت حاجرہ نے دیکھا کہ پانی ابل رہا ہے...... پانی بہہ رہا ہے...... حضرت حاجرہ نے جلدی جلدی پتھر اٹھائے اور اس کے گرد رکھ دیئے...... تاکہ پانی ضائع نہ ہو جائے...... کچھ جمع ہو جائے...... کچھ دنوں کے لئے کام آ جائے...... حضرت حاجرہ پتھر بھی رکھتی تھیں اور کہتی تھیں ''زم زم'' ''زم زم'' ...... ''رک جا'' ''رک جا''۔ اسی وجہ سے اس کا نام ''زم زم'' پڑ گیا۔

زم زم کو زم زم کیوں کہتے ہیں......؟ اس لئے کہ بی بی جب پتھر رکھ رہی تھیں تو کہہ رہی تھیں زم زم زم زم' ٹھہر جا' ٹھہر جا...... اسی مناسبت سے اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی بھی ایسا عطا فرمایا کہ..........

جو غذا بھی ہے
جو دوا بھی ہے
جو شفا بھی ہے
جو دعا بھی ہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کیا مانگی تھی......؟

لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ...... میرے اللہ بچوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں...... گھر تیرا

ساتھ ہے...... جب گھر ہے تو گھر کی آبادی تو ہوگی...... میرے اللہ......! ان کو نماز قائم کرنے والا بنانا...... **فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىٓ اِلَيْهِمْ** ...... میرے اللہ! لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دینا...... لوگوں کے دلوں کو کعبہ کی طرف پھیر دینا...... تاکہ جب دل پھریں گے تو لوگ آئیں گے...... آبادی ہوگی تو میرے بچے بھی ذرا آرام سے رہیں گے...... **تَهْوِىٓ اِلَيْهِم** ...... دلوں کو پھیرنا...... یہ نہیں کہا کہ بدن کو پھیر دینا...... فرمایا دلوں کو پھیر دینا...... اور یہ دعا منظور ہوئی......

امیر ہے

غریب ہے

عالم ہے

جاہل ہے

گورا ہے

کالا ہے

جہاں بیٹھا ہوا ہے...... کہتا ہے کہ ربا میرے اللہ......! میں مسکین ہوں...... لیکن مجھے کعبہ پہنچا...... دل پھرے ہوئے ہیں کہ نہیں......؟ (پھرے ہوئے ہیں) آگے دعا کیا مانگی......؟ فرمایا...... **وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ** ...... اور میرے اللہ ان کو پھل دینا' رزق دینا...... پھلوں سے دینا...... رزق دینا اور دینا بھی پھلوں سے...... کیا مطلب......؟ پھل آدمی اس وقت کھاتا ہے جب سارے کھانے کھالیتا ہے...... آپ جب پھل کھاتے ہیں...... پہلے کھانا کھائیں گے...... پلاؤ کھائیں گے...... زردہ کھائیں گے...... گوشت کھائیں گے...... میٹھے کی ڈش کھائیں گے...... سب ختم ہو جائے تو کہیں گے اب فروٹ لے آؤ...... آدمی فروٹ لذت کے لئے کھاتا ہے' اسی میں اشارہ کر دیا کہ اللہ رزق تو دینا لیکن فروٹ بھی دینا...... ان خشک پہاڑوں میں پھلوں کا ملنا خاص اللہ کی عنایت تھی۔

اور کیوں دینا...... لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ...... میرے اللہ تا کہ میری اولاد تیرا شکر کر سکے...... تیرے شکر گزار بن سکیں۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے...... دعا کرو اللہ ہمیں بھی مانگنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)۔

یہاں اس آیت میں...... رَبَّنَا...... کتنی دفعہ آ گیا ہے......؟ (دو دفعہ)...... دو دفعہ پہلے کہا تھا...... رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ...... دوسرا تھا......؟ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ...... دو دفعہ آ گیا۔ اب دیکھیں کہ تیسرا کیا ہے......؟...... رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ...... میں نے کہا تھا کہ تین دفعہ...... ربنا...... کہو تو پھر رب کی رحمت آتی تھی۔

اس لئے یاد رکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب دعا مانگتے تھے تو تین دفعہ مانگتے تھے...... جب دعا مانگیں تو اسی دعا کو تین تین دفعہ کہیں...... کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک یہ ہے کہ آپ جب دعا مانگتے تھے تو تین دفعہ دعا مانگتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کلام فرماتے تو تین دفعہ فرماتے تا کہ اعلیٰ ذہن والا بھی سمجھ لے...... درمیانی عقل والا بھی سمجھ لے اور جو ادنیٰ عقل والا ہے وہ بھی سمجھ لے...... دعا میں بھی اصول ہے...... درود شریف پڑھے تو دل لگا ہوا ہو...... توجہ اللہ کی طرف ہو...... آنسو بہہ رہے ہوں...... بدن کانپ رہا ہو اور زبان پر دعا ہو...... پھر منظوری آتی ہے۔

قرآن خود دعا بتلاتا ہے:

وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ...... اللہ فرماتا ہے کہ میرے مدنی، تیرے مومن بندے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب قرآن سنتے ہیں...... جو ہم نے اپنے رسول پر اتارا ہے تو کیا ہوتا ہے......؟ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں...... آنسو کیوں بہتے ہیں...... مِمَّا

عَرَفُوْا مِنَ الْحَق ...... کیوں کہ وہ حق کو پہچان گئے' جان گئے ...... پھر وہ کیا کہتے ہیں ......؟ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ...... دعا تب منظور ہوتی ہے میرے عزیزم کہ آنسو بہہ رہے ہوں ...... میرے آقا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...... اِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکُوْا ...... فرمایا اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے والوں کی شکل تو بنالو ...... دعا عاجزی کا نام ہے ......!

رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ...... اے ہمارے رب ......! اِنَّکَ ...... پکی بات ہے ...... آپ جانتے ہیں جو ہم چھپاتے ہیں یا جو ہم ظاہر کرتے ہیں ...... اس وقت جو میں مانگ رہا ہوں ...... تجھ کو پتہ ہے ...... میرے اللہ ......! ابراہیم کے دلوں کے بھید جاننے والا۔

کعبہ کی تعمیر کا آغاز:

اللہ نے فرمایا ابراہیمؑ ......! ہم نے تیری دعائیں سن لی ہیں ...... ہم نے تیری ساری دعائیں منظور کر لی ہیں ...... ذرا وقت آنے دو ...... جس گھر کے قریب میں نے تیرے بچوں کو جنگلوں میں بٹھایا ہے ...... وجہ یہ ہے کہ ایک شان والا گھر بنتا ہے ...... اس کے بنانے کے لئے شان والے مزدور کی ضرورت ہے ...... شان والے معمار کی ضرورت ہے ...... شان والے مستری کی ضرورت ہے ...... ہم اپنا گھر بنانے کے لئے انتظامات فرما رہے ہیں ...... اسماعیل کا ڈیرہ لگ گیا ...... جرہم کا ڈیرہ لگ گیا' عمالقہ کا ڈیرہ لگ گیا ...... مدت گزر گئی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف لے آئے ...... حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بلایا اور کہا بیٹے ......! حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا جی ابا جان ......! فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہاں اللہ کا کعبہ بنانا ہے ...... حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا! کہ ابا جان ......! میں تو حاضر ہوں لیکن ہم کعبہ جو بنائیں گے کہاں بنائیں گے ......؟ یہاں تو ایک ٹیلہ سا پڑا ہے ...... اللہ کا کعبہ تو یہی تھا ...... لیکن ....

کوئی علامت نہیں

کوئی نشانی نہیں

ہمیں پتہ نہیں کتنا لمبا بنائیں' کتنا چوڑا بنائیں......؟ کتنا اونچا بنائیں......؟ اور کہاں کہاں بنیاد رکھیں......؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹے جب اللہ نے حکم دیا ہے تو انتظام بھی اللہ خود کریں گے۔

اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا بادل کا ٹکڑا کھڑا کر دو...... ہوا کو حکم دیا چل پڑو......ساری مٹی صاف کر دو...... بادل آ کر سایہ کرلو...... فرمایا ابراہیم علیہ السلام جہاں سایہ کھڑا ہے......مٹی اڑتی ہے...... نیچے دیکھو' یہیں تمہیں تمہارے ابا آدم کی بنیاد ملے گی......انہی بنیادوں پر میرا کعبہ بناؤ۔

اب بعض علماء نے لکھا ہے کہ کعبۃ اللہ پانچ پہاڑوں سے بنایا گیا ہے...... انہوں نے لکھا ہے کہ طور زیتون' سینا کے پہاڑوں سے بھی پتھر آئے...... مکے کے پہاڑوں سے بھی پتھر آئے......لیکن زیادہ راجح قول یہی ہے کہ اللہ کا کعبہ جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے...... جو پتھر ان کو اس زمانے میں وہاں موجود مل سکے' قریب میں مل سکے......انہی کو وہ ایک دوسرے پر لگاتے گئے ......کوئی عجیب عمارت تو بن نہیں سکتی تھی......صرف چار دیواری بنا رہے تھے۔

اب پتھر لگاتے گئے......لگاتے گئے......لگاتے گئے...... پتھروں کی دیوار اونچی ہوگئی......اب جب دیوار اونچی ہوگئی تو وہاں پتھر کیسے پہنچائیں......؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے ربّ کریم......! اب دیوار اتنی اونچی ہوگئی ہے کہ میں اوپر کھڑے ہو کر پتھر نہیں لگا سکتا......مہربانی فرمائیں......اب لکڑیاں تو ہے نہیں...... ہمارے پاس سیڑھیاں بھی نہیں ہیں......کوئی چیز نہیں ہے' تو ہم کیسے اس کی اونچائی کا حصہ بنائیں......؟

اللہ نے فرمایا ابراہیم......! گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے......ابھی ہم آپ کو ایک پتھر دیتے ہیں......اللہ پاک نے یہ پتھر بھجوایا......حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس پتھر پر کھڑے ہو جاؤ......اللہ یہ تو چھوٹا سا پتھر ہے......؟ فرمایا کھڑے ہو جاؤ جب تمہیں اونچا ہونے کی ضرورت ہوگی تو یہ خود بہ خود اونچا ہو جائے گا...... جب نیچے ہونے کی ضرورت پڑے گی تو یہ خود بہ خود نیچا ہو جائے گا...... یہ ہے وہ مقام ابراہیم...... یہ وہ پتھر ہے کہ جس پر اب بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشان ہیں۔

پتھر آ گیا، پتھر پر کھڑے ہیں......اسی منظر کو میرے اللہ نے قرآن میں بھی بیان کیا ہے:

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ایک دفعہ رَبَّنَا ......آ گیا......؟ (جی)......اب آگے دیکھو:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ

دعا ہے کہ اللہ سب مسلمانوں کا حج قبول فرمائے......(آمین)

وما علینا الا البلاغ المبین

☆☆☆☆☆☆

فضائل بیت اللہ

(حصہ سوم)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ.......... فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ..........

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكاً وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۵ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ......

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ٥ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ ٥ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ٥

سُبْحَانَکَ لَاعِلْمَ لَنَآاِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ٥

تمہید:

برادران اسلام......! واجب الاحترام بزرگو بھائیو اور دوستو......! اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام مقدس میں سے دو آیات اور آقائے نامدار، خاتم النبیین، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں سے دو حدیث مبارکہ تلاوت کی ہیں...... دعا فرمائیں اللہ اس عاجز کو صحت، عافیت، کاملہ دائمہ اور حق بات بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)۔

اللہ تعالیٰ مجھے سمجھانے، آپ کو سمجھنے کی اور اس کے بعد حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین)۔

پروردگار عالم تمام آنے والوں کی حاضری حج، عبادت، زیارت منظور ومقبول فرمائے...... (آمین)۔

سابقہ تقریروں میں بات چل رہی تھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر کے بارے میں...... کعبۃ اللہ کے بارے میں...... بیت اللہ کے بارے میں...... میں نے معروضات پیش کئے تھے...... کچھ باتیں عرض کردی تھیں اور کچھ باتیں بیان کررہے تھے کہ وقت ختم ہوگیا...... بات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بنائے کعبہ تک پہنچی تھی۔

بعض احباب چونکہ جمعہ کے دن باہر سے تشریف لاتے ہیں...... اس لئے پچھلی باتوں کا خلاصہ عرض کردوں...... میں نے عرض کیا تھا کہ کعبۃ اللہ اول بھی ہے یعنی ساری دنیا کے گھروں میں سے سب سے پہلا گھر ہے...... جو عبادت کے لئے معرض وجود میں آیا...... سب سے اول بھی یہ کعبہ ہے اور ساری مخلوق کی اصل بھی یہی کعبہ ہے...... چونکہ جب زمین بچھائی گئی تو یہیں سے بچھائی گئی...... یعنی مٹی کا پہلا ٹکڑا جب

بنا تو یہی بنا...... تمام مخلوق پیدا ہوئی تو مٹی سے...... سب مخلوق کی گویا اصل بھی کعبۃ اللہ ہے اور اول بھی کعبۃ اللہ ہے...... چونکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا نظام ہے......!

اللہ نے جو کچھ ساری کائنات میں رکھا ہے...... اگر آپ غور کریں گے...... فکر کریں گے...... تدبر کریں گے تو یہ سب کچھ اللہ نے انسان میں بھی رکھا ہے...... کیا مطلب......؟ کہ جیسے زمین بچھا دی' آسمان بنا دیئے' آسمان میں چاند' تارے' سیارات' کواکب سیارات جڑ دیئے۔ زمینوں میں پہاڑ' دریا' سمندر' جنگلات' نباتات' جمادات اور بڑی بڑی اشیاء رکھیں۔ بعض دریا میٹھے رکھ دیئے' بعض دریا کڑوے رکھ دیئے۔ بعض زمینیں چٹیل رکھ دیں کہ یہاں کچھ بھی نہیں اگتا' بعض زمینیں ایسی رکھیں جہاں کھیتیاں اگتی ہیں...... بعض زمینیں ایسی رکھیں جہاں بڑے گھنے جنگل ہیں تو اللہ نے جتنی چیزیں پوری کائنات میں بچھائی ہیں...... اگر آپ غور کریں تو اللہ نے ایک انسان جو پانچ چھ فٹ کا انسان ہے...... اس میں بھی اپنی تمام مخلوقات کے قدرتی مناظر رکھ دیئے ہیں۔

کیا معنی......؟ اب دیکھیں کہ انسان ہے............

انسان کے اندر	......	مٹی بھی ہے
انسان کے اندر	......	ہَوا بھی ہے
انسان کے اندر	......	پانی کا اثر بھی ہے
انسان کے اندر	......	آگ کا اثر بھی ہے

جیسا کہ مشہور ہے کہ اربعہ عناصر سے انسان پیدا ہوا ہے...... کہ مٹی' ہوا' پانی اور آگ ہے...... یہ چاروں عناصر بندے میں موجود ہیں...... آپ اگر ایک دو ہفتے نہ نہائیں...... آپ جسم صاف کریں گے تو آپ کو مٹی اترتی ہوئی نظر آئے گی...... آپ ہاتھوں کو رگڑیں گے تو آگ نکلتی ہوئی نظر آئے گی...... اسی طریقے کے ساتھ جیسے اللہ نے میٹھے کڑوے دریا رکھے ہیں...... انسان میں بھی میٹھا اور کڑوا دریا رکھ دیا ہے...... کہ منہ کے اندر اللہ نے میٹھا دریا رکھا ہے...... کہ لعاب ہے میٹھا لگتا ہے آدمی کو......

اگر آنسو بہیں تو کڑوے لگتے ہیں...... اگر آنکھوں سے پانی نکلے اور وہ زبان پر آئے آپ چکھیں تو آپ کو کڑواہٹ محسوس ہو گی۔

اسی طرح اللہ نے سیارات، شمس وقمر، کواکب رکھے ہیں...... اللہ نے بندے کو بھی آنکھیں دی ہیں نور والی...... کہ آدمی اس نورانیت سے...... اس روشنی سے فائدہ اٹھاتا ہے...... اللہ نے زمینوں میں جیسے پہاڑ رکھے ہیں...... بندے میں بھی ہڈیاں رکھی ہیں............

کوئی سیدھی ہے

کوئی ٹیڑھی ہے

کوئی مڑنے والی ہے

کوئی نہ مڑنے والی ہے

اللہ نے جیسے زمین کی اقسام بنائی ہیں...... اسی طرح انسان میں بھی غور کریں کہ ہتھیلی پر کچھ نہیں اگتا...... لیکن سر پر پورا جنگل اگا ہوا ہے...... ناک پر کچھ نہیں اگتا اور نیچے ماشاء اللہ مونچھیں اگی ہوئی ہیں...... بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں کچھ نہیں اگتا...... بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں گھنے جنگل اُگ رہے ہیں۔ بعض ایسی ہیں جہاں دور دور تک چیزیں اُگ رہی ہیں...... اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے جتنی چیزیں زمین میں رکھی ہیں...... جتنی چیزیں آسمان ومخلوقات میں رکھی ہیں...... اللہ نے اپنے اس چھوٹے ضعیف بندے انسان میں بھی رکھی ہیں...... ہر ایک کا اپنے اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

ساری زمین بچھائی گئی...... اس کا اصل کعبہ ہے...... اور بندے کا اصل بھی کعبہ ہے...... اب بندہ چاہے مسلمان ہو یا کافر ہو...... کعبہ سے سب کو محبت ہے...... باقی فرق یہ ہے کہ کافر کی محبت کام نہیں آئے گی...... ورنہ یہ نہیں کہ کعبۃ اللہ کے ساتھ ان کی محبت نہ ہوتی تو کعبہ کیوں بناتے......؟ کعبۃ اللہ کے ساتھ محبت نہ ہوتی تو کعبے

کی عظمتیں کیوں بیان کرتے......؟ کعبۃ اللہ کے ساتھ محبت نہ ہوتی تو کعبے کے طواف کیوں کرتے......؟ یہ علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے راستہ غلط اختیار کرلیا...... مسلمانوں نے راستہ سیدھا اختیار کرلیا...... لیکن سب کا اصل بھی ہے اور سب کا اول بھی ہے۔

تیسری بات میں نے عرض کی تھی کہ یہ اللہ کا کعبہ مرکز بھی ہے...... جیسے مرکز نہ ہوتو دائرہ نہیں بنتا...... اسی طرح کائنات کے وسط میں اللہ کا کعبہ ہے...... تین باتیں عرض کی تھیں۔

چوتھی بات عرض کی تھی کہ کعبہ مرکز ہدایت بھی ہے اور وسط بھی ہے...... یعنی ساری دنیا کے اندر وسط بھی ہے اور وسط بھی ایسا ہے کہ بالکل عین پیالے کی طرح یہ جگہ ہے...... ساری پہاڑیاں اردگرد اونچی ہیں...... سب سے نیچی جگہ پر اللہ کا کعبہ ہے...... اللہ تبارک وتعالیٰ کا گھر باعتبار زمین کے یعنی سب سے نیچی جگہ پر ہے۔

پانچویں بات میں نے عرض کی تھی کہ......

کعبہ بنایا ...... فرشتوں نے بھی ہے

کعبہ بنایا ...... حضرت شیثؑ نے بھی ہے

کعبہ بنایا ...... جرہم اور عمالقہ نے بھی ہے

لیکن میرے اللہ نے شرف بخشا ہے تو ابراہیم علیہ السلام کو بخشا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شرف:

میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ نے قرآن مقدس میں اپنی آخری کتاب میں...... اپنے کلام میں جو شرف بخشا ہے...... وہ بنائے ابراہیم کو بخشا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کعبہ کی عمارت شروع کی تو یہ عمارت اس طرح نہیں بنائی گئی...... بلکہ کعبۃ اللہ کا پورا حصہ کعبہ کے اندر تھا...... اب کعبۃ اللہ کی ساڑھے چھ ہاتھ زمین جو اندر تھی وہ باہر نکلی ہوئی ہے...... اس دیوار میں آپ دیکھ

رہے ہیں پرنالہ ہے...... اس دیوار میں میزاب رحمت ہے...... یا یہ چھوٹی سی دیوار ہے حطیم والی...... اس جگہ سے ساڑھے چھ ہاتھ تک کا یہ ٹکڑا بھی کعبہ کے اندر کا ٹکڑا ہے...... سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس کے اردگرد دیوار کی...... یعنی اس ٹکڑے کو بھی اندر شامل کیا...... حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں بھی یہ اندر تھا...... ملائکہ کے زمانے میں بھی یہ اندر تھا۔

دین اتباع رسول کا نام ہے:

اب آپ دیکھیں کہ حجر اسود پر آپ بوسہ دیتے ہیں...... اور رکن یمانی پر آپ ہاتھ لگاتے ہیں...... ایسے دایاں ہاتھ لگایا جاتا ہے...... رکن یمانی پر بوسہ نہیں دیا جاتا...... اب ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ دیکھو جی اگر ہم نے بوسہ دے دیا تو کیا ہو گیا...... یہ اگر مگر سے دین ثابت نہیں ہوتا...... دین ثابت ہوتا ہے اللہ کے قرآن سے یا سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے...... دراصل دین اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔

عشق کا تقاضا:

عاشق کا کام یہ ہے کہ جہاں میرے مدنی پاک نے بوسہ دیا ہے وہاں بوسہ دینا سنت ہے...... اور جہاں بوسہ نہیں دیا وہاں بوسہ نہ دینا سنت ہے...... اب جہاں بوسہ دیا ہے انکار کرے گا تو مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا انکار ہوگا...... اور جہاں میرے مدنی پاک نے بوسہ نہیں دیا اگر بوسہ دے گا تو تب سنت مدنی کا انکار کرے گا...... لوگ سمجھتے ہیں کہ وہابی ہیں، دیکھو جی بوسہ نہیں دینے دیتے...... او جی کعبہ شریف ہے...... او جی قرآن شریف کو بوسہ نہ دیں......؟ دیکھو جناب بیوی کو بوسہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کعبہ کو بوسہ نہ دو...... بوسہ ثابت کرنے کے لئے کبھی بیوی ڈھونڈتے ہیں...... کبھی اگر ڈھونڈتے ہیں...... کبھی مگر ڈھونڈتے ہیں...... کبھی انگلیوں کو بوسہ دینا ہو تو حضرت آدم علیہ السلام ڈھونڈتے ہیں...... اور کبھی ضعیف

روایتیں ڈھونڈتے ہیں...... حالانکہ دین ان باتوں سے ثابت نہیں ہوتا۔

عشق کا تقاضا یہ ہے کہ آمنہ کے لعل نے جہاں سینہ لگایا وہاں سینہ لگانا سنت ہے...... سمجھ آ گئی میری بات......؟ (جی)...... جہاں میرے مدنی نے تھوڑی سی دوڑ لگائی وہاں دوڑ لگانا سنت ہے...... جہاں میرے مدنی نے کندھا نکالا وہاں کندھا نکالنا سنت ہے...... جہاں میرے مدنی نے بوسہ دیا وہاں بوسہ دینا سنت ہے...... جہاں پاک نبی نے ہاتھ لگایا وہاں ہاتھ لگانا سنت ہے...... جہاں ہاتھ نہیں لگایا وہاں نہ لگانا سنت ہے...... جن چکروں میں مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دوڑے ان میں نہ دوڑنا سنت ہے...... اور جن میں کندھا نہیں نکالا ان میں کندھا نہ نکالنا سنت ہے...... ہم تو مدنی کے غلام ہیں...... غلاموں کے غلام ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر اشارہ ابرو...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول، ہر فعل، ہر عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا ہوا ہر عمل...... اس کو ہم سنت سمجھتے ہیں...... اور مدنی کے علاوہ جو مرضی دنیا طریقے نکالے اس کو ہم بدعت سمجھتے ہیں...... اب تمہاری مرضی ہے...... تم ہمیں عاشق رسولؐ مانو یا منکر رسولؐ مانو......!

حجرِ اسود پر آپ کیا کرتے ہیں......؟ بوسہ دیتے ہیں...... اور رکن یمانی پر ہاتھ کون سا لگاتے ہیں......؟ یہ بھی خیال رکھا کرو...... بعض حاجی آتے ہیں اور یوں آتے ہیں...... غلط بات ہے...... ہاتھ بھی دایاں لگانا ہے...... اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو پھر کسی اشارے کی بھی ضرورت نہیں ہے......!

قریش کے زمانہ تک کا کعبہ:

یہ دو کنارے ہیں ان پر نہ ہاتھ لگاتے ہیں نہ اشارہ کرتے ہیں...... نہ بوسہ دیتے ہیں...... وجہ کیا ہے گویا کہ ۔ تو کعبہ کے کنارے ہی نہیں ہیں...... کعبہ تو پچھا ہوا ہے...... سمجھ آ رہی ہے بات کہ نہیں......؟ (آ رہی ہے)...... کعبہ کی دیواریں اپنی آخری حد تک ہوتیں تو ان کناروں کو بھی چھوتا...... یہ تو دیوار اندر کر دی گئی اور کعبہ کا ٹکڑا

جو تھا وہ باہر رہ گیا اور یہ کب ہوا......؟ یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں نہیں ہوا...... اس وقت یہ کعبہ اپنی پوری جگہ پر تھا...... اور کعبۃ اللہ کا دروازہ بھی زمین پر تھا...... اور کعبۃ اللہ کی چھت بھی نہیں تھی...... کعبۃ اللہ کے درمیان میں ایک کنوئیں کی طرح جگہ بنی ہوئی تھی...... تا کہ جو آدمی اللہ کے گھر میں............

کوئی ہدیہ ...... دینا چاہے
کوئی پیسہ ...... دینا چاہے
کوئی زیور ...... دینا چاہے

تو اسے اسی میں پھینک دیتے تھے...... یہ بات چلتی آئی...... چلتی آئی...... حتّٰی کہ قریش کا زمانہ آ گیا تو کعبۃ اللہ اسی طرح تھا۔

کعبہ پر سب سے پہلے غلاف چڑھانے والا تبع اکبر تھا:

کعبۃ اللہ پر غلاف آپ دیکھ رہے ہیں...... یہ غلاف سب سے پہلے چڑھانے والا تبع اکبر ہے...... تبع لقب ہے...... یمن کے جو بادشاہ ہوتے تھے ان کا لقب ہوتا تھا ''تبع'' جو حبشہ کے بادشاہ ہوتے تھے ان کا لقب ہوتا تھا ''نجاشی''...... جو مصر کے بادشاہ ہوتے تھے ان کا لقب ہوتا تھا ''فرعون''...... جو فارس کے بادشاہ ہوتے تھے ان کا لقب ہوتا تھا ''کسریٰ''...... جو روم کے بادشاہ ہوتے تھے ان کا لقب ہوتا تھا ''قیصر''......!

کعبۃ اللہ پر سب سے پہلا غلاف جس نے چڑھایا ہے اس کا نام تبع ہے...... اور تبع کئی گزرے ہیں۔ تبع اکبر جو سب سے پہلے ایک بادشاہ گزرا...... وہ شام کے علاقوں میں مار دھاڑ کرتا کرتا...... علاقے فتح کرتا کرتا مدینہ سے گزرا...... اس زمانے میں مدینہ مدینہ نہیں تھا...... اس زمانے میں یثرب کہلاتا تھا...... مدینہ تو تب بنا جب مدینہ میں مدینے والا پہنچا...... سب کہو صلی اللہ علیہ وسلم...... پہلے وہ یثرب کہلاتا تھا لیکن مدینہ کب بنا......؟ جب میرا مدنی مدینہ والا مدنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حبیب کبریا،

آمنہ کے لعل پہنچے تو مدینہ بنا۔

صرف مدینہ نہیں بنا' پھر مدینہ حرم بنا...... پھر صرف مدینہ نہ بنا' پھر دلوں کا سفینہ بن گیا...... پھر صرف مدینہ نہ بنا دلوں کا سکینہ بن گیا...... پھر مدینہ نہ بنا لوگوں کے دلوں اور قلوب کی راحت کا زینہ بن گیا...... اور دعا کرو کہ اللہ ہمارا خاتمہ بھی مدینہ میں کرے۔ (آمین)...... اور مدینہ والے کے کلمہ شہادت پر کرے (آمین)...... اللہ کے کروڑوں صلوۃ وسلام ہوں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر......!

اب وہ بادشاہ تبع جب مدینہ منورہ سے گزرا تو اس کے دل میں خیال آ گیا کہ راستے میں مکہ ہے...... مکے میں سنا ہے کہ اللہ کا گھر ہے' کعبہ ہے...... وہاں قریش ہیں............

ان کا ...... بڑا رعب ہے
ان کا ...... بڑا دبدبہ ہے
ان کی ...... بڑی شان ہے
ان کی ...... سرداری ہے

اور ایسا کیوں نہ ہو کہ میں اس شہر کو بھی روندتا ہوا...... فتح کرتا ہوا چلا جاؤں...... اس نے فیصلہ کر لیا کہ میں نے مکے پر بھی چڑھائی کرنی ہے۔

یہ فیصلہ کر کے رات کو منزل میں سو گیا...... صبح اٹھا تو اتنی سخت آندھی چلی، ہَوا چلی...... ہَوا میں ریت اور مٹی اڑی کہ ہر طرف اندھیرا چھا گیا...... سورج نظر نہیں آتا تھا...... ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دیتا تھا...... پریشان ہو گیا...... خیمے اکھڑ رہے ہیں...... کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی...... بڑی دیر کے بعد تھوڑی سی کمی آئی...... اس نے اس وقت اپنے پادری، اپنے پنڈت، اپنے احبار، رہبان کو اپنے خیمے میں بلایا کہ یہ کیا بات ہو گئی ہے......؟

یہ کیا کوئی ...... عذاب ہے؟
یہ کیا کوئی ...... زلزلہ ہے؟

یہ کیا کوئی ...... طوفان ہے؟

تم لوگوں کا علم کیا کہتا ہے......؟

کعبہ کے ناموں کا تذکرہ:

انہوں نے غور وفکر کیا' کہا کہ بادشاہ سلامت ......! ہم آپ سے ایک چیز پوچھتے ہیں......اگر آپ بتلا دیں تو مسئلہ شاید حل ہو جائے...... اس نے کہا پوچھو' انہوں نے کہا کہ ہم جس راستے سے گزر رہے ہیں راستے میں

ایک گھر ...... آئے گا

ایک شہر ...... آئے گا

ایک مقام ...... آئے گا

جس مقام کا نام ہماری کتابوں میں مکہ بھی ہے...... اور بلد الامین بھی ہے......اور وہ گھر اللہ کا گھر ہے...... ہماری کتابیں کہتی ہیں...... یہ ضروری نہیں ہوتا کہ کتابوں میں کعبہ کا لفظ لکھا ہوا ہو...... کعبۃ اللہ کے کئی نام ہیں...... جیسے اللہ نے

اس کا نام ...... کعبہ بھی رکھا

اسی کا نام ...... مکہ بھی رکھا

اسی کا نام ...... بکہ بھی رکھا

اسی کا نام ...... البلد الامین بھی رکھا

اسی کے کئی نام قرآن پاک میں آ گئے۔صرف قرآن میں کعبہ کے کئی نام آئے ہیں۔

کہیں فرماتے ہیں:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ...... کہیں فرماتے ہیں......وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ○ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ○ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ...... اَلْبَلَدِ کے ساتھ دوسرا لفظ بھی لگ گیا......کیا......؟......اَلْبَلَدِ الْاَمِيْنِ......اسی کا نام دیکھیں

کہ اللہ نے فرمایا......! میرے مدنی......! لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ......آپ ام القریٰ اور اس کے ارد گرد کی شرقاً، غرباً، شمالاً وجنوباً ساری دنیا تک میرا دین پہنچائیں......میرے عذاب سے ڈرائیں۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ o

یہاں فرمایا'' بِبَكَّةَ '' ....

چوتھا نام آ گیا بکہ...... اور اسی طرح فرمایا میرے مدنی ہم نے دیکھ لیا ہے...... فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ......اب آپ اپنا چہرہ نماز میں کدھر پھیریں......؟ مسجد حرام...... کعبہ لفظ نہیں آیا' لفظ آیا ہے مسجد الحرام......! اسی طرح کعبہ بھی آیا' فرمایا...... هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ...... کہ قربانی کے جانور کعبہ میں پہنچاؤ...... کعبہ بھی نام ہے فرمایا...... حَرَمًا اٰمِنًا ......اس کا نام حرم بھی آیا......امن والا بھی آیا......اسی طرح البیت بھی آیا...... وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ......اور اس کا نام...... مَكَانَ الْبَيْتِ......بھی آیا...... وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ...... یہ تو صرف اللہ کے قرآن میں دیکھیں کتنے نام ہیں۔

زیادہ نام عظمت کی نشانی ہے:

یاد رکھو......! جتنے نام زیادہ ہوں اتنی شان اونچی ہوتی ہے......اللہ کے کتنے نام ہیں......؟ اللہ کے 99 نام ہیں...... جو صحیح حدیثوں میں ہیں......اور ویسے بھی علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے نام ایک ہزار ہیں...... بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے نام پانچ ہزار ہیں...... بعض علماء نے با قاعدہ کتابیں لکھی ہیں:

''الاثنیٰ فی اسماء الله الحسنیٰ ''جس میں صرف انہوں نے اللہ کے نام جمع کئے ہیں...... اسی طرح صحیح حدیثوں میں 99 اسماء اللہ کے ملے ہیں......اسی طرح آمنہ کے لعل کے اسماء دیکھیں کتنے ہیں......؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام 99 ہیں......اسی طرح کعبے کے نام بھی ہیں۔

یہ قاعدہ ہوتا ہے کہ جتنے نام زیادہ ہوتے ہیں اتنی مسمّیٰ کی عظمت زیادہ ہوتی ہے......عزت ہوتی ہے......اسی طرح قرآن نے فرمایا:

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْق ......اَلْبَيْتِ الْعَتِيْق......عتیق کا معنی......؟ بعض نے کہا کہ عتیق معنی پرانا گھر......بعض نے کہا کہ عتیق عتق سے ہے...... آزاد سے......کہ اللہ نے اپنے کعبہ کو آزاد کیا کہ کوئی جبار، کوئی متکبر، بری نیت سے اللہ کے کعبہ پر مسلط نہیں ہوگا......اسی لئے فرمایا...... اَلْبَيْتِ الْعَتِيْق ......بعض نے کہا کہ عتیق بمعنی کریم کہ یہ عزت والا گھر ہے......عظمت والا گھر ہے......!

حرم میں برائی کا ارادہ بھی گناہ ہے:

اب ان علماء نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ جناب اس گھر کا ذکر ہماری کتابوں میں بھی آتا ہے...... آپ نے اس شہر کے بارے میں، اس گھر کے بارے میں...... کوئی بری نیت تو نہیں کی......؟ کوئی برا ارادہ تو نہیں کیا......؟

یادرکھو مسئلہ حاجی صاحبان......! ساری دنیا میں بُرائی کا ارادہ کرو تو بُرائی نہیں لکھی جاتی...... جب تک بُرا عمل نہ کرے......علماء نے لکھا ہے کہ یہ سرزمین مکہ حرم جو ہے یہ اتنا مقدس ہے کہ یہاں بُرائی کا ارادہ کرو تو لکھا جاتا ہے۔

اس لئے دعا اللہ ہر مسلمان کو برائیوں سے بچائے......(آمین)

علماء نے یہ بات خود نہیں کہی بلکہ قرآن میں ہے:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِالْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْم

اللہ نے فرمایا کہ میرے گھر میں راستے سے ہٹ جانے کا، حق سے ہٹ جانے کا، ظلم کا، شرک کا، قتل کا، گناہ کا اگر ارادہ بھی کرے گا تو میں دردناک عذاب دوں گا۔

حتّٰی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... ان رجلا لو اراد بعدن ان يقتل رجلا بمكة ......اگر ایک آدمی عدن میں رہتا ہو اور ارادہ کرے کہ

میں مکہ میں جا کر فلاں بندے کو قتل کر دوں گا...... فرمایا اللہ اسی ارادے پر بھی پکڑ لیتے ہیں......! دعا کرو کہ اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہدایت دے...... (آمین)۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور بیت اللہ کا احترام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کے حد حرم کے باہر خیمہ لگاتے' ایک خیمہ حد حرم کے اندر لگاتے...... نوکروں نے پوچھا حضرت کیا بات ہے......؟ فرمایا عبادت کروں گا تو حرم کے اندر کروں گا...... اور رات گزاروں گا تو باہر گزاروں گا...... ممکن ہے کہ زبان سے............

کوئی لفظ نکل جائے

کوئی کلمہ نکل جائے

کوئی بات نکل جائے

اور اللہ ناراض ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا احترام کعبہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے...... آنکھیں چلی گئیں...... طائف میں زندگی گزار دی...... لیکن مکہ میں نہیں آئے...... لوگوں نے پوچھا کہ حضرت کیا بات ہے......؟ فرمایا مجھے ڈر لگتا ہے کہ مکہ میں رہتے ہوئے کہیں گناہ کا ارادہ نہ کر بیٹھوں اور اللہ کا عذاب نہ آ جائے...... مجھے ڈر لگتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں آدمی مستقل نہ رہے...... لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے......؟ فرمایا کہ مکے میں مستقل رہنے میں ڈر لگتا ہے کہیں بے ادبی نہ ہو جائے...... اور پہلے کی جو نیکیاں ہیں وہ بھی برباد نہ ہو جائیں۔

فرمایا کہ ڈر لگتا ہے...... اپنے ملک میں رہ کر کعبہ کو یاد کرے' زیادہ بہتر ہے......

ایسا نہ ہو کہ کعبہ میں رہ کر اپنے ملک کو یاد کرے اور بے ادبی کا مرتکب ہو جائے ...... اس لئے فرماتے تھے کہ مجھے ڈر لگتا ہے اللہ کے کعبہ میں مستقل رہنے سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محبّ بنیں:

ہمارا حاجی ماشاء اللہ...... عمرے کرنے والا ماشاء اللہ اتنا بڑا بہادر ہے پہلے دیسی سگریٹ پیتا تھا...... مکہ میں آ کر ولائتی پیتا ہے...... پہلے دن میں دو دفعہ شیو کراتا تھا...... یہاں دن میں پانچ دفعہ شیو کرواتا ہے...... پہلے اگر نماز ایک چھوڑتا تھا...... یہاں بے پرواہ ہو گیا ہے۔

میری بہنیں اور عورتیں، میرے بیٹیاں جو اپنے ملک میں پردہ کرتی تھیں...... یہاں آ کر انہوں نے بھی پردے پھینک دیئے ہیں...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ...... یاد رکھو......! اگر تم نے یہاں گناہ کیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پاؤں میں روندا تو قیامت والے دن مکے کی مٹی ہوگی اور تیرے خلاف گواہی دے گی...... ایسے حج پڑھنے کا کوئی فائدہ ہے......؟ (نہیں)

حکیم نے نسخہ لکھا ہے کہ گاؤزبان استعمال کرنا ہے...... اسی طرح حج استعمال کرلو ایمان سے کہیں جہاں مثلاً فرض پڑھتے ہیں سنت دوسری جگہ پر پڑھو...... نفل تیسری جگہ پر پڑھو...... کیوں......؟ تاکہ قیامت والے دن جتنی زمین پر سجدہ ہوگا...... قیامت میں یہ اللہ کے سامنے گواہی دے گی کہ میرے مولا......! تیرے بندے نے یہاں بھی سجدہ کیا تھا...... یہاں بھی سجدہ کیا تھا...... تیرے آگے سجدہ ریز ہوا تھا...... معلوم ہوا کہ زمین کا ٹکڑا ٹکڑا گواہی دے گا۔

تم جو داڑھی منڈوا کر کعبہ سے گزر رہے ہو...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر کھڑے ہو...... قیامت میں رب کو کیا جواب دو گے......؟

ادھر دعویٰ کرتے ہو کہ نبی حاضر ناظر ہے...... نبی سب جانتے ہیں...... اور ادھر شیو کرا کر جرأت کر کے سامنے کھڑے ہو...... خدا کے لئے بتائیں قیامت کا دن

ہوگا اللہ کا دربار ہوگا...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم شفاعت ہوگا...... اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دیا کہ اس کو دھکے دے دو...... اِنہوں نے میری سنت کو گلیوں میں ڈالا تھا...... گندی نالیوں میں بہایا تھا...... تو کیا جواب دو گے خدا کو......؟

عورتیں ایسے بازار میں پھر رہی ہیں جیسے انارکلی کی سیر کر رہی ہیں...... عمرے والی عورت ہے اور بال کھلے ہوئے ہیں...... میری بہن ہے' بیٹی ہے...... کپڑا اتنا باریک ہے کہ دھوپ میں چلے تو پورا بدن نظر آتا ہے...... اللہ کا کعبہ میرے سامنے ہے...... میرے پاک نبی نے فرمایا...... جو عورت ایسے انداز میں چلے کہ اس کے بال نظر آئیں' اس کا بدن نظر آئے...... اللہ کی لعنت برستی ہے...... ایسے طواف کرنے کا کوئی فائدہ ہے......؟ (نہیں)...... کپڑا اتنا باریک ہے کہ اس کا جسم نظر آرہا ہے......

یہ ...... کپڑا ہے؟

یہ ...... غیرت ہے؟

یہ ...... حج ہے؟

یہ ...... عمرہ ہے؟

یہ ...... ایمان ہے؟

یا تماشہ دیکھنے آئے ہیں ہم......؟ خدا کے لئے اللہ کے کعبہ میں' میں آپ سے درخواست کرتا ہوں...... جن کے ساتھ عورتیں آئی ہیں خدا کے لئے اپنی بیٹیوں کو' اپنی بہنوں کو' اپنی بیویوں کو' اپنے گھر والیوں کو سمجھاؤ......

اللہ کے کعبہ ...... کا احترام کریں

اللہ کے حرم ...... کا احترام کریں

میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کا احترام کریں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کا احترام کریں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا احترام کریں۔ حیا والی بیویوں کو تو آخرت کی فکر ہے...... اور میری بیٹی کو تو دنیا کی فکر نہیں ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فکر آخرت:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا...... صدیقہ بنت صدیقؓ...... صدیقہؓ صدیق اکبرؓ کی بیٹی ہے اور مدنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ ہے۔

جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت حدیث آتی تو کیا فرماتے......؟

ان عائشہ رضی اللہ عنہا الصدیقة بنت صدیق زوجة النبی المصطفیٰ المبرأمن السماء قالت......

وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا...... جس کی صفائی رب نے عرش سے بھیجی تھی ...... پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنہ کے لعل، حبیب کبریا، قیامت کا جب دن ہوگا...... ہم قبروں سے کھڑے ہوں گے...... قبرستان میں جو قبریں ہوتی ہیں...... ادھر مرد کی ہے، عورت کی ہے...... کوئی اپنا ہے...... کوئی بیگانہ ہے...... کوئی کون ہے...... کوئی کون ہے......؟ قبر میں کوئی دیکھ کر تو دفن نہیں کرتا ہے...... جہاں جگہ ملی دفن کر دیا...... میرے مدنی جب قیامت میں اٹھیں گے...... بدن پر کپڑے تو نہیں ہونگے...... اس دن حیاء کا کیا عالم ہوگا......؟ غیر مردوں کے سامنے عورت کیسے کھڑی ہونگی...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو صرف یہاں کی فکر نہیں...... بلکہ قبر سے اٹھنے کے بعد کی بھی فکر ہے۔

دین سیکھنے کی ضرورت ہے:

آج ہمارے ہاں سب سے زیادہ بہتر بہن اور بیٹی کون سی ہوتی ہے......؟ فیشن ایبل ہو، دوپٹہ گلے میں پڑا ہو، میک اپ سنگھار کیا ہوا ہو، بازو یہاں تک ہو غیر مردوں میں...... **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** ...... **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**......وہ اللہ اکبر کہتی ہے...... اور اللہ کے ملائکہ لعنتیں بھیجتے ہیں۔

اسلام میں عورت پر نماز فرض ہے...... بوسہ دینا تو سنت ہے...... بوسہ دینا حجر اسود کا کیا ہے......؟ (سنت ہے)...... نماز فرض ہے...... نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے...... تکبیر تحریمہ میں بھی عورت کو حکم ہے کہ کہاں تک ہاتھ اٹھائے......؟ (کندھے تک)......اور حجر اسود کے لئے یوں کرے......نماز میں سینے تک ہاتھ اٹھائے۔

اسلام کہتا ہے کہ عورت اذان نہ دے...... تمہارے ملک میں عورت اذان دیتی ہے......؟ (نہیں)...... کیوں؟ اذان میں گالیاں ہوتی ہیں...... (نہیں)...... اذان میں اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ کا نام ہے...... یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے...... اذان میں اور کیا چیز ہے......؟ لیکن اذان دینا عورت کے لئے منع ہے...... امام بننا عورت کے لئے منع ہے...... طواف کرتے ہوئے...... اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ...... یہ جائز ہے......؟ (نہیں)...... کہاں جائز ہے کہ ایک آدمی کہے اَللّٰھُمَّ اور پیچھے عورتیں کہہ رہی ہیں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا...... اور یہ کہتی ہیں...... رَبَّنَا...... یہ کہاں کا طواف ہے......؟ عورت کو زور سے قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں......اذان دینے کی اجازت نہیں......امام بننے کی اجازت نہیں۔

اللہ کے نبی نے فرمایا عورت کی آواز پر بھی پردہ ہے...... کسی غیر کے کانوں میں نہ پڑ جائے اور عورت حرم میں چیخ رہی ہو...... خدا جانتا ہے ثواب کی بجائے گناہ ہو رہا ہے۔

حجر اسود کا بوسہ دینا سنت ہے...... غیر محرم کو ہاتھ لگانا حرام ہے...... غیر عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے...... اگر کوئی حیاء والی بی بی آ کر دل میں کہے میرے اللہ تیرے بندے ہیں...... بڑا رش ہے تیرے حجر اسود پر...... میں بوسہ دے نہیں سکتی...... میں دور سے اشارہ کر رہی ہوں...... اللہ نے فرمایا کہ تو نے حیاء کیا...... میں تجھے ڈبل ثواب دوں گا...... ایک بوسے کا اور ایک حیا کرنے کا...... ایک بوسہ دینے کا ثواب ملے گا اور دوسرا حیاء کرنے کا...... غیر مردوں سے بچنے کا...... شرم کرنے کا...... حیا

کرنے کا...... ثواب بھی زیادہ ملے...... عزت بھی محفوظ رہے...... جان بھی محفوظ رہے...... بشرطیکہ مرد جتنے ساتھ ہیں وہ ان کو ہدایت کریں۔

اگر باریک کپڑے پہننے کا بڑا شوق ہے...... اپنے ملک میں جب جائے جو مرضی آئے کرے...... لیکن اللہ کے کعبہ کے لئے کچھ موٹے کپڑے بنوا دیں...... ڈھیلے ڈھیلے کپڑے بنوا دیں...... جن میں عورت کا بدن نظر نہ آئے۔

حضور علیہ ﷺ سے یہ کیسا تعلق ہے......؟

اب بادشاہ کو ان علماء نے کیا کہا......؟ انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت معلوم یہ ہوتا ہے کہ راستے میں ایک عزت والا شہر ہے...... دعا کرو اللہ اس کی حرمت قیامت تک قائم رکھے...... (آمین)...... مسلمانو......! دعا کرو جو اس کی حرمت کر رہے ہیں...... اس کی خدمت کر رہے ہیں...... اس گھر کو سنوار رہے ہیں...... اس گھر کو بنا رہے ہیں...... اس گھر کے اندر موتی اور ہیرے لگا رہے ہیں...... اللہ کا گھر کونے کونے سے چمک رہا ہے...... اللہ قیامت تک ان کو عزت دے اور محفوظ کرو کعبہ کو اغیار سے...... ہم ان سے دانے نہیں لیتے...... ہم ان کی نوکری نہیں کرتے...... لیکن جو اللہ کے گھر کے خادم کی عزت نہ کرے...... وہ اللہ کے گھر کی عزت بھی نہیں کرتا...... خدا جانتا ہے کہ ہمارے دماغ الٹا دیئے گئے ہیں...... دعا کرو اللہ سیدھے کر دے۔ (آمین)...... دل سے دعا کرو ایک آدمی نے زندگی میں چار فٹ کی مسجد بھی نہیں بنائی...... کسی نے کبھی مسجد کا محراب نہیں بنایا...... کسی نے کبھی مسجد کے باہر ٹوٹیاں نہیں لگائیں...... کبھی مسجد کا اہتمام نہیں...... کیا صرف وہ سال میں ایک دفعہ ربیع الاول میں جلوس نکال لے وہ عاشق بن جاتا ہے......؟ وہ جنہوں نے دولت' دنیا' تن من دھن اپنا سب کچھ مکے مدینے پر قربان کر دیا ہے...... وہ منکر رسول ہے......؟ خدا ہدایت دے۔

دیکھو حرم کے باہر حمام بن رہے ہیں...... میں نے سوچا پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے......؟ کل میں نے کسی سے پوچھا کہ بھائی یہ کیا بن رہا ہے......؟ انہوں نے کہا کہ

حمام بن رہے ہیں...... حاجی جو نکلیں انہیں تکلیف نہ ہو...... میں نے کہا وہ حمام تو ٹھیک ہے یہ کیا بنا رہے ہیں......؟ انہوں نے کہا کہ یہ بجلی والی سیڑھیاں لگا رہے ہیں کہ حاجی کو اترنے میں بھی تکلیف نہ ہو......

جس کو زندگی میں مسجد کی دیوار بنانے کی توفیق نہ ہوئی ہو وہ عاشق رسول ہے' اب اس کا علاج بندے کے پاس تو نہیں...... دعا کرو اللہ دلوں کو سیدھا کرے۔

تبع اکبر کی توبہ اور غلاف کعبہ چڑھانا:

انہوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ سلامت......! آپ نے اس گھر کے بارے میں کوئی برا ارادہ کیا ہے......؟ اس نے کہا کہ بات ٹھیک ہے...... میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس گھر کو بھی فتح کروں گا...... اور روندتا ہوا کعبہ توڑوں گا...... انہوں نے کہا کہ توبہ کرو...... اور توبہ کے بعد اب اس گھر میں چلو...... اس گھر کا طواف کرو...... اس گھر کی عزت کرو...... تب یہ اللہ کا عذاب ٹلے گا ورنہ تم نہیں بچ سکتے...... اس نے توبہ کی' مکے میں آیا...... اللہ کے کعبہ کو سب سے پہلے غلاف اس نے چڑھایا۔

اس زمانے میں وہ غلاف یوں نہیں ہوتا تھا...... کیوں کہ چھت تو تھی نہیں' غلاف یوں ہوتا تھا کہ دیواروں کے باہر کپڑے لٹکا دیتے تھے...... اوپر رسیاں باندھ کر پتھر باندھ کر...... پتھر دیواروں کے اندر کی طرف لٹکا دیتے تھے تاکہ وہ کپڑا اگرے نہ اور کپڑا تہہ در تہہ ہوتا تھا...... یعنی ایک چڑھایا ہوا ہے پھر اور چڑھایا ہوا ہے...... پھر اور چڑھایا ہوا ہے...... اس طرح وہ چلتا رہا' چلتا رہا' چلتا رہا یہاں تک کہ قریش کا زمانہ آیا...... میرے مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیدا ہو چکے تھے۔

قریش کی ایک عورت نے' ایک بڑا مجمرہ لیا...... مجمرہ عربی میں کہتے ہیں ایسے لکڑی کا بنا ہوتا ہے...... اس میں آگ جلاتے ہیں اور آگ پر خوشبو رکھتے ہیں تاکہ دھواں نکلے اور مسجد میں خوشبو پھیلے۔

قریش کی ایک عورت نے مجمرہ لیا...... اس میں اس نے انگارے رکھے

...... اس کے اوپر خوشبو ڈالی...... اور کعبے کے باہر پھر رہی تھی اور چکر لگا رہی تھی...... اتفاق سے انگارہ گر گیا...... اور اللہ کے کعبہ کے غلاف کو لگا...... کعبے کے غلاف نے آگ پکڑ لی۔

اللہ کا دین سیکھو اور سمجھو!

درود شریف پڑھ لیں...... پھر اپنے ملک میں جا کر کہنا کہ مکے میں درود شریف پڑھتے ہیں...... ویسے ہم نے کہنا ہے کہ وہاں نہ ماتم ہے نہ درود ہے...... مکے والے اتنے وہابی ہیں کہ درود نہیں پڑھتے...... توبہ نبی کا نام نہیں مانتے...... چومنے نہیں دیتے...... ہاتھ پاؤں نہیں لگانے دیتے ایسے خدا کے بندے کہاں سے آ گئے......؟ اتنے سخت ہیں کہ مقام ابراہیم کو ہاتھ لگائیں تو ڈنڈا مارتے ہیں...... ہم سارے بیٹھے ہیں مقام کو میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ لگایا......؟ (نہیں)...... ایمان سے کہو......؟ (نہیں)...... مقام ابراہیم کے باہر شیشہ لگا دیا...... شیشہ کے باہر جالی لگا دی...... لیکن ہمارا حاجی کھڑا ہے جالی چومنے کے لئے...... یہاں تو لوہا لگا ہوا ہے...... خرید کر لگایا ہوا ہے...... اس میں کیا برکت پیدا ہوگئی ہے......؟ کوئی عقل کی بات کرو...... ان بیچاروں نے شیشہ لگا دیا کہ ان کے ہاتھ نہ پہنچ جائیں ورنہ تو بادشاہ لوگ ہیں...... کہیں یہ پتھر اٹھا کر نہ لے جائیں اپنے ملک میں...... ان کا کیا پتہ ہے......؟ آپ کے ملک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی مبارک وہاں ہے...... تلوار وہاں ہے...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار وہاں ہے...... حضرت علی رضی اللہ کا قدم وہاں ہے...... امام باقر کا سارا سامان وہاں ہے...... حسنؓ و حسینؓ کے سارے خاندان کا مال وہیں ہے...... خدا جانے ہمارے ملک والے اتنے تیز ہیں...... نہ مکے میں ملا نہ مدینے میں ملا...... سب اٹھا کر لے گئے، مسلمانو......! کچھ عقل کرو، اللہ کا دین سیکھو اور سمجھو۔

حجر اسود سیاہ ہونے کی دو وجوہات:

اللہ کے کعبہ کے اندر آگ لگی...... بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ حجر اسود کا جو پتھر

سیاہ ہوا ہے یہ بھی اس آگ کا اثر ہے...... ورنہ اس آگ سے پہلے حجر اسود بڑا روشن تھا' بڑا چمک دار تھا...... بلکہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ جب یہ پتھر حجر اسود جنت سے آیا تھا تو اس کی اتنی روشنی تھی کہ جہاں تک اس کی لائٹ گئی وہاں تک اللہ نے حرم بنا دیا۔

بعض علماء اور موٴرخین نے لکھا ہے کہ حجر اسود اس آگ کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے...... اتنی زبردست آگ تھی کہ دیواریں بھی متاثر ہو گئیں...... اللہ کے کعبے کا یہ پتھر بھی ٹکڑے ہو گیا...... اس پر بھی سیاہی چڑھ گئی۔

لیکن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود بڑا روشن تھا...... بڑا نورانی تھا...... بڑا چمک والا تھا...... لیکن بنی آدم کے...... انسانوں کے بوسے دینے سے...... گناہوں کے اثر کی وجہ سے' اللہ کا پتھر سیاہ ہو گیا ہے۔

اگر ہم دونوں باتوں کو جمع کریں تو دونوں بھی ہو سکتی ہیں...... کہ کچھ ہمارے گناہوں کی سیاہی چڑھی...... اور کچھ اس آگ کا اثر بھی ہو گیا...... دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں...... حجر اسود پر اثر ہو گیا...... قریش گھبرا گئے' ڈر گئے...... کہ اللہ کے کعبے کی بے حرمتی ہو گئی ہے...... عورت کو پکڑا...... اس نے کہا کہ خدا جانتا ہے کہ میں تو خوشبو کے لئے آتی تھی...... میری کوئی بدنیتی تو نہیں تھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے کعبہ کے ساتھ...... اللہ دلوں کو جاننے والا ہے۔

تعمیر کعبہ کے لئے قریش کا اکٹھ:

قریش نے کہا کہ سارے اکٹھے ہو جاؤ...... میٹنگ کرو...... سارے سردار اکٹھے ہو گئے...... انہوں نے کہا کہ فیصلہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے کعبہ کو دوبارہ بنائیں...... تا کہ اس کی ان دراڑوں کا بھی علاج ہو جائے...... اللہ کے کعبے کے اندر جلنے کی وجہ سے داغ پڑ گئے ہیں یہ بھی مٹ جائیں...... خدا کا گھر بنائیں...... اس پر پھر غلاف ڈالیں......

ساحلِ مکہ پر رومی تاجروں کی کشتی کا ٹوٹ جانا:

اس زمانے میں جسے اب ساحل مکہ شیبہ کہتے ہیں...... ایک بندرگاہ تو جدہ

ہے ایک اور بندرگاہ ہے...... جس کو اب اس زمانے میں شیبہ بھی کہتے ہیں اور ساحل مکہ بھی کہتے ہیں یہ بندرگاہ تھی...... اس کے قریب کوئی کشتی آ رہی تھی روم کے علاقہ کی...... تجارت کا سامان بھیجنے کے لئے...... وہ جب کنارے کے قریب آئی تو ایک پتھر کی چٹان سے ٹکرا گئی اور کشتی ٹوٹ گئی۔

قریشیوں کو پتہ چلا کہ ایک کشتی آئی ہے اور کشتی ٹوٹ گئی ہے تو وہ دوڑے دوڑے گئے...... انہوں نے کشتی والوں کو نکالا...... ان کا سامان نکالا...... ان کو مکے میں لے آئے اور انہوں نے کہا ہم جو عشر لیتے تھے قریش والے...... جو باہر کا سامان فروخت کرنے تاجر آتا تھا...... اس سے دسواں حصہ وصول کرتے تھے۔

بہرحال زبردستی کرتے کہ ہم یہاں کے سردار ہیں...... ہماری یہاں حکومت ہے...... ہمارے ملک میں تم سودا نہیں بیچ سکتے اور اتنا ہم لیں گے وہ لے لیتے تھے۔

انہوں نے کہا کہ چونکہ تمہارے ساتھ حادثہ ہو گیا ہے' نقصان ہو گیا ہے...... تم سے ہم دس فیصد بھی نہیں لیں گے اور سامان بھی تم بیچ لو...... لیکن ایک بات کرو کہ کشتی تو تمہاری ٹوٹ گئی...... اب یہ بننے کے قابل نہیں رہی...... اگر تم کشتی کی لکڑی ہمیں بیچ دو تو ہم اللہ کا گھر بنانا چاہتے ہیں...... انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم بیچتے ہیں...... انہوں نے کہا کشتی ویسے ٹوٹ گئی ہے...... اگر آپ ہماری مدد کرتے ہیں' خریدتے ہیں...... ایسے ہی لے لیں...... انہوں نے کہا کہ ایسے تو نہیں لیتے...... ہم نے اللہ کا گھر بنانا ہے...... اس میں زبردستی کا مال نہیں لگائیں گے...... اس میں چوری کا مال نہیں لگائیں گے۔

ایک مستری تھا روم کے علاقے کا...... جس کا نام باقوم تھا...... انہوں نے کہا کہ بھائی تاجرو' اتنی مہربانی کرو...... ہمیں پتہ چلا ہے کہ تمہارا یہ آدمی مستری ہے' صناع ہے...... نجار ہے...... ترکھان کا کام بھی جانتا ہے...... تعمیر کا کام بھی جانتا ہے ہمارے علاقے میں کوئی ایسا قابل آدمی نہیں ہے...... اگر یہ ہمیں دے دو تو ہم اللہ کا

کعبہ بنوالیں...... انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے...... یہ لے لو۔

اللہ کے راستہ میں پاکیزہ مال لگاؤ:

اب انہوں نے پھر میٹنگ بلائی...... میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اللہ کے گھر میں ہر قبیلہ، ہر قبیلے کا سردار، اپنی قوم کے پیسے لائے...... چندہ لائے...... لیکن شرط ہے...... کافروں کی شرط سنو...... ! آنکھیں کھول لو اور توجہ میری طرف رکھو، پھر دین سمجھ آئے گا...... کافر میٹنگ کر کے فیصلہ کر رہے ہیں...... پیسہ لگانا ہے خدا کے گھر میں...... پیسے لگانے میں شرط کیا ہے......؟ ...... **ان الا یکون من سرقه ولا من ربوا** ...... کہنے لگے کہ ایک چوری کا مال نہ لگاؤ...... سود کا مال نہ لگاؤ...... ربٰوا والا پیسہ بھی نہ لگاؤ...... **ولا صحر بغی** ...... اگر کوئی آدمی اپنی عورت کی کمائی کھاتا ہے...... وہ پیسے بھی نہ لگائے...... **ولا مال ظلم** ...... ظلم کا پیسہ بھی نہ لگائیں...... خالص حلال مال اکٹھا کریں...... تاکہ ہم اللہ کا گھر بنائیں۔

آپ نے بھی کبھی پوچھا کہ حضرت یہ پیسے دے رہے ہو مسجد کے لئے...... حلال ہیں یا حرام ہیں...... میرے مولوی بھی مجھ سے ناراض ہیں...... میں کہاں جاؤں......؟ میری اپنی برادری مجھ سے ناراض ہے کہتے ہیں کہ دماغ خراب ہوگیا ہے مولویوں کے پیچھے پڑ گیا ہے...... کہتے ہیں کہ پتہ نہیں یہ پاگل ہوگیا ہے...... دماغ اس کا خراب ہوگیا ہے...... یہ پیروں کا دشمن ہے...... اور مولویوں کا بھی دشمن ہے...... **انا لله وانا اليه راجعون** ...... میں خود مولوی ہوں اور مولوی کا بیٹا ہوں...... مولوی کا دشمن ہوسکتا ہوں......؟ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ صحیح مولوی اور صحیح پیر نصیب کرے (آمین)...... یہ میرا ایمان ہے کہ جب تک دنیا میں پیر اور مولوی ٹھیک نہیں ہونگے لوگ ٹھیک نہیں ہوسکتے یہ............

میرا ایمان ہے

میرا عقیدہ ہے

میری تحقیق ہے

میری سوچ ہے

غلط ہو سکتی ہے...... لیکن میری بات پکی یہی ہے کہ آج اگر ملک میں مولوی اور پیر ٹھیک ہو جائیں...... اتحاد کر لیں...... اللہ کے دین کے لئے جھگڑے مٹا ڈالیں...... اللہ کے نبی کے دین کے لئے جھگڑے مٹا ڈالیں...... ساری قوم ان کے جوتے اٹھا کر ان کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہو جائے۔

لیکن اگر مولوی اپنے پیٹ کے لئے ...... اور پیر اپنے پیٹ کے لئے...... اپنے اپنے اقتدار کے لئے...... جھوٹے جھوٹے فتنے کھڑے کرے...... قوم کو اندھیرے میں رکھے...... قوم کو لڑا تا رہے...... تو پھر قوم کہاں جائے گی......؟

آج کعبہ میں بیٹھے ہو دل سے دعا کرو کہ اللہ ان کو اچھا بھی کر دے اور ایک بھی کر دے...... (آمین)...... اللہ تبارک وتعالیٰ علماء کو ایک بنا دے (آمین)...... اللہ پیروں کو صحیح معنوں میں مرشد بنائے (آمین)...... صحیح معنوں میں ان کو دین کا راستہ دکھلانے والا بنائے (آمین)...... صحیح معنوں میں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا غلام بنائے (آمین)...... اور پھر پیر وہ جو میرے مدنی کی سنت کا غلام ہے...... اس کے پاؤں کا جوتا مولوی ملی کے سر کا تاج ہے...... اور جو میرے مدنی کی سنت کا دشمن ہے وہ بڑے سے بڑا کیوں نہ ہو میں جوتے کے برابر بھی نہیں سمجھتا...... سیدھی سی بات ہے...... کھری بات کرتا ہوں۔

؎ کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

نہ اب لہب اجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی نا خوش

میں زہر ہلا ہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

زہر زہر ہوتا ہے

چینی چینی ہوتی ہے

زم زم زم زم ہوتا ہے

دوسرا پانی ہے...... ساری دنیا کے ہیرے پتھر لے آ ؤ...... میرے اللہ کے گھر کے پتھر کے برابر نہیں ہو سکتے............

ساری دنیا کے پیر

ساری دنیا کے جاگیردار

ساری دنیا کے سرمایہ دار

سارے بڑے بڑے جو دار ہیں...... کوئی سرمایہ دار ہے کوئی جاگیردار ہے...... کوئی لوگوں کی عزت سے کھیلنے والا ہے...... کوئی ریس میں گھوڑے دوڑانے والا ہے...... کوئی شراب میں بدمست ہو کر مریدوں کی عزتیں لوٹنے والا ہے...... ایسے لوگ ذلت کے...... لعنت کے مستحق ہیں...... پیر کی گدی پر بیٹھنے کے مستحق نہیں۔

پیر وہ ہوتا ہے جو میرے مدنی کا غلام ہو......

جس کے اٹھنے میں سنت ہو

جس کے بیٹھنے میں سنت ہو

چہرے پر سنت ہو

نماز تہجد قضا نہ ہو

نماز اشراق قضا نہ ہو

نماز اوابین قضا نہ ہو

جب نظر پڑے ہاتھ باندھے اللہ کے دربار میں............

رو رہا ہو

مانگ رہا ہو

فریاد کر رہا ہو

کبھی قرآن پڑھا رہا ہو' کبھی حدیث پڑھا رہا ہو' ایسا پیر خدا تجھے بھی نصیب کرے' خدا مجھے بھی نصیب کرے...... (آمین)۔

حرام کے پیسے سے تعمیر کردہ مسجد میں نماز جائز نہیں:

وہ کافر ہیں...... لیکن فیصلہ ہو گیا کہ............

مال حرام کا...... نہ لگاؤ

چوری کا ...... نہ لگاؤ

سود کا ...... نہ لگاؤ

ہمارے ملک میں بڑی مسجدیں بنانے والے کون ہیں......؟ بینک والے' ٹھیک ہے بات......؟ (جی)...... شہروں میں جو بڑی بڑی مسجدیں ہیں...... وہ بینک والوں کی ہیں...... انشورنس والوں کی ہیں...... کبھی مولویوں سے پوچھا بھی ہے کہ ان میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے......؟ جو مسجد حرام کے پیسے سے بنائی جائے وہاں نماز ہو جاتی ہے......؟ (نہیں)...... اگر کسی کی زمین چھین کے مسجد بنا لو...... اس میں نماز ہو جاتی ہے......؟ (نہیں)...... جو مسجد یتیموں کا مال کھینچ کر بنا لو...... اس میں نماز ہو جاتی ہے......؟ (نہیں)...... جب مسجد بنتی ہے تو تجربہ کرو...... کبھی تم مولوی کو سو روپیہ دو' کبھی اس نے پوچھا ہو کہ حضرت یہ............

زکوٰۃ کا ہے

صدقہ ہے

خیرات ہے

مسجد میں جو دے رہے ہو...... پیسہ کیسا ہے' کیا ہے......؟ کبھی نہیں پوچھے گا جو آیا کچھ ادھر لگا دیا کچھ اپنے اوپر لگا دیا...... کام دونوں کا چل رہا ہے...... مسجد بھی بن رہی ہے پیر بھی بن رہا ہے...... کام دونوں کا ماشاء اللہ ٹھیک ٹھاک ہے۔

آج کل تو ویسے حقیقت ہے کہ لوگ آتے ہیں دعا کرو کہ کارخانہ لگا رہا

ہوں...... بعض دوست مجھے خط لکھتے ہیں میں ''مل'' لگا رہا ہوں...... میں کہتا ہوں کہ تم پاگل ہو...... بس مسجد بناؤ یا مدرسہ بناؤ...... مل پر تو ٹیکس لگتا ہے...... یہ ایسا کام ہے کہ نہ ٹیکس لگے نہ کچھ اور...... مال ملے ہی ملے...... میں ان کو خط لکھتا ہوں کہ بالکل بے وقوفی مت کرو...... کوئی مل نہ لگاؤ' مل لگاؤ گے ٹیکس لگے گا...... صاحب انکم ٹیکس دو...... فلاں ٹیکس ہے...... ایک مسجد چھوٹی سی بنالو...... ایک مدرسہ بنالو...... چندہ دنیا کا اکٹھا کرتے رہو...... کھاتے رہو...... آخرت میں دیکھا جائے گا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

کعبہ گرائے کون......؟

اب چندے کا فیصلہ ہو گیا...... اب مسئلہ یہ پیش آیا کہ کعبے کی دیواروں کو توڑے گا کون......؟ پہلے دیواریں توڑیں گے تو بنائیں گے...... توڑے گا کون......؟ انہوں نے کیا کیا کہ باہر سے سیڑھیاں لے آئے...... دیوار کے اوپر چڑھے تو دیکھا اندر کنواں بنا ہوا تھا...... اس میں اتنا بڑا اژدھا (سانپ) بیٹھا ہوا ہے۔

اس کی وجہ بھی بعض مؤرخین نے لکھی ہے...... بات تاریخ کی ہے...... اللہ بہتر جانتا ہے...... انہوں نے لکھا ہے کہ وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں بھی کچھ شریر لوگ تھے جو کعبۃ اللہ کے اندر آئے تو کعبۃ اللہ کا پیسہ بھی چوری کر کے لے گئے...... ایسے آدمی آج کل تو نہیں ہیں...... ایمان سے بتاؤ کہ طواف میں جو جیب کٹ رہی ہے یہ یہودی کاٹ رہا ہے......؟ نصرانی کاٹتا ہے......؟ سکھ آیا ہوا ہے' ہندو' بدھ مت آیا ہوا ہے......؟ طواف کر رہا ہے مسلمان اور جیب ختم...... طواف کر رہا ہے' پاسپورٹ ختم...... رو رہا ہے بیچارہ میرا پاسپورٹ بھی گیا' ٹکٹ بھی گئی' پیسہ بھی گیا...... بتاؤ میں کہاں جاؤں......؟ اللہ کے گھر میں...... جوتی چور تو ماشاء اللہ اکثریت میں ہیں۔

بعض نے تو فتویٰ دے رکھا ہے جو جوتی باہر پڑی ہو' پہن لو...... خدا کے بندے......! جس کی بیوی کھڑی ہے لے جاؤ...... عقل کی بات کرو...... جو جوتی چاہے

پھینک دی ہے...... پھینک جو دی ہے...... تمہیں اجازت دی ہے......؟

خبردار یاد رکھو......! ایک جوتی اگر حرم سے اٹھائی ہے...... اگر اللہ نے قیامت میں اس جوتی کی وجہ سے جہنم میں ڈال دیا تو کیا فائدہ حج کا......؟

بغیر اجازت کوئی چیز استعمال نہ کرو:

میرے مدنی کا فرمان ہے کہ بغیر اجازت کے تم کسی کی چیز کو استعمال نہیں کر سکتے...... مِلک تو بڑی چیز ہے...... پانی دائیں طرف سے شروع کرو...... ایک دفعہ میرے آقا بیٹھے ہیں اور دائیں طرف ایک نوجوان بچہ بیٹھا ہے...... بائیں طرف بڑے بڑے بزرگ صحابہ کرامؓ بیٹھے ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دل میں سوچا کہ اگر بائیں طرف سے شروع کرتا ہوں تو میری سنت کے خلاف ہے...... دائیں سے شروع کرتا ہوں تو پہلے چھوٹے بچے کو ملتا ہے اور بزرگ محروم ہوتے ہیں...... بزرگوں کی عزت کرنے کا بھی حکم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوان کو دیکھا اور فرمایا کہ میرے بھائی میرے بچے، چونکہ حق پانی کا تیرا بنتا ہے...... تو اجازت دے دے تو بائیں طرف سے شروع کروں...... حالانکہ وہ نہ پانی کا مالک ہے نہ پانی اس کا ہے...... نہ اس کی چیز ہے۔

اللہ سے مانگا کرو:

خدا کی قدرت دیکھیں......! بچہ ہے جوان ہے...... لیکن عاشق ہے۔ مسلمانو......! دعا کرو اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ ہمیں ....

عورتوں کے عشق سے
فلموں کے عشق سے
سینما کے عشق سے

بچائے ...... (آمین)۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عشق، اہل بیتؓ کا عشق، سنت کا عشق اور محبت نصیب کر دے۔ (آمین)

کعبہ میں دعا تم کرو میرا یقین ہے جو ہاتھ اٹھتا ہے اور جو دل سے فریاد نکلتی ہے...... اللہ کے کعبہ میں کبھی خالی نہیں جاتی ...... لیکن شرط یہ کہ ....

تیرا یقین ہو

تیرا ایمان ہو

تیرا عقیدہ ہو

مانگ بھی رہا ہے کہ کام ہوگا کہ نہیں ہوگا ...... اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے جب تو مانگنے میں منافق ہے میں تمہیں نہیں دیتا ...... فرمایا مانگ:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَان

فرمایا جب میرا بندہ سوال کرتا ہے ...... میرے رب کریم نے فرمایا ...... عِبَادِیْ ...... میرا بندہ، بندہ چاہے بڑا ہے چاہے چھوٹا ہے ...... گورا ہے، کالا ہے ...... عابد ہے، زاہد ہے ...... میرے جیسا بدکردار ہے لیکن پھر کہتا ہے یا رب یا رب یا رب ...... اللہ فرماتا ہے کہ مجھے حیا آتی ہے ...... اس کے ہاتھ کیسے خالی کروں ......؟ یقین سے مانگیں ...... اللہ سے مانگیں اور یقین سے مانگیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بیٹے ......! اگر اجازت دے دو، اس نے کہا کہ حضورؐ اگر حکم دیتے ہو تو گردن حاضر ہے ...... لیکن اجازت مانگنے میں آزادی ہے ...... میں اجازت نہیں دیتا ...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا کہ کیا کر رہے ہو ......؟ اس نے کہا کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پانی نہ پیوں ...... پتہ نہیں بچے نہ بچے، میں اپنا حصہ چھوڑ دوں مدنی کے ہاتھ سے ......؟ میں

کیوں چھوڑوں اپنا حصہ...... پہلے جو اللہ مجھے دے رہا ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پانی مل رہا ہے...... میں چھوڑ دوں......؟ میں کیوں چھوڑ دوں......؟ میں نہیں چھوڑتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شروع کرو...... لے لو بھائی تمہارا حق ہے...... حق والے کی اجازت کے بغیر یہ نہ سمجھنا کہ جوتی معمولی چیز ہے۔

چھوٹے گناہوں سے بھی بچا کرو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا عائشہ ایاک و مغفرات الذنوب

اے عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دار......! چھوٹے گناہوں سے زیادہ ڈرنا...... بڑی لکڑی کو جب آگ لگائی جاتی ہے تو پہلے چھوٹی لکڑیاں رکھتے ہیں...... اسی طرح تم چھوٹے چھوٹے گناہ نہ سمجھنا...... یہی اکٹھے ہو کر آدمی کو برباد کر دیتے ہیں...... یہی اکٹھے ہو کر آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں......!

یہ نہ سمجھنا کہ جوتی پڑی ہے...... یہ نہ سمجھنا کہ رومال معمولی چیز ہے' پڑا ہے اٹھا لوں...... یہ نہ سمجھنا کہ تھیلا ہے' کسی نے پھینک دیا ہے...... پھینک دے...... تھیلا چلا جائے چلا جائے...... قیامت میں تو لینے والا بن...... کبھی دینے والا نہ بن' کیوں کہ وہ دربار بڑا مشکل ہے...... ایسا نہ ہو کہ ہم پکڑیں جائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

☆☆☆☆☆

فضائل بیت اللہ

(حصہ چہارم)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاء مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاء وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَo

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍo

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ..........

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم...... اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ...... اَوْكَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَo

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o

رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ o وَيَسِّرْلِىْ اَمْرِىْ o وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِى

يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ o

سُبْحَانَکَ لَاعِلْمَ لَنَآاِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَکِيْمُ o

تمہید:

برادران اسلام' واجب الاحترام بزرگو' دوستو اور بھائیو......!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام مقدس میں سے دو آیات اور آقائے نامدار خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں سے دو فرامین مبارکہ تلاوت کئے ہیں...... دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس عاجز کو صحت' عافیت کاملہ دائمہ اور حق بات بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے......(آمین)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے سمجھانے کی' آپ کو سمجھنے کی اور ہم سب کو حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے...... (آمین) پروردگار عالم تمام آنے والوں کی حاضری' حج' عبادت' زیارت منظور و مقبول فرمائے......(آمین)۔

میں نے اپنی گزشتہ تقریر میں آپ کے سامنے چند باتیں عرض کی تھیں جن کا تعلق اس گھر سے ہے............

جس گھر کی زیارت کے لئے

جس گھر کے حج کے لئے

جس گھر میں عبادت کے لئے

پوری کائنات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندے کھنچے چلے آرہے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سرزمین کو ایسی فضیلت بخشی ہے کہ پوری کائنات میں کوئی جگہ اللہ کے کعبہ سے افضل نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ اول بھی کعبہ ہے اور پوری مخلوق کا اصل بھی کعبہ ہے اور وسط بھی کعبہ ہے......اور صرف زمین میں نہیں بلکہ اس کا حکم ساتویں آسمان بیت المعمور تک ہے......اسی طرح زمین میں تحت الثریٰ تک ہے۔

اللہ نے قرآن مقدس میں اس گھر کے کئی اسماء ذکر فرمائے ہیں...... بعض علماء کرام نے تمام اسماء کو جمع کیا ہے...... بعض مورخین نے لکھا ہے کہ اس کے تیس نام ہیں...... بعض نے لکھا ہے کہ اس سے بھی زیادہ اللہ کے کعبہ کے نام ہیں...... کچھ نام میں نے عرض کر دیئے تھے کہ اس کا نام کعبہ بھی ہے...... اس کا نام بکہ بھی ہے...... مکہ بھی ہے...... ام القریٰ بھی ہے...... حرم بھی ہے...... اَلْبَلَدَةُ بھی ہے...... اَلْبَلَدُ بھی ہے...... اَلْبَلَدِ الْاَمِیْن بھی ہے...... اَلْبَیْتِ الْعَتِیْق...... بھی ہے...... اور مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا...... بھی ہے...... اسی طرح علماء نے لکھا ہے کہ اس کا نام قوسیٰ بھی ہے...... اس کا نام ہذامہ بھی ہے...... اس کا نام بثاشہ بھی ہے...... اس کا نام ام القریٰ بھی ہے...... ام رحم بھی ہے۔

ہذامہ کا معنی یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ بُرا ارادہ کرے...... اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو خود تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

بات یہاں تک پہنچی تھی کہ قریش مکہ نے اللہ کے گھر کی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا کہ ہم اللہ کے گھر کو بنائیں گے...... اس میں چوری کا مال نہیں لگائیں گے...... سود کا مال بھی نہیں لگائیں گے...... مجرا اور عورتوں کی حرام کی کمائی کا مال بھی نہیں لگائیں گے...... بلکہ خالص جو ہمیں تجارت سے پیسہ ملے گا وہ لگائیں گے...... چونکہ مکے والوں کی زراعت کی زندگی نہیں تھی...... ان کا کام تجارت تھا...... دوسرا فیصلہ انہوں نے یہ کیا کہ اللہ کے گھر کی چار دیواریں ہیں...... سارے قبائل جمع ہو جائیں...... جو بڑے قبیلے ہیں وہ ایک ایک دیوار کی ذمہ داری قبول کر لیں...... اس وقت جو بڑے قبائل تھے وہ..........

بنوزہرہ تھے

بنوکلاب تھے

بنوعدی تھے

بنوتمیم تھے

سب نے آپس میں یہ فیصلہ کر لیا کہ شرقی دیواران دو قبیلوں کے ذمہ ہے...... غربی دیواران دو قبیلوں کے ذمہ ہے...... شمال ان کے ذمہ ہے...... جنوب ان کے ذمہ ہے...... پھر مل کر چھت سب کے ذمہ ہے...... یہ قبیلے اپنی اپنی برادری سے' اپنی اپنی قوم سے حلال پیسہ اکٹھا کر کے...... اللہ کے گھر کی تعمیر میں لگائیں۔

کعبہ کی تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھروں کا فیصلہ:

اسی طرح انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ جو پتھر ہمیں اللہ کے کعبہ کے قریب ملتا ہے...... یا سابقہ بنیادوں میں ملتا ہے...... اس کو ہم استعمال کریں گے...... باقی پتھر اللہ کے کعبہ کے قریب کے پہاڑوں سے لا کر اس عمارت میں استعمال کریں گے۔

ماشاء اللہ مکے کے بڑے بڑے پہاڑ ہیں...... جیسے جبل ابی قبیس ہے...... کتابوں میں آتا ہے کہ...... اَوَّلَ جَبَلَ وُضِعَ عَلَى الْاَرْض ...... جیسے اللہ نے زمین کا ٹکڑا کعبہ سے بنایا ہے...... پہلا پہاڑ بھی زمین میں ابی قبیس رکھا ہے............

جبل عمر ہے

جبل ثور ہے

جبل کعبہ ہے

جبل ہندی ہے

یہ مکہ تو ہے ہی پہاڑوں کے درمیان۔

اس زمانے میں ترقی نہیں ہوئی تھی...... اتنی مشینیں نہیں ایجاد ہوئی تھیں کہ پتھروں کو کاٹا جائے اور بنایا جائے...... ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں...... جیسے جیسے انہیں پتھر ملا...... کوئی بڑا ملا...... کوئی چھوٹا ملا...... کوئی زیادہ عرض والا ملا...... جو بھی پتھر ملے اس کو استعمال کریں گے...... لکڑی ہم وہ لگائیں گے جو کشتی ہم نے خریدی ہے۔

کعبہ کا معمار جو تھا وہ روم کے علاقہ کا مستری تھا...... جس کا نام ماقوم تھا۔

بیت اللہ کی چھت کے لئے فیصلہ:

درمیان میں یہ اختلاف ہوا کہ کعبہ کی چھت کیسے بنائی جائے......؟ اس کو ہم گنبد کی طرح بنائیں یا مسطح بنائیں...... یعنی سیدھی چھت بنائیں...... بعض نے کہا کہ ہم اس کو گول گنبد کے بجائے جیسے عام چھت ہوتی ہے بنائیں...... آپ نے دیکھا ہو گا کہ جیسے عام عمارتیں بنائی جاتی ہیں۔

یہ بھی ایک بحث تھی' مسئلہ تھا کہ اللہ کے کعبہ کی تعمیر کو ہم کس انداز سے تعمیر کریں...... جب قریش مکہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اللہ کے کعبہ کی چھت کو ہم مسطح کریں گے...... مقصبص بھی نہیں بنائیں گے اور گنبد نما بھی نہیں بنائیں گے...... شکر ہے کہ اللہ کے کعبہ کا گنبد بن جاتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا......؟ یہ تو اللہ کے کعبہ کا گنبد نہیں بنا اور ہم نے کتنے بناڈالے......؟ اگر خدا کے کعبے کا بھی گنبد بن جاتا اور اس تعمیر میں تو شریک تھے میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' خاتم الانبیاء' گو نبوت نہیں ملی تھی لیکن میرے مدنی تو موجود تھے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہونا' موجود ہونا اس عمارت میں شامل ہونا...... اس فیصلے میں شریک ہونا بہت بڑی دلیل ہے...... کیوں کہ ہمارا تو ایمان ہے کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں' فرمان تو بڑی چیز ہے...... قول بڑی چیز ہے...... عمل بڑی چیز ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک بڑی چیز ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی دوسرا کام کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کریں وہ بھی سنت محمد مصطفیٰ ہے...... یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا...... کام کسی دوسرے نے کیا...... لیکن آمنہ کے لعل نے منع نہیں فرمایا...... اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی سنت ہے...... کیوں کہ اگر کام غلط ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہ رہتے...... اگر کام ناجائز ہوتا تو میرے مدنی ضرور ٹوک دیتے...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا...... تو اس کا معنی یہ ہے کہ وہ کام بھی ٹھیک ہے...... اگر اس وقت حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے سامنے بن جاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش رہتے...... تو مسئلہ کھڑا ہو جاتا پوری دنیا میں...... اللہ تبارک وتعالیٰ رحمت فرمائے۔

بیت اللہ کے اندر سانپ کی موجودگی:

فیصلہ ہو گیا کہ کعبۃ اللہ کی عمارت کو مسطح بنایا جائے...... اب کعبۃ اللہ کی دیواروں کے اندر انہوں نے جھانک کر دیکھا...... پہلے بھی وہ جانتے تھے کہ زمانہ جرہم سے لے کر اللہ کی قدرت سے ایک سانپ اندر بیٹھا تھا...... اتنا بڑا سانپ تھا کہ دہشت ہوتی تھی۔

حتّٰی کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس کا جو بطن تھا' پیٹ تھا وہ سفید تھا...... اوپر کا حصہ سیاہ تھا...... وہ کبھی کبھی دیواروں کے اوپر سے بھی کھڑے ہو کر جھانکا کرتا تھا...... اتنا بڑا اژدھا تھا...... اب مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ سانپ کو کون ہٹائے......؟ سانپ کو ہٹائیں تو دیواریں توڑیں...... پھر کام شروع کریں۔

مشرکین مکہ کی دعا:

اب وہ حیران ہیں' پریشان ہیں...... آخر میں ولید بن مغیرہ جو کافروں کا بڑا سردار تھا...... اس نے کہا کہ ایسا کرو کہ رات سارے اکٹھے ہو جاؤ...... ملتزم پر کھڑے ہو کر دعا مانگو...... انہوں نے کہا کہ دیکھو اصل بات یہ ہے کہ...... **ان الله لا يهلك المصلحين** ...... اللہ اصلاح کرنے والوں کو ہلاک نہیں کرتے...... ہم تو اللہ کا کعبہ بنانا چاہتے ہیں...... اللہ کے کعبے کی نعوذ باللہ کہانت اور توہین کرنا تو نہیں چاہتے...... لیکن رات کھڑے ہو جاتے ہیں اور مانگتے ہیں...... سارے مکے کے بڑے بڑے سردار جو تھے.........

بنی زہرہ

بنی عزیٰ

بنو عبدالاسد

بنی تمیم

بنو عدی

کے بھی تھے...... سارے اکٹھے ہو گئے...... ملتزم پر کھڑے ہیں اور کہتے ہیں...... اَللّٰهُمَّ اِنَّا اِذَا اَرَدْنَ اِصْلَاحُ بَیْتِکَ ...... یااللہ......! ...... تو ہمارے دلوں کو جانتا ہے...... ہم تیرے گھر کو بنانا چاہتے ہیں...... تو ہماری مدد کر......!

عقیدے کی اصلاح ضروری ہے:

مشرکین مکہ کس سے دعا مانگ رہے ہیں......؟ (اللہ سے)...... یہ سارے مسلمان تھے......؟ (نہیں)...... یہ ولید بن مغیرہ جو دعا مانگ رہا ہے وہ مسلمان ہے......؟ (نہیں)...... یہ وہ بدبخت ہے جس کا نام اللہ نے قرآن پاک میں لیا ہے...... نام لینے سے مراد یہ ہے کہ جس کی مذمت میں اللہ کا قرآن اترا ہے...... لیکن دعا مانگنے کے وقت کس سے مانگ رہے ہیں...... (اللہ سے)۔

مسلمان کس سے مانگتا ہے......؟ (اللہ سے)...... ٹھنڈے دل سے سوچ لیں...... خدا کرے سمجھ آ جائے...... میں کہتا ہوں کہ سارے قرآن کو کھول لو

نبیوں نے مانگا ...... تو خدا سے مانگا

ملائکہ نے مانگا ...... تو خدا سے مانگا

آدمؑ نے مانگا ...... تو خدا سے مانگا

اولیاء نے مانگا ...... تو خدا سے مانگا

مشرک بھی مانگیں ...... تو خدا سے مانگیں

اس سے بھی بڑی بات ہے...... کہ ابلیس لعین مانگے تو خدا سے مانگے...... اللہ نے جب شیطان کو کہا نکل جاؤ...... لعنتی کر دیا...... تو شیطان نے کس سے دعا مانگی......؟ (اللہ سے)...... قَالَ رَبِّ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ............

اللہ کا دشمن

اسلام کا دشمن

بنی آدم کا دشمن

آدم اور آدم کی اولاد کا دشمن

لیکن کہتا ہے...... رَبِّ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْن ...... کہ میرے مولا......! میں پھٹکارا گیا...... مردود بن گیا...... ملعون بن گیا...... میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا...... لیکن مجھے مہلت دے...... اس دن تک کہ جس دن تک لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے...... اس وقت تک مجھے زندہ رکھ...... اب آدمی نبیوں کا تابع ہوگا یا شیطان کا تابع ہوگا۔

دنیا میں دو جماعتیں ہیں...... ایک حزب الرحمان بنے گی اور ایک حزب الشیطان بنے گی...... ایک رحمان والے' ایک شیطان والے...... دونوں غور کریں کہ دعا کے لئے تو اور جگہ نہیں کسی کے پاس۔

مکے کے کافر ہیں' کھڑے ہیں...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا اَرَدْنَا ...... کہ یا اللہ ہم تیرا گھر بنانا چاہتے ہیں...... کافر ہیں...... مشرک' بت رکھنے والے' حجر اسود کے قریب انہوں نے بت رکھا ہوا تھا اساف...... اسی طرح رکن یمانی کے قریب بت رکھا ہوا تھا نائلہ...... درمیان کعبے کے رکھا ہوا تھا ہبل...... اندر باہر 360 بت رکھے ہیں......

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ...... بت بنایا

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا ...... بت بنایا

سیدنا عیسٰی علیہ السلام کا ...... بت بنایا

بتوں کے پجاری پہلے آ کر اپنے بت کو چومتے تھے...... چاٹتے تھے...... پھر حجر اسود سے طواف شروع کرتے تھے۔

مکے کے مشرک جب طواف شروع کرتے تو پہلے آ کر اپنے بت کو ہاتھ لگاتے تھے...... چوم کر پھر جا کر حجر اسود کو بوسہ دیتے......!

حاجیو...... ! کس کس بات کا رونا رویا جائے...... اللہ کے قرآن کے پہلے صفحے پر لوگوں نے اپنے پیروں کی تصویریں لگائی ہوئی ہیں...... پہلے اس کی زیارت کر کے اس کو بوسہ دے کر پھر اللہ کا قرآن پڑھتے ہیں...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن...... دعا کرو اللہ سب کو ہدایت دے...... (آمین)۔

کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے ہیں...... صفا پر بت ہے...... مروہ پر بت ہے...... اور منتیں ہبل کی مان رہے ہیں' دعائیں اللہ سے کر رہے ہیں کہ اللہ میاں......! اگر ہم سچے ہیں تو ہماری مدد فرما۔

ایک پرندے کی آمد اور سانپ کا غائب ہو جانا:

ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے...... عین جوانی کا زمانہ ہے...... کافروں نے کہا کہ ایسا کرو دعا تو مانگتے ہیں...... لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شریک کرو...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے...... دعا مانگی گئی دوسرا دن ہوا صبح کے انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کیا کریں...... کیا دیکھتے ہیں کہ اجیاد محلے کی طرف سے جسے اب اجیاد کہتے ہو...... اصل میں اس کا نام کتابوں میں اجیاد ہے...... محلے کی طرف سے عجیب قسم کا...... بعض کتابوں میں ہے کہ عقاب کی شکل کا ایک پرندہ آیا...... اس پرندے کا بھی بطن سفید تھا...... اوپر کا رنگ سیاہ تھا...... اس نے اژدھا کو اپنے پنجوں میں پکڑا اور اٹھا کر سب کے سامنے لے گیا۔

اب مکے والے مطمئن ہو گئے...... انہوں نے کہا کہ دیکھو اللہ نے ہماری دعا سن لی ہے...... جس سانپ سے ہم ڈر رہے تھے وہ سانپ تو گیا...... انہوں نے کہا کہ سانپ والی بات تو ختم ہو گئی...... لیکن سب سے پہلے بیت اللہ کی دیوار کو توڑے گا کون......؟

اللہ کے گھر کا احترام کرو:

مسلمانو......! ذرا غور کرو...... خدا کے گھر میں بیٹھے ہیں...... ہمارے دل میں کعبہ کا اتنا بھی احترام نہیں ہے...... ہم تو............

سگریٹ بھی حرم میں پی رہے ہیں
حقے بھی حرم میں پی رہے ہیں
غیبت بھی حرم میں کر رہے ہیں
گلہ بھی حرم میں کر رہے ہیں
لوگوں کو لڑانے کا کام بھی حرم میں کر رہے ہیں
گالیاں بھی حرم میں دے رہے ہیں
جیب بھی حرم میں کاٹ رہے ہیں
چوریاں بھی حرم میں کر رہے ہیں
ہر برائی حرم میں کر رہے ہیں

اور ہیں بھی پکے مسلمان......! ہمارے اسلام پر مہر لگی ہے کہ ہمارے اسلام کو کچھ ہوتا ہی نہیں...... اتنا مضبوط اسلام ہے ہمارا...... نماز نہ پڑھیں اسلام موجود ہے...... روزہ نہ رکھیں...... حج نہ کریں...... زکوۃ نہ دیں...... کعبہ کا احترام نہ کریں...... قرآن پر عمل نہ کریں...... قرآن کے اصول کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں...... اسلام ہمارا بالکل پکا ہے...... اس کو کچھ ہوتا ہی نہیں...... شراب پئیں' سور کا گوشت کھالیں' انگریزوں کی شکلیں بنالیں...... اسلام بڑا پکا ہے......! ایسا پکا اسلام کہ چودہ سو سال میں کسی کو نہیں ملا...... ہمارے اسلام کو تو کچھ ہوتا ہی نہیں۔

اپنے اعمال پر غور کرو!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر تندرست ہے' کوئی بیماری نہیں' مجبوری نہیں' ایک فرض نماز چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے' اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے...... اگر مر جائے جنازہ نہ پڑھو...... مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو...... صرف ایک نماز...... ایمان سے کہو جب ایک نماز مرد نہ پڑھے کافر ہو گیا...... اگر بیوی نہ پڑھے تب بھی کافر ہو گئی...... مسلمان اور کافر کا نکاح ہوتا

نہیں...... نکاح خود بخود ٹوٹ گیا...... جب نکاح ٹوٹ گیا اس کے بعد جو اولاد بغیر نکاح کے ہو وہ کیا ہے......؟

وہ فرماتے ہیں کہ اس پر جنازہ کی نماز بھی نہ پڑھو...... اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہ کرو...... وہ اپنی طرف سے نہیں کہتے' حدیث پاک میں ہے کہ ......مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ...... میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دے...... فرمایا تحقیق وہ کافر ہو گیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ...... جو شخص کسی قوم کی شکل بنائے قیامت والے دن اللہ اس کو اسی کے ساتھ اٹھائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا...... جو خیانت کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرب والوں کو دھوکہ دے...... اللہ اسے ایسے گھلا دیں گے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

اب ہم دھوکہ کریں پھر بھی پکے مسلمان...... نماز نہ پڑھیں پھر بھی پکے مسلمان...... انگریز کی شکل بنائیں پھر بھی مسلمان...... اللہ کے کعبہ میں کھڑے ہو کر' سامنے کعبہ ہے...... ہاتھ میں سگریٹ ہے...... حاجی صاحب ہے ماشاء اللہ...... لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ...... اور سگریٹ پر بھی زور...... یہ پتہ نہیں کہاں کا لبیک ہے......؟ ...... پتہ نہیں کون سا لبیک ہے......؟

ولید بن مغیرہ کا مشورہ:

کافر ہیں لیکن ڈر رہے ہیں کہ خدا کے گھر کو توڑے کون......؟ ولید بن مغیرہ بڑا کافر تھا...... بہت بڑا امیر آدمی تھا...... مکے سے طائف تک اس کی جائیداد تھی...... باغات تھے...... بہت بڑی اولاد تھی...... خدا کی شان دیکھو کہ خود کتنا بڑا کافر اور بیٹا کون ہے......؟ ...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ...... خالد سیف اللہ اسی کا بیٹا

ہے...... یہ ولید بن مغیرہ تھا جو کہا کرتا تھا...... وحید انا الوحید...... کہ میں مکے کے سرداروں میں اکیلا ہوں کوئی میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اللہ نے قرآن نازل کیا...... ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا...... سَاُرْھِقُه' صَعُوْدًا ○ اِنَّه' فَكَّرَ وَقَدَّرَ...... اللہ نے فرمایا میرے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم آپ چھوڑ دیں' رہنے دیں اس کو...... جو وعدے کرتا ہے اپنے اکیلے پن کے...... اس کو ہم جہنم کے آگ کے پہاڑوں پر چڑھائیں گے...... لیکن احترام کعبہ کتنا ہے......؟

اس سے مسئلہ سمجھو کہ صرف ادب کرنے سے آدمی کو کچھ نہیں ملتا...... احترام کرنے سے کچھ نہیں ملتا...... کعبے کے بنانے سے کچھ نہیں ملتا...... مسجدوں کے بڑے اونچے اونچے مینار لگانے سے کچھ نہیں ملتا...... جب تک اندر ایمان نہ ہو۔

اس نے کہا بات سنو......! میں عمر میں بڑا ہو گیا ہوں...... بوڑھا ہو گیا ہوں...... میں دیوار پر کھڑے ہو کر پہلے توڑتا ہوں...... اگر مجھ پر کوئی عذاب آ گیا میں مر گیا...... میں نے زندگی دیکھ لی ہے...... اچھے دن گزار لئے ہیں...... مر گیا تو کیا ہوا......؟ کوئی جوان تو نہ مرے' سب سے پہلے میں بوڑھا قربانی دوں گا...... انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے...... وہ چڑھ گیا اوپر' ہتھوڑا ہاتھ میں لیا' جا کر ایک دو پتھر توڑے...... بعض روایتوں میں ہے کہ اس کا پاؤں پھسلا...... کہتا ہے کہ اے اللہ......! ڈراؤ نہیں میں تو نیک نیتی سے توڑتا ہوں...... خیر اس نے توڑ لیا...... پھر نیچے اتر آیا...... انہوں نے کہا کہ اب تو توڑو...... اس نے کہا چوبیس گھنٹے ہم انتظار کرتے ہیں...... اگر رات تجھ پر کوئی عذاب پڑ جائے...... کوئی ضروری ہے کہ عذاب جلدی آ جائے...... دیر سے بھی آ سکتا ہے...... چوبیس گھنٹے انتظار کرنے کے بعد جب پھر بھی نہ آیا...... تو انہوں نے دیواروں کو توڑا اور تعمیر شروع کی...... اور فیصلہ کیا کہ کعبہ کا دروازہ اونچا لگائیں گے۔

بیت اللہ کا دروازہ اونچا رکھنے کی دو وجوہات؟

اونچا دروازہ لگانے کی دراصل دو وجوہات تھیں...... ایک وجہ تو یہ تھی کہ مکے

میں سب سے نیچی جگہ یہی کعبہ والی جگہ ہے...... جب سیلاب آتا یا بارشوں کا پانی پہاڑوں سے گرتا تو راستہ یہی حرم والا ہے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے...... بارش کا سیلاب آیا...... یہ حرم میں آپ کو جو پنکھے چلتے ہوئے نظر آرہے ہیں ان کے قریب پانی پہنچ گیا تھا...... لوگ تیر رہے ہیں تھے...... اللہ کے گھر کا طواف بھی کررہے تھے...... خدا کا کعبہ تو خالی ہو نہیں سکتا اسی طرح طواف جاری تھا۔

اللہ کے کعبہ کا دروازہ کتنا اونچا ہے' آدھا ڈوبا ہوا تھا...... اللہ اس حکومت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ بادشاہ نے پوری دنیا کے بڑے بڑے ماہرین کو بلا کر فیصلہ کیا کہ ہر سال جو بارشیں آتی ہیں...... اور سارا پانی حرم کے راستے سے گزرتا ہے...... اس کا کوئی حل سوچیں...... اب انہوں نے باہر نہریں بنائی ہیں...... جیسے ہی پانی پہاڑوں سے گرتا ہے...... ان نہروں میں چلا جاتا ہے...... ایک نہر پورے حرم کے نیچے بنائی ہے جو پانی کو نیچے سے لے جائے تاکہ اللہ کے حرم میں پانی داخل نہ ہو۔

ابھی لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ رمضان شریف میں...... حرم کے باہر نہریں بن رہی ہیں...... اس لئے کہ پانی باہر سے ہی نکل جائے...... بڑے بڑے سیلاب آتے تھے...... مکے کے سیلاب بڑے مشہور تھے...... عرفات کا سیلاب علیحدہ آتا تھا...... اسی طرح طائف کے راستے میں ایک وادی ہے اس کا سیلاب الگ ہوتا تھا...... جبل نور کی جانب سے سیلاب الگ آتا تھا...... یہ سارا پانی یہاں بہتا تھا...... قریش نے فیصلہ کیا کہ دروازہ اونچا لگاؤ تاکہ پانی کعبہ کے اندر داخل نہ ہو...... ایک وجہ تو کعبہ کے دروازہ کو اونچا کرنے کی یہ تھی۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کہا کہ دیکھو مکے کے کعبہ کے ہم مجاور ہیں...... ہماری مرضی ہے...... کسی کو ہم داخل نہ ہونے دیں اور اگر کوئی چڑھے گا تو دھکا دے کر گرا دیں گے...... یہ دو وجوہات تھیں جس کی وجہ سے کفار نے کعبہ کے دروازہ کو اونچا کر دیا۔

اب انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ حرم کا کچھ حصہ باہر نکال لیتے ہیں...... ایک تو لکڑی پوری نہیں ہو رہی تھی ...... جس کے انہوں نے شہتیر ڈالنے تھے...... اندر اس کے چھ ستون رکھے...... یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک بھی چھ ستون رہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور اتباع رسولؐ:

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے...... کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنی چاہی تو انہوں نے کہا کہ مہربانی کرو...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلاؤ...... کیوں کہ جس دن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی...... ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے اور ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ ساتھ تھے...... جو کعبہ کے اندر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ داخل ہوئے۔

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بلاؤ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو...... اور ان سے پوچھو مجھے کعبے کے اندر وہ جگہ بتائے جہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے میرے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے...... یہ ہے عشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کہ............

جہاں نماز ...... پڑھی ہے
جہاں قدم ...... لگے ہیں
جہاں سجدہ ...... کیا ہے
جہاں رکوع ...... کیا ہے

اس جگہ کو تلاش کرے...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ کعبہ کی دیوار سے تین ہاتھ پیچھے کھڑے ہوں...... دو ستون جو ہیں وہ پہلے صف والے ان کو بائیں پر رکھیں...... ایک ستون کو دائیں پر رکھیں...... اسی طرح تین ستونوں کو پیچھے رکھیں...... اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی تھی۔

بیت اللہ کی لمبائی چوڑائی:

بعض روایات میں ہے کہ کعبہ کا حصہ ساڑھے چھ ہاتھ ہے بعض روایات میں ہے کہ سات ہاتھ ہے...... یعنی جس دیوار میں پرنالہ مبارک لگا ہوا ہے...... یہ ساڑھے چھ ہاتھ ہے...... دراصل کعبہ کا حصہ یہی ہے...... اسی لئے آپ دیکھیں کہ جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو لوگوں کو حطیم سے نکال دیتے ہیں...... اس کی وجہ یہ ہے کہ امام کعبہ کے باہر ہے' اگر کوئی اندر رہ گیا تو وہ امام سے آگے ہو جائے گا...... وہ کعبہ کے اندر ہوگا تو سب کی نماز خراب ہوگی۔

اس لئے جب جماعت نہ ہو تو آپ نماز پڑھ سکتے ہیں...... لیکن اگر جماعت ہے امام چونکہ کعبہ کے باہر کھڑا ہے اور کوئی مقتدی کعبہ کے اندر کھڑا ہو جائے تو اس نے سب کی نماز خراب کر دی...... اس لئے حطیم سے نکال دیتے ہیں۔

دین سیکھو:

ایک دن ایک حاجی صاحب ناراض ہو کر کہنے لگے کہ جمعہ کے دن آپ نے سجدہ والی سورت پڑھی اور سجدہ کیا...... ہمیں پتہ نہیں چلا...... تمہیں پتہ نہ لگے یہ امام کی غلطی تو نہیں...... یہ تو آپ کی غلطی ہے۔

حدیث میں موجود ہے کہ آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور سورہ دھر پڑھا کرتے تھے۔

ہمارے مولوی حضرات کبھی کبھی اپنی مسجدوں میں مہینوں میں ایک دفعہ بھی پڑھا دیتے تو امت کو مسئلہ سمجھ آ جاتا...... سارا سال نہ پڑھائیں...... کبھی کبھی مہینے میں ایک دفعہ...... چھ مہینے میں ایک دفعہ بھی پڑھایا جاتا تو لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ جناب سجدہ کی سورت بھی پڑھی جاتی ہے...... لیکن ہمیں تو لڑنے لڑانے سے فرصت ہی نہیں ملتی...... مسئلہ کون بتلائے......؟ ہمارے ہاں تو بس جھگڑا ہے...... مقابلہ ہے...... ایک دوسرے کے خلاف سپیکر لگے ہوئے ہیں...... ایک دوسرے پر گالیوں کی بوچھاڑ

ہے...... دنیا کی جو غلط باتیں ہیں وہ اللہ کے نبی کے منبر پر بیٹھ کر کہی جا رہی ہیں...... کسی کو آج تک کسی نے وضو نہیں بتلایا...... نماز نہیں بتلائی...... حلال وحرام نہیں بتلایا...... عورت کے حیض کے مسائل نہیں بتلائے...... کتنی میری بیٹیاں حیض کے ساتھ آئیں کہ احرام نہیں باندھا...... کیوں نہیں باندھا......؟ کہ مجھے حیض تھا...... بعض میری بیٹیوں نے حیض کے ساتھ احرام باندھا' مکے میں پہنچ گئیں معلم کے پاس...... حالانکہ ایک عام آدمی کو بھی پتہ ہے کہ عورت کو حیض ہو تو عورت مسجد میں نہیں جا سکتی...... جب مسجد میں نہیں جا سکتی تو اللہ کے گھر والی مسجد میں جا سکتی ہے......؟ ایک عام سی بات ہے اور کامن سینس ہے جب عورت ناپاک ہے...... سیدھی سی بات ہے کہ اللہ کے گھر میں وہ داخل نہیں ہو سکتی۔

احرام کا جہاں تک مسئلہ ہے...... یاد رکھیں...... ! عورت حیض میں ہے' عورت نفاس میں ہے' احرام باندھنا کوئی منع نہیں...... وہ غسل کرے گی' نماز نہیں پڑھے گی...... احرام کی نیت کر لے گی اور آ جائے گی اپنے گھر میں انتظار کرے گی...... اپنے آپ کو احرام میں سمجھے گی...... خوشبو نہیں لگائے گی...... بال نہیں گرائے گی...... ناخن نہیں کاٹے گی...... جب پاک ہو جائے...... سادے پانی سے غسل کر کے صفا دوڑ کر بال کٹوا لے...... عمرہ اس کا پورا ہو گیا...... احرام حیض میں باندھ سکتی ہے...... لیکن نماز نہیں پڑھ سکتی...... اللہ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتی...... مدینہ منورہ میں جائے مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی...... باہر سے کھڑے کھڑے زیارت کر لے علیحدہ بات ہے ......اندر داخل ہونا منع ہے۔

لیکن کسی نے آج تک مسئلہ بتایا ہی نہیں...... اسی طرح نفاس کا حکم ہے......

نفاس کسے کہتے ہیں کہ بچہ پیدا ہو جائے...... اس کے بعد جو خون آئے اس کو کیا کہتے ہیں ''نفاس'' ہر مہینے میں عورت کو جو خون آتا ہے اس کو کیا کہتے ہیں ''حیض''۔

میں ابھی آپ سے پوچھتا ہوں...... جو مولوی ہوں وہ نہ بتلائیں...... جو

عام میرے بھائی ہیں میرے جیسے...... وہ مسئلہ بتلائیں عورت کا بچہ پیدا ہو تو کتنی مدت ہوتی ہے......؟ جلدی جلدی بتلائیں' کتنے دن......؟ (چالیس دن)...... کب عورت پاک ہوگی......؟ چالیس دن کے بعد...... یہ بالکل غلط ہے...... کون کہتا ہے کہ چالیس دن...... سمجھ لیں ولادت کے بعد کوئی مدت نہیں ہوتی...... جس وقت عورت کا خون بند ہو جائے عورت پاک ہو جاتی ہے...... چاہے ایک دن میں بند ہو جائے...... چاہے دو دن میں بند ہو جائے...... چاہے تین دن میں بند ہو جائے...... چالیس دن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر بلیڈنگ جاری ہے...... خون بند نہیں ہو رہا تو ہم چالیس دن تک انتظار کریں گے...... اگر خون بند ہو جائے...... چاہے پہلے دن بند ہو جائے' عورت غسل کر لے پاک ہوگئی...... نماز پڑھے' مسجد میں جائے' جو مرضی کرے۔

چالیس دن کا کیا معنی کہ بچہ پیدا ہوا لیکن خون ابھی آ رہا ہے...... آ رہا ہے تھوڑا' تھوڑا...... اب کتنا انتظار کریں چالیس دن...... چالیس دن کے بعد بھی خون آ رہا ہے...... عورت غسل کر لے گی پاک ہو جائے گی...... اگر خون آ تا رہے...... چالیس دن زیادہ سے زیادہ مدت ہے...... کم مدت اس وقت ہے جب خون بند ہو جائے۔

اب دیکھیں اتنا عرصہ گزر گیا...... سفید داڑھیوں والوں نے بھی چالیس دن بتائے......؟ کیونکہ کسی نے آج تک آپ کو مسئلہ بتایا ہی نہیں...... آپکا کیا قصور ہے......؟ آپ کا تو کوئی قصور نہیں...... قصور تو میرا ہے...... قصور میری برادری کا ہے...... جنہوں نے کبھی مسئلہ سمجھایا ہی نہیں۔

حیض کے کتنے دن ہوتے ہیں......؟ مولوی نہ بتلائیں' مولوی تو جانتا ہوگا...... لیکن بعض وہ بھی نہیں جانتے کتنے دن ہوتے ہیں......؟ انگلیوں سے بتلا دیں......؟ ایک کہتا ہے کہ پانچ دن...... میں نے کہا تھا کہ مولوی نہ بتلائیں...... مجھے پتہ ہے کہ جو بول رہے ہیں وہ مولوی ہیں۔

بات سن لیں......! امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کم از کم مدت ہے

تین دن اور زیادہ سے زیادہ ہے دس دن...... باقی عورت کی عادت ہے پانچ دن...... کسی کی سات دن...... کسی کی آٹھ دن...... یعنی ان کے نزدیک دس دن سے زیادہ حیض نہیں ہوسکتا...... تین دن سے کم حیض نہیں ہوسکتا...... اگر دن گزر گئے پھر بھی خون بند نہیں ہوا...... اب حیض نہیں استحاضہ ہے...... بیماری کہلائے گا حیض نہیں کہلائے گا...... اب غسل کرے گی...... عورت نماز پڑھے گی۔

ایمان سے کہیں کہ اگر مولوی ہر جمعہ کے دن اپنی برادری کو...... اپنے حاضرین کو...... ایک مسئلہ بھی یاد کرواتے ہیں' مہینے میں چار ہو جائیں گے...... سال میں پچاس مسئلوں کا حافظ بن جائے گا...... لیکن ہمارے ہاں تو مسئلہ ہے ہی نہیں...... ہمارے ہاں تو اسلحہ ہے...... مسئلہ ہمارے ہاں کہاں آیا......؟

اب دیکھیں کہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کعبہ ہے...... ایک روایت میں ساڑھے چھ ہاتھ ہے...... ایک روایت میں کتنا تھا......؟ (سات ہاتھ)...... دونوں روایتیں ٹھیک ہیں' غلط نہیں ہیں...... وجہ کیا ہے......؟ جس نے اساس اور بنیاد کو بھی گنا...... اس نے کہا کہ سات ہاتھ...... جس نے بنیاد نکال کر باقی جگہ گنی' اس نے کہا کہ ساڑھے چھ ہاتھ...... بات دونوں کی ٹھیک ہے...... کسی کی بھی غلط نہیں ہے۔

حجرِ اسود کو نصب کرنے کا مسئلہ:

اب دیواریں کھڑی ہوگئیں...... جب موقع آیا حجر اسود لگانے کا...... قبائل الجھ گئے...... جن کے حصے میں حجر اسود والی دیوار آئی انہوں نے کہا کہ یہ دیوار ہمارے ذمہ تھی...... اس لئے حجر اسود بھی ہم لگائیں گے...... دوسروں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ حجر اسود تو اتنی برکت والی چیز ہے...... تم لگاؤ اور ہم کیوں نہ لگائیں۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ تمام قبائل والوں نے اپنے خون نکال کر پیالے بھر لئے...... ان میں انگلیاں ڈال کر قسم کھالی کہ حجر اسود ہم لگائیں گے یا مر جائیں گے...... تھے کافر لیکن محبت کتنی تھی کعبہ کی...... کہ ہم مر جائیں گے...... ہمارے حاجی جب جنازہ

دیکھتے ہیں ہر نماز کے بعد تو بے ہوش ہو جاتے ہیں...... ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہیں کہ دیکھو پھر آ گیا ہے...... دوسرا کہتا ہے کہ ایک نہیں یہاں تو لائن لگی ہوئی ہے...... کتنے رہتے ہیں تین جنازے، چار، پانچ...... وہ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں اس دفعہ یہاں مرنا پڑ گیا...... وہاں سے دعائیں کر کے آئے تھے کہ اللہ مکہ مدینہ پہنچا دے...... اور وہاں کیا کہتے ہیں کہ اللہ میاں جلدی گھر پہنچا...... حج 9 ذوالحجہ کے بجائے کل پرسوں ہو جائے تو اچھا ہے...... خدا کے بندے......! خدا کے کعبہ میں پوری دنیا سے لوگ جمع ہیں...... مکے میں جہاں جہاں بھی کوئی مرے...... وہ اس کا جنازہ لے آتے ہیں تاکہ ہماری نماز کعبہ میں ہو جائے...... لاکھوں کی ہمیں دعا مل جائے...... تو اگر سارے مکے کی لاکھوں کی آبادی میں چار پانچ جنازے یا دس جنازے آ جائیں تو ڈرا نہ کرو...... مرنا ہم نے بھی ہے اور وقت پر مرنا ہے...... تمہیں ڈر ہے تو ڈرو...... میرے لئے دعا کر دو کہ اللہ ایمان پر موت دے اور دفن مدینہ میں نصیب کر...... (آمین)...... موت ایمان پر ہو...... یاد رکھنا اگر موت ایمان پر نہیں ہے...... نہ زم زم چھڑا سکتا ہے، نہ غلاف کعبہ چھڑا سکتا ہے...... شرط یہ ہے کہ:

مَنْ اٰخِرُ کَلَامَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرنے کے وقت آخر میں کلمہ شہادت پڑھ رہا ہو...... اللہ کی توحید کی گواہی دے رہا ہو...... فرمایا کہ جنت میں داخل ہو گیا۔

یہ نہیں فرمایا کہ............

مکے میں مرا

مدینے میں مرا

بدر میں مرا

طائف میں مرا

یہ نہیں فرمایا کہ ریشمی کفن ملا کہ نہ ملا...... فرمایا...... مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه جس نے بھی کہہ دیا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه' ...... یا قرآن پڑھتے ہوئے...... حدیث پڑھتے ہوئے...... اللہ کا ذکر کرتے ہوئے موت آ گئی...... سمجھو کہ پہلی منزل آسان ہو گئی...... اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دیں گے...... کیوں کہ گواہی دینے والے کون ہیں......؟ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کفار مکہ کا فیصلہ:

اب جھگڑا بڑھ گیا تو کافروں کے سرداروں نے کہا کہ بات سنو...... لڑائی نہ کرو...... اللہ کا گھر بنایا ہے...... اللہ کے گھر کی عبادت کرنی ہے...... لڑائی کی کیا بات ہے......؟ انہوں نے کہا کہ ایسے کرو کہ ہم سارے بیٹھ جاتے ہیں حرم میں...... اور انتظار کرتے ہیں اس راستے سے صبح کو...... جو آدمی سب سے پہلے آئے وہ فیصلہ کرے ہمارے درمیان...... کہ حجر اسود کا پتھر کون رکھے......؟ سب نے اتفاق کر لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد:

خدا کی شان ہے کہ سارے سردار بیٹھے ہوئے ہیں...... انتظار کر رہے ہیں...... اس گلی پر نظریں جمائی ہوئی ہیں...... صبح کا وقت ہے...... ادھر سے صبح کا تارا چمکا' ادھر سے میرے مدنی پاک کا نظارہ چمکا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے...... کافروں کی نظر پڑی...... **ابشروا بالصادق الامین** ...... کہتے ہیں مبارک ہو' مبارک ہو' فیصلے والا کون ہے' سچا ہے امانت والا ہے...... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کو یہی منظور تھا...... اللہ نے فرمایا میرے مدنی آپ کو پہنچنا ہے......

میرے کعبے کا ...... جھگڑا ہے
میرے گھر کا ...... جھگڑا ہے
میرے گھر کا ...... فیصلہ ہے
حجر اسود کا ...... فیصلہ ہے

فیصلہ کرنے کے لئے جانے والا میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت کیا کہ کیا جھگڑا ہے......؟ لما ذا تتنازعون ...... کیوں لڑ رہے ہو......؟ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کا جھگڑا ہے...... فرمایا جھگڑا نہ کرو...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اتاری...... فرمایا کہ حجر اسود کو اس چادر پر رکھ دو...... فرمایا کہ تمام سردار چادر کے کونوں کو پکڑ لیں اور اسے اٹھا کر چلو...... تا کہ کوئی محروم نہ رہ جائے کہ میں نے حجر اسود نہیں اٹھایا...... تمام کافروں نے ...... سرداروں نے ...... چادر کے کنارے پکڑ لئے ...... کعبۃ اللہ کے ساتھ جب حجر اسود کو لے آئے ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو ٹھہرو...... یہاں تک لانا تمہارا کام تھا...... اب اللہ کے گھر کی دیوار کے ساتھ رکھنا محمد مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے...... میں اس کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار میں رکھوں گا۔

ایک کافر بول پڑا' کہنے لگا اے سردارو......! تمہیں کیا ہو گیا ہے......؟ ایک غلام ہے...... نوجوان ہے...... شباب ہے...... اور تم سردار بڑے بڑے...... سارے ایسے کھڑے ہو کہ جیسے نوکر کھڑے ہوں...... کیا وجہ ہے کہ تم نے اسے فیصلے والا بنا دیا......

لیکن سارے سردار بول پڑے...... انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہے............

اس نوجوان جیسا پاک ...... ہم نے نہیں دیکھا
اس نوجوان جیسا سچا ...... ہم نے نہیں دیکھا
اس نوجوان جیسا جمال ...... ہم نے نہیں دیکھا
اس نوجوان جیسا کمال ...... ہم نے نہیں دیکھا

جب سے پیدا ہوا زبان پر جھوٹ نہیں آیا...... جب سے پیدا ہوا زبان پر کبھی گالی نہیں آئی...... اس نے جو فیصلہ کیا ہمیں منظور ہے...... چنانچہ حجر اسود کو رکھا گیا۔

حجر اسود جنت کا ایک پتھر ہے......

یہ حجر اسود کیا ہے......؟ جنت کا ایک پتھر ہے...... جنت سے اللہ پاک نے بھیجا...... بعض روایات میں آتا ہے کہ جبرائیل لائے...... بعض راویات میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام لائے...... تو پھر اللہ نے یہ پتھر عطا فرمایا۔

بیت اللہ کے غلاف:

اللہ کے کعبے کی دیواریں بن گئیں...... پہلا غلاف چڑھانے والا کون ہے......؟ ''تبع''...... بعض علماء نے کہا کہ اس کا نام اسدالحمیر ی ہے لقب اسکا تبع ہے۔

یاد رکھیں کہ کعبہ پر ایک غلاف نہیں کئی غلاف چڑھتے تھے...... زیادہ مشہور غلاف ایک رمضان میں چڑھتا تھا اور ایک محرم کی دس تاریخ کو چڑھاتے تھے...... حاجی چلے جائیں...... بعد میں غلاف چڑھایا جائے...... تاکہ غلاف خراب نہ ہو۔

قدرت دیکھیں...... غلاف کبھی سادہ چڑھایا گیا کبھی یمن کے کپڑوں کا چڑھایا گیا...... کبھی یمن کی چادروں کا چڑھایا گیا...... کبھی کسی کپڑے کا چڑھایا گیا......

کبھی سرخ چڑھایا گیا

کبھی سفید چڑھایا گیا

کبھی سبز چڑھایا گیا

کبھی ریشم کا چڑھایا گیا

پھر ہر ٹکڑے کا علیحدہ رنگ تھا...... لیکن سب سے آخر میں سیاہ رنگ کا کپڑا چڑھایا گیا۔

غلاف کعبہ کا رنگ:

اللہ کو بھی شاید یہی منظور تھا کہ آخر تک پھر غلاف کعبہ کا رنگ سیاہ رہے...... حجر اسود پر بھی سیاہی آئی...... کعبہ کے غلاف میں بھی سیاہی آئی...... اللہ پاک نے اس

گھر کو ہمارے گناہوں کی سیاہی کو مٹانے کا ذریعہ بنا دیا۔

دعا کرو کہ اللہ ہماری سیاہیاں بھی دور کر دے...... (آمین)۔ گناہوں کی بھی سیاہی ہوتی ہے...... کفر شرک کی بھی سیاہی ہوتی ہے...... قرآن نہیں پڑھا......؟

اللہ پاک مسلمانوں کے ولی ہیں

اللہ پاک مسلمانوں کے مددگار ہیں

اللہ پاک مسلمانوں کے مولا ہیں

جو اپنے بندوں کو ایمان دے کر...... ان کو ظلم اور کفر کے اندھیروں سے نکال کر...... نور ایمان کی طرف لے آتے ہیں...... ایمان نور رہتا ہے...... کفر اندھیرا ہوتا ہے...... عبادت نور رہتا ہے...... اسی طرح اعمال صالحہ کا نور رہتا ہے...... اور گناہوں کی اسی طرح سیاہی ہوتی ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ ایک آدمی کی رات تہجد میں گزر جائے...... اور ایک آدمی کی رات گناہ میں گزر جائے...... صبح کو دونوں کے چہرے پر نظر ڈالو...... ایک کے چہرے پر لعنت نظر آئے گی' سیاہی نظر آئے گی...... ایک کے چہرے پر نور ایمان کی بشاشت نظر آئے گی۔

بنائے کعبہ کا ذکر قرآن میں:

کعبہ قریش مکہ نے بھی بنایا لیکن اللہ نے کسی تعمیر کا ذکر کیا قرآن میں......؟ نہ تو حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیا...... نہ ملائکہ کا ذکر کیا...... نہ بنائے جرھم کا ذکر کیا...... نہ قریش کا ذکر کیا...... اگر ذکر کیا تو اپنے خلیلؑ کا ذکر کیا...... فرمایا......

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○

میرے رب کریم......! حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا مانگ رہے ہیں......

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام آمین کہہ رہیں...... مانگنے والا خلیل اللہ...... آمین کہنے والا ذبیح اللہ...... اور جگہ کون سی ہے......؟ بیت اللہ اور دعا کیا مانگی......؟ مسلمانو......! خدا کیلئے اس دعا پر غور کرلو تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں...... رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا...... آسان الفاظ ہیں...... اے رب ہمارے قبول فرما ہماری محنت...... اور آگے کیا ہے......؟ ...... اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ...... سننے والا بھی کون ہے......؟ (اللہ) اور جاننے والا کون ہے......؟ (اللہ)...... ہماری دعاؤں کو سننے والا کون ہے......؟ ...... (اللہ)...... اور دلوں کی باتیں جاننے والا کون ہے۔ (اللہ)...... تو پھر پکاریں کس کو......؟ (اللہ کو)......!

اللہ نے فرمایا حج کا اعلان کرو:

اب اگر کوئی کہے دوسرا بھی سنتا ہے...... تو شرک ہوتا ہے...... شرک کو کوئی سینگ ہوتے ہیں یا دُم ہوتی ہے......؟ ...... اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ...... سننے والا بھی تو...... جاننے والا بھی تو...... تیرے سوا نہ کوئی سننے والا...... نہ کوئی جاننے والا...... جب سننے والا بھی تو ہے...... جاننے والا بھی تو ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ

اے پروردگار ہمارے......! ہمیں اپنی اطاعت والا بنا...... ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت اطاعت والی پیدا کر...... وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا ...... میرے رب کریم تیرا گھر تو ہم نے بنالیا ہے لیکن......

تیرے گھر کے ...... جو احکام ہیں
تیرے گھر کے ...... جو مناسک ہیں
تیرے گھر کے ...... جو ارکان ہیں

انکا بھی ہمیں پتہ نہیں...... ہم حج کیسے کریں گے......؟

وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○

میرے مولا اور ہماری توبہ منظور فرما...... کیونکہ توبہ منظور کرنے والا بھی تو ہے...... اور رحمت کرنے والا بھی تو ہے...... میرے اللہ ہم سے تیرا گھر تو بن گیا...... ہم حج کیسے کریں......؟

اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا۔

اے ابراہیم!...... وَاَذِّنْ فِی النَّا سِ بِالْحَجِّ...... ابراہیم میرا گھر بن گیا ہے...... اب تو آواز دے...... لوگوں کو بلا...... لوگوں کو پکار میرے گھر کے حج کیلئے آئیں...... ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا میرے اللہ......! رب کریم میں آواز دونگا میری آواز کون سنے گا......؟ میری آواز کہاں تک جائے گی......؟ میری آواز کہاں تک پہنچے گی......؟ میری آواز تو ان مکے کے پہاڑوں میں نہیں جائے گی...... کون سنے گا اور حج پر آئے گا......؟ اللہ نے فرمایا ابراہیم......! پتھر لگانا' کعبہ بنانا' پہاڑی ابی قبیس پر کھڑے ہو کر آواز لگانا یہ تیرے ذمہ ہے...... آواز کا پہنچانا میرے ذمہ ہے...... یہ تیرے ذمہ نہیں ہے...... تیرے ذمہ کیا ہے......؟ صرف آواز دینا ہے۔

وَاَذِّنْ فِی النَّا سِ بِالْحَجِّ...... اور آواز بھی کس لیے دینی ہے......؟ حج کیلئے دینی ہے...... کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابی قبیس پر چڑھ گئے اور کہا...... يَااَيُّهَاالنَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ

کھڑے ہو گئے جبل ابی قبیس پر...... پہاڑی کے اوپر کھڑے ہیں...... آواز دے رہے ہیں...... کبھی دائیں منہ پھیرتے ہیں...... کبھی بائیں منہ پھیرتے ہیں۔

اسی وجہ سے پھر سنت بن گئی کہ موذن بھی جب اذان کہے...... تو کبھی دائیں کہے اور کبھی بائیں کہے...... تاکہ ہر طرف اذان ہو جائے...... آپ آواز دے رہے ہیں...... اللہ نے حکم جاری فرمادیا...... ملائکہ میرا خلیل پکار رہا ہے...... میرے گھر کا منادی ہے...... اس آواز کو لے کر ساری دنیا میں پہنچادو...... جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہے وہاں پہنچاؤ۔

نبی کی آواز پر لبیک کہنے والے:

روایات میں آتا ہے کہ جب یہ آواز سنی تو جو ماں کے بطن میں ہے...... ابھی باپ کی پشت میں ہے...... وہیں کہتا ہے...... لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک ...... اللہ نے فرمایا جو بندہ ایک دفعہ لبیک کہے گا ایک حج نصیب کروں گا...... جو دس دفعہ لبیک کہے گا دس دفعہ نصیب کروں گا...... جو سو دفعہ کہے گا سو دفعہ نصیب کروں گا...... آج دیکھ لیں کروڑوں پتی اور اربوں پتی ہیں...... امیر ہیں' غریب ہیں...... کعبہ کبھی خواب میں نہیں دیکھا...... اور جن کے گھر میں ایک وقت کی روٹی نہیں...... وہ اللہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں...... وجہ کیا ہے کہ جن کو ندائے ابراہیم پر اللہ نے لبیک نصیب کر دی تھی...... اللہ پاک نے جن کی زبان سے لبیک کہلا دیا تھا' جہاں آواز پہنچا دی تھی۔

اللہ نے فرمایا کہ اب یہ آواز ایسے پہنچے گی...... یَأْتُوکَ رِجَالًا......لوگ

پیدل بھی آئیں گے

اونٹوں پر بھی آئیں گے

سواریوں پر بھی آئیں گے

مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ پہلے پیدل والوں کا ذکر ہے...... بعد میں سواری والوں کا ذکر ہے...... اس لئے کہ جو پیدل حج کرتا ہے اللہ اس کو زیادہ ثواب دیتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو جتنے قدم اٹھاتا ہے ہر ایک قدم پر سات سو حرم کی نیکیاں ملتی ہیں...... اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا حرم کی نیکی کیا ہے......؟ فرمایا...... یَاْتُوکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ...... میں نے عرض کیا تھا کہ جب دعا مانگو تو کتنی دفعہ کہنا ہے......؟ (تین دفعہ) رَبَّنَا...... رَبَّنَا...... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا......!

وما علینا الا البلاغ المبین

☆☆☆☆☆

فضائل بیت اللہ

(حصہ پنجم)

خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاء مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاء وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ.......... فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ..........

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ○

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ○ وَيَسِّرْ لِىْ اَمْرِىْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ

یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○

سُبْحَانَکَ لَاعِلْمَ لَنَآاِلَّا مَاعَلَّمْتَنَا ط اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○

تمہید:

برادران اسلام واجب الاحترام' بزرگو' دوستواور بھائیو......!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام مقدس میں سے ایک آیت اور آقائے نامدار' خاتم الانبیاء حبیب کبریا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مبارکہ میں سے میں نے ایک حدیث تلاوت کی ہے...... دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس عاجز کو صحت' عافیت کاملہ دائمہ اورحق بات بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے......(آمین)۔

پروردگار آپ کو سمجھنے کی' مجھے سمجھانے کی اوراس کے بعد ہم سب کو مل کرحق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے......(آمین)۔

پروردگار عالم تمام آنے والوں کی حاضری حج' عبادت' زیارت منظور ومقبول فرمائے......(آمین)۔

میں نے اپنے سابقہ بیانات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس عظمت والے گھر' اس شان والے گھر ''بیت اللہ'' کے بارے کچھ معروضات عرض کی تھیں...... میں کوشش کروں گا اللہ تبارک وتعالیٰ کی اعانت' نصرت اور مدد سے کہ اللہ کے کعبہ کے بارے میں جو باتیں ہیں آج پوری ہو جائیں...... تاکہ پھر ہم کسی دوسرے موضوع پر بات کرسکیں...... ویسے تو آدمی ساری زندگی اس گھر کی عظمت بیان کرتا رہے ختم نہیں ہوسکتی...... یہ تو صرف حصہ ملانے والی بات ہوتی ہے۔

مختصراً یہ بات یادرکھیں کہ اللہ کے گھر کی تعمیر کے کئی مراحل گزرے ہیں......

خلاصہ یہ ہے کہ پہلے اللہ کے حکم سے ملائکہ نے تعمیر فرمایا...... حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا...... حضرت شیث علیہ السلام نے تعمیر فرمایا...... عمالقہ اور جرہم نے تعمیر

کیا...... اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قریش مکہ نے بھی اس کی تعمیر کی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دور آیا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا مبارک تھی کہ اللہ کے کعبہ کی تعمیر از سرنو کی جائے...... کعبۃ اللہ کو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد اور طریقے پر دوبارہ بنایا جائے۔

حضور ﷺ کی خواہش:

ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کعبہ کی بنیادیں گرا کر دوبارہ تعمیر کروں...... اور اپنے ابا ابراہیم علیہ السلام کے نمونے اور قواعد پر تعمیر کروں...... یہ حطیم کا حصہ ہے کعبہ میں شامل کردوں...... دروازہ اونچا رکھنے کے بجائے نیچا رکھوں...... ایک دروازے کے بجائے دو دروازے رکھوں...... چونکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں بھی دو دروازے تھے۔

ایک دروازہ اس دروازے سے کچھ اس طرف...... جہاں رکن یمانی ہے...... اس سے تقریباً دو ہاتھ یا ڈیڑھ ہاتھ پہلے تھا...... تاکہ ادھر سے آدمی داخل ہو اور دو رکعت نماز پڑھے اور دوسرے راستے سے آسانی کے ساتھ باہر چلا جائے...... لوگوں کو آسانی ہو جائے...... آرام ہو جائے...... تکلیف سے بچ جائیں...... اور اللہ کے گھر کے اندر ان کو نماز پڑھنے کا موقع ملے......!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمنا تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم......! پھر آپ اپنی تمنا کو پورا فرما دیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا...... **لو لا انزل قومک بالکفر** ...... کیونکہ لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں...... ابھی اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے...... میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں اور لوگ کہیں کہ دیکھو جی اللہ کے نبی نے اللہ کے کعبہ کو توڑ کر گھر بنا دیا...... اس لئے میں لوگوں کو کسی الجھن میں نہیں ڈالنا چاہتا لیکن میری یہ تمنا ضرور ہے۔

حدیث سے استنباط:

علماء نے اس حدیث مبارک سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اگر کسی علاقے میں...... کسی جگہ...... میں کسی مسئلے کے لئے فتنہ پڑنے کا اندیشہ ہوتو علماء کو چاہیے کہ اس مسئلے پر زور نہ دیں حالانکہ وہ مسئلہ جائز ہے...... کعبۃ اللہ کا بنانا درست تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا حق تھی...... لیکن آپ نے عمل نہ فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے اندر کسی قسم کا فتنہ پیدا ہو جائے...... لوگوں کو فتنہ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ لوگوں کے ایمان محفوظ رہیں...... کہیں ایسا نہ ہو کہ گاڑی پٹری سے اتر جائے...... اور ایک مسئلے کے لئے ہزار مسئلے کا انکار کر بیٹھیں۔

اللہ کا حرم وسیع ہے:

الحمد للہ......! یہ اللہ کا حرم بہت وسیع ہے...... الحمد للہ رحمت کا سمندر تو ابھی بھرنا شروع ہوا ہے...... روز بروز انشاء اللہ موجیں اور بڑھتی جائیں گی...... دعا کرو کہ اللہ سب کو حج نصیب کر دیں...... دل سے دعا کرو...... اللہ والے لوگ بھی آ جائیں گے...... جن کے رونے سے اللہ ہم سب کی حاضری کو قبول فرمالیں گے...... جتنی جماعت بڑی ہوگی...... جتنی حاضری بڑی ہوگی...... اُتنی ہی اللہ کی رحمتیں بڑی ہونگی...... اسی لئے حکم ہے کہ نماز اکیلے نہ پڑھو، جماعت سے پڑھو...... پھر جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھو...... پھر مسجد سے زیادہ مسجد الجامع میں پڑھو...... جہاں زیادہ اجتماع ہو...... کیونکہ جب اجتماع زیادہ ہوتا ہے تو صف میں کوئی آدمی ایسا بھی آ جاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ سب پر رحمتیں فرما دیتے ہیں...... اور سب کی حاضری منظور فرما لیتے ہیں۔

قدرت خداوندی:

حجاج بن یوسف ایک مشہور ظالم گزرا ہے اس امت میں...... جس کے ظلم کی داستانیں تاریخوں میں بھری پڑی ہیں...... جس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر

رضی اللہ عنہ کوشہید ہونا پڑا...... جس نے منجنیق لگا کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا اور پتھر برسائے' آگ لگائی...... آگ کا کچھ حصہ اللہ کے کعبہ کے غلاف پر بھی گرا...... اللہ کے کعبہ کی دیوار کو بھی نقصان پہنچا...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے...... ان کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے داغ کو مٹانے کے لئے اللہ کے کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی...... اس نے یہ کیا کہ جو قریش نے تعمیر کی تھی اس تعمیر کو زندہ رکھا...... تا کہ دنیا میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعمیر باقی نہ رہے...... اس نے دیوار کو اندر کر دیا اور حطیم کا حصہ باہر چھوڑ دیا...... دروازہ بھی اونچا لگا دیا...... رکن یمانی والا دروازہ بند کر دیا...... یہ تعمیر حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ہوئی ہے...... اس کے بعد اللہ کے گھر کی ترمیم یا اندر میں چھت کا بدلنا...... ستونوں کا بدلنا یا دیواروں میں کمی بیشی کو پورا کرنا...... تو ہر دور میں ہوتا چلا آیا ہے اور ہر دور میں ہوتا چلا جائے گا...... لیکن جو اصل تعمیر ہے...... شاید اللہ کو یہی منظور تھا کہ اللہ کے گھر کا کچھ حصہ باہر رہ جائے...... تا کہ جب بھی کوئی غریب آدمی نیت کرے کہ میں کعبہ کے اندر نماز پڑھوں تو حطیم کے اندر جا کر نماز پڑھ لے...... گویا اس نے کعبہ کے اندر نماز پڑھ لی۔

حالانکہ حجاج کتنا بڑا ظالم ہے...... لیکن اس کی تعمیر باقی رہ گئی یہ اللہ کی قدرتیں ہیں...... اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے چاہے کام لیں اور جس سے چاہیں کام نہ لیں۔

قبلہ اول مسجد اقصیٰ نہیں:

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ قبلہ اول کون سا ہے......؟ (بیت المقدس)...... کیا لفظ ہے بیت المقدس...... ویسے مقدس کہہ دو تو کوئی حرج نہیں ہے...... لیکن صحیح نام ہے بیت المقدس ہے...... مسجد اقصیٰ...... سب سے اول کعبہ ہے...... یہ بات بڑی مشہور ہے...... عام کتابوں میں بھی بات یہی ہے۔

لیکن علماء نے جو تحقیق کی ہے...... اس تحقیق کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ یہ بات

درست نہیں...... اول کعبہ یہی تھا اور سب سے پہلا گھر بھی یہی تھا...... مسجد اقصیٰ کی تعمیر تو کعبہ کے بعد کی ہے...... کعبہ سے پہلے نہیں ہے...... سب سے پہلا قبلہ بھی کعبہ ہے...... مسجد اقصیٰ اس کے بعد ہے...... اس کو قبلہ کیوں کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء بنو اسرائیل کا قبلہ بنا دیا مسجد اقصیٰ کو...... جب میرے مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا...... اس وقت بھی قبلہ مسجد اقصیٰ تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کی زندگی میں جتنی نمازیں پڑھی ہیں وہ مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے پڑھی ہیں...... مدینہ منورہ میں بھی ہجرت کے بعد سترہ ماہ تک جو نمازیں پڑھی ہیں...... وہ بھی مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں۔

مسجد اقصیٰ کی فضیلت:

مسجد اقصیٰ بھی بڑی شان والی جگہ ہے...... کیوں کہ...... **معدن الانبیاء**...... ہے...... ایسی جگہ ہے جہاں اللہ کے انبیاء پیدا ہوئے...... اللہ کے رسول پیدا ہوئے...... اور ایسی جگہ ہے جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اکٹھے ہوئے...... ایسی جگہ ہے کہ جہاں سے آمنہ کے لعل حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے معراج پر بھیجا...... اللہ اگر چاہتے تو مکے سے بھی سیدھا معراج پر بھیج سکتے تھے...... اللہ کے آگے کوئی بات مشکل نہ تھی......؟ اگر اللہ چاہتے تو یہاں سے سیدھا آسمانوں پر لے جائیں...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کوئی بات مشکل نہیں تھی...... لیکن اس کی برکات کو قائم رکھنے کے لئے اور پوری دنیا کو یہ سمجھانے کے لئے...... اللہ کا دین ایک ہے...... اللہ کے انبیاء کی دعوت ایک ہے...... تمام رسولوں کا پیغام ایک ہے...... اس قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے اور آمنہ کے لعل جو مکے میں پیدا ہوئے...... ان کی دعوت ایک ہے...... ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں...... اللہ نے پہلے اپنے مدنی کو بھیجا مکے سے اقصیٰ کی طرف...... یہ بڑی شان والی مسجد ہے...... اور وہاں صخرا بیت المقدس بھی ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر اسریٰ کہلایا...... آپ کا جو سفر بیت المقدس سے آسمانوں

کی طرف ہے...... وہ معراج کہلایا...... اسی طرح قیامت کا میدان ''میدان محشر'' بھی شام بنے گا...... اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو وہ بھی شام میں اتریں گے...... دمشق میں اتریں گے وہاں ایک مسجد ہوگی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ینزل عیسیٰ ابن مریم علی منارۃ بیضاء الشرقیۃ دمشق

کہ ایک سفید مینار والی مسجد ہوگی دمشق کے شرقی علاقے میں...... وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمانوں سے اتریں گے...... اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ جگہ بھی بڑی شان والی ہے...... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء وہاں پہنچے...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہزاروں اللہ کے انبیاء وہاں پیدا ہوئے...... اس جگہ کے بارے میں قرآن مجید کی سورۃ بنی اسرائیل میں...... اللہ نے مسجد اقصیٰ کا بھی ذکر فرمایا۔

پہلا گھر:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نمازیں کدھر رخ کر کے پڑھیں......؟ (مسجد اقصیٰ کی طرف)...... اس لئے اول کعبہ کہلایا...... ورنہ اول کعبہ یہی ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكاً وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

اللہ نے فرمایا تحقیق پکی بات ہے...... ان...... تحقیق...... **اول بیت**...... سب سے پہلا گھر...... **وُضِعَ لِلنَّاس**...... جو میں نے بنایا لوگوں کے لئے...... کہاں ہے......؟

لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكاً وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

اتنا کافی تھا کہ یہ میرا گھر پہلا گھر ہے...... فرمایا جو بکہ ہے...... برکت والا ہے...... مرکز ہدایت ہے...... عالمین کے لئے ہدایت ہے...... پھر نام لینے کے بعد فرمایا...... **فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۵ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا**...... کتنی اللہ نے نشانیاں بیان فرمائیں...... نام بھی لے لیا کہ میرا گھر کہاں ہے......؟ بکہ میں ہے......

پھر فرمایا کہ اس میں نشانیاں ہیں...... نشانیاں بھی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں............

ظاہری نشانیاں بھی ہیں
باطنی نشانیاں بھی ہیں
معنوی نشانیاں بھی ہیں

جس میں مقام ابراہیم ہے وہ پتھر بھی ہے...... جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر میرے گھر کو تعمیر کیا۔

فرمایا جس کی صفت یہ ہے...... **وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا** ...... جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا' وہ امن والی جگہ ہے۔

یاد رکھیں......! کہ سب سے اول کعبہ یہی ہے...... اول کعبہ مسجد اقصیٰ نہیں...... وہ اول اس بنا پر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ادھر نمازیں پڑھی ہیں...... مسلمانو دعا کرو' شکر کرو کہ...... اللہ نے ہمیں بھی کعبہ میں نماز نصیب کر دی...... حاجیو کتنی خوش نصیبی ہے کہ ساری زندگی ہم کہتے تھے...... دل میں نیت کرتے تھے...... اللہ ہم نماز پڑھیں اور منہ تیرے قبلے کی طرف کریں...... اللہ نے فرمایا کہ ایک وقت میں ایسا بھی نصیب کروں گا...... تو قبلہ کی............

جہت ...... کہتا تھا
نیت ...... کہتا تھا
طرف ...... کہتا تھا
شکل ...... کہتا تھا

دلوں میں ارادہ کرتا تھا...... میں تجھے اپنے گھر کے سامنے کھڑا کر کے قبلہ دکھلا دوں گا...... اس سے بڑی کوئی خوش نصیبی ہو سکتی ہے......؟ (نہیں)...... ایمان سے بتاؤ کہ تم وہاں کہتے تھے...... منہ طرف کعبہ شریف...... پتہ نہیں قبلہ کیسا ہو گا......؟ پتہ نہیں کعبہ کیسا ہو گا......؟ پتہ نہیں وہ شان والا گھر کیسا ہو گا......؟ جب یہاں کھڑے

ہیں تو نظر کعبہ میں ہے۔

نفلی عبادت میں افضل ترین عبادت:

حدیث مبارک میں آتا ہے کہ اللہ ایک سو بیس رحمتیں روزانہ کعبہ پر نازل فرماتے ہیں...... **ستون منها للطائفين** ......ساٹھ رحمتیں اس کے حصے میں آتی ہیں جو طواف کر رہے ہیں......اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ مکے میں افضل عبادت اللہ کے گھر کا طواف ہے......طواف سے افضل عبادت کوئی نہیں نفلی عبادت میں...... کیوں کہ............

نماز آپ ہر جگہ ...... پڑھ سکتے ہیں
تہجد آپ ہر جگہ ...... پڑھ سکتے ہیں
اشراق آپ ہر جگہ ...... پڑھ سکتے ہیں
اوابین آپ ہر جگہ ...... پڑھ سکتے ہیں
چاشت آپ ہر جگہ ...... پڑھ سکتے ہیں

خیرات کر سکتے ہیں......تلاوت قرآن کر سکتے ہیں......تراویح پڑھ سکتے ہیں......لیکن ایک گھر ہے......جس کا طواف ہے......وہ صرف اللہ کا کعبہ ہے......اس لئے یہ عبادت کہیں مل نہیں سکتی......علماء نے فرمایا کہ افضل ترین عبادت اللہ کے گھر کا طواف ہے۔

اسلام نے عورت کو عزت دی:

حاجیو......!غور کرو کہ............

یہ وہ گھر ہے جہاں ...... حضرت آدم علیہ السلام پھرے
یہ وہ گھر ہے جہاں ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام پھرے
یہ وہ گھر ہے جہاں ...... حضرت اسماعیل علیہ السلام پھرے
یہ وہ گھر ہے جہاں ...... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پھرے

یہ وہ گھر ہے جہاں ...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھرے

یہ وہ گھر ہے جہاں ...... اہلبیت رسول اللہ پھرے ہیں

جہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طواف کیا

جہاں اللہ کے انبیاء کی بیویوں نے طواف کیا...... ظالم کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو عزت نہیں دی...... ان بدبختوں کو عقل آ جائے...... اللہ نے تو اتنی بڑی عزت دی ہے کہ کعبہ کو بسانے والی بھی عورت ہے...... زم زم کو اکٹھا کرنے والی بھی عورت ہے...... صفا و مروہ پر دوڑنے والی بھی عورت ہے۔

کھلی نشانیاں:

غور کرو کہ آج تم جس مقام پر ہو............

جن گلیوں ...... میں ہو

جن پہاڑوں ...... میں ہو

جن سڑکوں ...... پر ہو

خدا کی قسم ہے......! لوگ پوچھتے ہیں مولوی مکی یہاں کیا کیا زیارت ہے......؟ میں کہتا ہوں کہ یہاں کون سی جگہ ہے جو قابل زیارت نہیں ہے...... تم ایک زیارت ڈھونڈتے ہو...... یہاں ایک ایک پتھر پر تاریخ لکھی ہوئی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی...... کون سے پہاڑ ہیں، کون سے پتھر ہیں...... جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کا خون نہیں گرا...... کون سی گلیاں ہیں جہاں میرے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے نہیں بچھائے گئے...... کون سے پتھر ہیں جہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لٹایا نہیں گیا...... جہاں نظر ڈالو نشانی ہے۔

اس لئے تو قرآن نے کہا...... فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ ...... میرے گھر میں نشانیاں ہی نشانیاں ہیں...... ادھر نظر ڈالو تو پہاڑ نظر آئے گا جہاں جبرائیل اترا ہے' ادھر نظر ڈالو تو پہاڑ نظر آئے گا جہاں ہجرت کی رات مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ لگایا ہے...... شعب ابی طالب پر نظر ڈالو جہاں مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سال قید کاٹی ہے...... حرم کے کناروں پر نظر ڈالو...... دارارقم پر نظر ڈالو...... جہاں جہاں نظر ڈالو...... قدم قدم پر زیارت ہے...... ٹکڑا ٹکڑا زیارت ہے...... پتھر پتھر زیارت ہے دعا کرو کہ اللہ ہمیں اس گھر کی عظمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

ایمان سے کہو کہ ایسی رحمت کہیں سے مل سکتی ہے......؟ (نہیں)...... ایک قرآن مکمل پڑھو تو ایک لاکھ لکھا جائے...... ساری زندگی میں تم لاکھ قرآن پڑھ سکتے ہو......؟ (نہیں)...... ایک نماز پڑھو تو لاکھ لکھی جائے...... ایک ریال خرچ کرو تو لاکھ لکھا جائے...... میری اپیل ہے' میری درخواست ہے...... میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ کے کعبہ میں باوضو بیٹھے ہو' دل سے دعا کرلو...... جو میرے بھائی مکے میں آ گئے' اللہ کے گھر میں پہنچ گئے...... پھر بھی جماعت سے محروم ہیں...... اللہ ان کو بھی حرم کی نماز نصیب کردے۔ (آمین)...... میرا تو عقیدہ ہے کہ اگر مکے میں نماز نہیں ہوتی...... مدینہ پاک میں مسجد نبوی میں بھی نماز نہیں ہوتی تو پھر کہیں نہیں ہوتی۔

کچھ تو عقل کرو:

ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھی ہیں' نماز علیحدہ پڑھتے ہیں...... میں نے پوچھا کیوں......؟ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی...... میں نے کہا کہ نماز فرض ہے اور حج کیا ہے......؟ حج فرض ہے کہ نہیں......؟ (ہے)...... حج یہ امام

پڑھائیں گے......؟ (جی)...... حج بھی تو انہی اماموں نے پڑھانا ہے' پھر حج بھی نہیں ہوتا...... پھر آنے کی کیا ضرورت ہے......؟ اگر ایک امام کے پیچھے نماز نہیں ہوگی ہماری...... اسی امام نے منیٰ میں خطبہ دینا ہے...... عرفات میں خطبہ دینا ہے...... اسی نے نمازیں پڑھانی ہیں...... انہوں نے حج کے ارکان ادا کرنے ہیں...... یہ بات نہیں کہ شوربہ حلال ہے اور بوٹیاں ٹھیک نہیں ہیں...... اصل وجہ یہ نہیں ہے...... یاد رکھو! اصل وجہ یہ ہے کہ میرے اللہ کا ایک فیصلہ ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

اس لئے بھائیو توبہ کرو...... اللہ سے معافی مانگو اور دعا کرو کہ اللہ ہمیں حرم کی نمازیں نصیب کرے (آمین)...... خدا کے لئے جھگڑے چھوڑ دو...... دنیا ہمیں لڑا کر فائدے اٹھا رہی ہے...... اور تم چھوٹے چھوٹے مسائل پر لڑ رہے ہو۔

عاشق کون......؟

اللہ کا شکر کرو کہ کعبہ میں بھی اور مدینہ میں بھی اللہ نے ان کو مصلیٰ پر کھڑے کیا جو قرآن کے بھی عاشق ہیں اور سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی عاشق ہیں...... اگر کوئی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے تو کوئی مسلمان سمجھتا ہے کہ اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے کہ نہیں......؟ ایمان سے بتاؤ کہ نبی کے منکر ہوتے تو نبی کا روضہ اس طرح بناتے جس طرح آج بنا رہے ہیں...... یہ عاشق بناتے ہیں منکر بناتے ہیں......؟ (عاشق)۔

ائرکنڈیشنڈ جو لگتا ہے جس سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے...... مدینہ منورہ میں جہاں ائیر کنڈیشنڈ لگایا جا رہا تھا...... جب بادشاہ آئے تو انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے......؟ انہوں نے کہا کہ یہ ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ خبردار' مدینہ شہر سے دس میل دور مشین لگاؤ...... شور نہ آئے...... موٹروں کی گندی ہوا میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں نہ جائے...... ایمان سے کہو کہ وہ عاشق ہیں یا ہم عاشق

ہیں......؟ (وہ)

اب جن لوگوں نے رمضان یہاں گزارا ہے......جن کو اللہ نے نصیب کر دیا......ایمان سے کہو خدا کے کعبہ میں بیٹھے ہو کہ رمضان المبارک میں جب کسی بھی امام نے نماز پڑھائی...... جب وتر پڑھاتے تھے ان کی دعا کہاں ختم ہوتی تھی......؟ درود پر ختم ہوتی تھی کہ نہیں......؟ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور نماز میں کھڑے ہیں...... حنفیوں کے نزدیک تو یہ مسئلہ ہے کہ آدمی کی اگر چار رکعت نماز ہو تو...... **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** ......تک پڑھے اور آگے......**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ**......نہ پڑھے......اگر پڑھ لے تو سجدہ سہو آ جائے گا......ان کے مسلک میں ہے کہ نماز میں دعا ہے......قنوت ہے......کہتے ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ......یہاں ختم ہوتی تھی کہ نہیں......؟ (جی)......جن کی نماز میں درود ہے۔

پھر تمہارے مسلک میں ہے کہ اگر درود چھوٹ جائے تو نماز کا ازالہ ہو سکتا ہے......ان کے مسلک میں نماز والا درود چھوٹ جائے......نماز ہی نہیں ہوگی۔

آپ کے مسلک میں یہ ہے کہ اگر کوئی نبی کا گستاخ ہے...... اس نے گستاخی کی ہے زندیق بن گیا ہے......اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے اگر توبہ کر لے...... ان کے آئمہ کا مسلک یہ ہے کہ جس نے نبی کی توہین کی ہے...... وہ زندیق ہے، مرتد ہے، واجب القتل ہے......توبہ بھی کرے تو توبہ قبول نہیں ہوگی۔

پڑھ لیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب......**الصارم المسلول فی شاتم الرسول** ......انہوں نے کتاب لکھی ہے......اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں کرے (آمین)......انہوں نے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخی کرے وہ زندیق ہے......مرتد ہے...... واجب القتل ہے......توبہ بھی قبول نہیں ہوگی......اللہ ہمارے دلوں سے کدورتیں نکال دے......(آمین)......اللہ

ہمارے جھگڑے دور کردے...... (آمین)...... اللہ مسلمانوں کوایک بنادے...... شکر کروایک ہی تو ٹکڑا ہے دیکھ لو............

گورا ہے
کالا ہے
عربی ہے
عجمی ہے
حنفی ہے
شافعی ہے
مالکی ہے
حنبلی ہے

ہاتھ چھوڑ کر پڑھنے والا...... ہاتھ باندھ کر پڑھنے والا...... ہاتھ اٹھانے والا نہ اٹھانے والا...... آمین زور سے کہنے والا...... آہستہ کہنے والا...... ایک امام کے پیچھے...... ایک صف میں...... ایک کعبہ میں کھڑے ہیں...... الحمد للہ کوئی جھگڑا نہیں...... دعا کرو اللہ ان کو قائم دائم رکھے تا کہ ہمیشہ کے لئے دین کا امن اسی طرح قائم رہے......(آمین)۔

تمہارے ہاں تو مسجدیں بھی پارٹیوں کی ہیں...... یہ مسجد اس پارٹی کی ہے' یہ مسجد اس پارٹی کی ہے...... وہ اگر ادھر آجائیں تو ڈنڈے مار مار کر شہید کر دیں...... کبھی کبھی بیچارے تبلیغ والے جاتے تو کہتے ہیں کہ مسجد دھوڈالو...... کیوں جی وہابی بستر بند آئے تھے...... نماز پڑھنے سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں یا پلید ہوتی ہیں......؟ (آباد) ہمارے ہاں تو مسجدیں نعوذ باللہ کسی جماعت کا بندہ آجائے پلید ہوجاتی ہیں...... یہ ان کی تم خدمت نہیں سمجھتے ہو......؟ ان کی تم ہمت نہیں سمجھتے ہو......؟ کہ بیس بیس لاکھ آدمی رمضان سے نہیں رجب سے آئے' محرم میں جائے...... سب کو سنبھالنا' زم زم ختم

نہ ہو' پانی ختم نہ ہو' بازار میں پیپسی کولا اور سیون اپ ختم نہ ہو...... لائٹ میں آپ نے دیکھا ہوگا...... کوئی دن نہیں گزرتا چھ گھنٹے تیری بجلی بند ہے...... یہاں جب سے آئے ہو چھ سیکنڈ بھی کبھی بجلی بند دیکھی ہے......؟ (نہیں)۔

دعا کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اور زیادہ حرم کی خدمت کی توفیق دے۔ (آمین)...... اللہ ان کے دلوں کو کھول دے۔ (آمین)...... اللہ ان کی توسیعات حرم کو منظور فرما لے۔ (آمین)...... اللہ اپنے غیب کے خزانے ان پر کھول دے۔ (آمین)...... ہمارا ایمان ہے کہ جب تک یہ حرم کی خدمت کرتے رہیں گے دشمن جل جل کر مرتے رہیں گے...... ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ (بے شک)...... یہ ہمارا بھی عقیدہ ہے اور ایمان ہے...... ان کا زور نہیں' زور والے کا زور ہے...... ان کے پلے میں کیا ہے......؟ اصل اس کا زور ہے جس کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہیں۔

ایک ایک پتھر' جس پتھر پر تم نماز پڑھتے ہو...... ایک ایک پتھر پتہ ہے کہاں سے بن بن کر آ رہا ہے......؟ کہ حاجی کے پاؤں کو گرمی نہ لگے...... نماز پڑھنے آئے طواف کرنے آئے' پاؤں گرم نہ ہو جائیں...... جوں جوں دھوپ بڑھتی جائے' خدا کے گھر کا پتھر ٹھنڈا ہو رہا ہے...... ایمان سے کہو کبھی تمہارے پاؤں جلے ہیں......؟ (نہیں)...... اپنی مسجدوں میں ذرا دوپہر کو جا کر دیکھو' ذرا تجربہ تو کرو جو عاشقوں نے بنائی ہیں...... وہاں تو سب عاشق ہیں ماشاء اللہ...... منکر سارے مکے مدینے میں ہیں' عاشق سارے وہیں ہیں...... اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

اللہ ان کو بھی سیدھے دل عطا فرما دے...... (آمین)...... ہم تو سمجھتے ہیں کوئی جھگڑا نہیں...... اصل جھگڑا دشمن نے ڈالا ہوا ہے کہ مسلمان لڑتا رہے............

کبھی مسجد پر جھگڑا
کبھی نماز پر جھگڑا
کبھی آمین پر جھگڑا

اصل کوئی جھگڑا نہیں ہے...... اگر اکٹھے بیٹھ جائیں...... تم خوش نصیب ہو...... خدا بھی تمہارا ایک ہے...... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمہارا ایک ہے......

کعبہ بھی تمہارا ایک ہے

دین بھی تمہارا ایک ہے

قرآن بھی تمہارا ایک ہے

دستور بھی تمہارا ایک ہے

نماز پڑھنے کے وقت تمہاری توجہات کا مرکز بھی ایک ہے...... اللہ پانچ وقت میں تمہیں اکٹھا کرتا ہے...... اکٹھے کھڑے ہو کر ایک قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہو...... ذرا سبق یاد کر لو کہ ہم نے اکٹھا ہونا ہے...... ہم نے ٹوٹنا نہیں ہے۔

مسجد حرام کی برکتیں:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم، آمنہ کے لعل، حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پہلے کس طرف پڑھی ہیں......؟ مسجد اقصیٰ کی طرف...... قرآن نے خود ذکر فرمایا ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا

فرمایا کہ جہاں جس کے اردگرد برکت رکھی ہے...... ظاہری برکت کہ ہر دنیا کا پھل وہیں ہوتا ہے...... ظاہری برکت کہ ایسا موسم جو دنیا میں کہیں میسر نہیں آ سکتا...... باطنی برکتیں بھی وہیں رکھی ہیں کہ انبیاء کا معدن بنا دیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے...... لیکن قبلہ اول یہی کعبہ ہے...... اس لئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تھے...... آپ نماز پڑھنے تھے کس طرف......؟ مسجد اقصیٰ کی طرف...... لیکن زیادہ نمازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پڑھتے تھے......؟ مسجد حرام میں...... حجر اسود اور رکن یمانی کے

درمیان......آپ اس طرف کھڑے ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش:

جس طرف اب ظہر میں امام کھڑے ہوتے ہیں......اس طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نمازیں پڑھتے تھے......اس کی وجہ کیا تھی......؟ کہ آپ کے دل میں تمنا تھی کہ کعبہ تو وہ بن گیا ہے......اول کعبہ یہ ہے کہ آدم کا کعبہ بھی یہ ہے' میرے ابا ابراہیمؑ والا کعبہ بھی یہی ہے......تعمیر والا کعبہ بھی یہ ہے......نمازوں کا حکم مجھے ادھر کو ملا ہے......حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر کھڑے ہوتے کہ رخ بیت المقدس کی طرف ہو......یہ کعبہ بھی درمیان میں آ جائے' مسجد اقصیٰ ادھر ہے نا......؟ (جی)......آپ اگر ادھر کھڑے ہوں گے تو کعبہ شریف درمیان میں آئے......رخ آپ کا مسجد اقصیٰ کی طرف ہو گا تا کہ یہ بھی بات ہو جائے کہ یہ کعبہ شریف بھی درمیان میں رہ جائے اور نماز بھی ہماری مسجد اقصیٰ میں ہوتی رہی......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں پڑھتے رہے' لیکن جب آپ تشریف لے گئے مدینہ منورہ......دعا کرو جن کو نصیب نہیں......اللہ ان کو نصیب کرے......اور جن کو حاضری نصیب ہوئی ہے دعا کرو کہ اللہ قبول کرے......اللہ منظور فرمالے۔(آمین)......جو آ رہے ہیں......جو بیمار ہیں اللہ سب کو صحت عافیت' سلامتی کے ساتھ یہ جگہ نصیب کر دے......(آمین)......ساری کائنات ڈھونڈتے پھرو' نہ مکہ ملے گا نہ مدینہ ملے گا......کوئی مقابلہ کر سکتا ہے......؟ (نہیں)......سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خلیلؑ وحبیبؐ کا ڈیرہ:

ایک جگہ اللہ نے خلیل کا ڈیرہ لگوا دیا......ایک جگہ حبیب کا ڈیرہ لگوا دیا......

ایک جگہ کو رونق بخشی اور عزت بخشی ...... تو خلیل کا ڈیرہ لگوا دیا...... اور ایک جگہ حبیب کا ڈیرہ لگوا دیا...... یہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام آ گئے...... اور وہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے مسجد اقصیٰ کی طرف...... مکہ میں تو کعبہ درمیان میں آ جاتا تھا...... لیکن جب آپ مدینہ میں پڑھیں گے تو اس کعبہ کو تو پشت ہو گی...... یہ کعبہ درمیان میں نہیں آتا تھا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں اپنی آرزوئیں، تمنائیں بڑھا لیں کہ میرے اللہ......! مہربانی فرما مجھے کعبہ بھی ابراہیم والا دے دے...... جب مجھے ملت ابراہیم پر پیدا فرما دیا ہے اور میرے جد امجد بھی ابراہیم ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ تمنا آ گئی تھی...... لیکن زبان پر نہیں آتی تھی...... وجہ یہ تھی کہ کہیں مانگ بیٹھوں اور رب ناراض نہ ہو جائے۔

اللہ کا ڈر:

اب اللہ کی شان ملاحظہ کریں کہ انبیاء بھی مانگتے ہوئے ڈرتے ہیں...... کہ کہیں میرا مالک ناراضگی کا اظہار نہ کر دے...... کہ آپ نے میرے کعبہ کے بارے میں کیوں مانگا ہے...... میری مرضی، میں چاہے اِدھر حکم دوں، چاہے اُدھر حکم دوں...... مسلمان پتھر کو تو سجدہ نہیں کرتا...... مسلمان تو اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے...... اس لئے اللہ نے دو کعبے بنا دیئے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پتھر کے پجاری ہیں...... ہم تو اس کے حکم کے تابع اور بندے ہیں...... جب حکم ملا ادھر رخ کرو تو حاضر...... اصل تو ہم اللہ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں...... ورنہ مسلمان پتھر کو سجدہ نہیں کرتا...... ہم سجدہ کرتے ہیں اپنے اللہ کا...... کعبہ کے پتھروں کا سجدہ نہیں کرتے...... ہم طواف کر رہے ہیں...... کیوں......؟

حکم ہے میرے اللہ کا۔

اللہ کے حکم کی تعمیل:

غارحرا میں میرے مدنی پاک نے ڈیرے لگائے تھے یا نہیں لگائے تھے......؟ (لگائے تھے)...... غار حرا میں سب سے پہلے قرآن اترا ہے یا نہیں اترا ہے......؟ (اترا ہے)...... غار ثور میں میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن ڈیرہ لگایا ہے یا نہیں......؟ (لگایا ہے)...... وہاں اللہ کا قرآن اترا ہے یا نہیں......؟ (اترا ہے)...... جبرائیل آیا کہ نہیں......؟ (آیا)...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں...... قرآن بھی اترا ہے...... ہم نے غار ثور کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... ہم نے کبھی غار حرا کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر حج پڑھا' ہم نے کبھی جبل رحمت کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ڈیرہ لگایا...... ہم نے کبھی منیٰ کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ڈیرہ لگایا...... ہم نے کبھی حدیبیہ کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ڈیرہ لگایا...... ہم نے کبھی بدر کا طواف کیا ہے......؟ (نہیں)...... سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے پہاڑوں میں میرا محبوب پہاڑ جبل احد ہے...... لیکن ہم نے کبھی احد کا طواف کیا......؟ (نہیں)...... نہیں کیا تو اس کا مطلب ہے کہ مسلمان نہ پتھر کا طواف کرتا ہے...... نہ پتھر کو سجدہ کرتا ہے...... نہ پتھر کا رکوع کرتا ہے...... نہ پتھر کے آگے جھکتا ہے...... وہ اپنے اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تمنا ہے کہ میرے اللہ......! مجھے کون سا کعبہ دے......(بیت اللہ)...... دعا کرو اللہ ہمیں بھی اسی کعبہ پر ہمیشہ قائم رکھے...... (آمین)...... اللہ قیامت تک کعبہ کی عظمت دوبالا کرے...... (آمین)...... اللہ

قیامت تک ہر فتنے سے محفوظ فرمادے......(آمین)۔

اللہ کی رحمتیں:

120 رحمتوں میں سے 60 کس کوملتی ہیں......ستون للطائفین......ساٹھ طواف کرنے والوں کوملتی ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کو...... جونفل پڑھ رہے ہیں' عبادت کررہے ہیں...... 40ان کوملتی ہیں...... واہ میرے رب کریم!فرمایا سو پوری ہو گئیں...... باقی بیس فرمایا کچھ ایسے میرے بندے کمزور' ضعیف بھی ہونگے......عورتیں بھی ہونگی......جس کی وجہ سے آگے نہیں آئیں گی...... فرمایا جو کعبہ کوصرف دیکھتا رہے......بیس رحمتیں اس پر بھی عطا کروں گا......صرف کعبہ کو دیکھنے والے پر بھی بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

یاد رکھو......! تین چیزیں اللہ نے ایسی بنائی ہیں جن کے دیکھنے میں بھی رحمت ہوتی ہے............

کعبے پر نظر ڈالوتو رحمت نازل ہوتی ہے
قرآن پر نظر ڈالوتو رحمت نازل ہوتی ہے
اپنے والدین کے چہرے پر نظر ڈالوتو رحمت نازل ہوتی ہے

فرمان خداوندی:

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہے' دل میں آرزو کررہے ہیں......لیکن زبان مبارک سے مانگ نہیں رہے...... کیوں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے مانگا تو اللہ ناراض ہوگئے یا نہیں......؟ (ہوگئے)......حضرت نوح علیہ السلام نے تو بیٹے کی معافی مانگی تھی......اور کچھ تو نہیں مانگا تھا......لیکن اللہ ناراض ہوگئے۔

اللہ نے قرآن نازل فرمادیا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

اللہ نے فرمایا...... قَدْ...... قدحرف تحقیق ہے فرمایا...... قَدْ نَرٰى......تحقیق

ہم نے دیکھ لیا...... ہم نے دیکھا تیرے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا' جھکنا......
تَقَلُّبَ وَجْهِكَ ...... تَقَلُّبَ ...... معنیٰ اٹھنا' پھر جھک جانا' پھر اٹھنا' پھر جھک جانا...... اللہ نے فرمایا میرے مدنی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو رب علیم ہوں...... میں خبیر ہوں...... میں بصیر ہوں...... میں دلوں کا جاننے والا ہوں...... میرے سامنے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے...... تیرے دل میں جو تمنا اٹھتی ہے...... چہرہ اٹھتا ہے...... پھر جھکتا ہے......

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

میرے مدنی...... ہم تمہیں پھیرتے ہیں اس قبلے کی طرف...... اگر یہ پہلے قبلہ نہ ہوتا تو اللہ اسے قبلہ نہ فرماتے۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام

یہاں رحمت خدا کی بھی شان دیکھو اور میرے مدنی کی بھی شان دیکھو...... اللہ فرماتا ہے کہ تیرے چہرے کے اتار چڑھاؤ کے صدقہ میں ہم نے کعبہ بدل دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند پر وحی کی تائید:

اللہ کی شان دیکھئے کہ بدلا کیسے......؟ کعبہ میرا ہے...... لیکن میرے مدنی مجھے تیری تمنا پسند ہے...... مجھے تیری رضا پسند ہے...... مجھے تیری درخواست کا انداز پسند ہے...... کہ چاہنے کے باوجود زبان نہیں ہلائی کہیں رب ناراض نہ ہو جائے...... فرمایا:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام

میرے مدنی اب چہرہ پھیر لو...... کدھر پھیر لو......؟ ...... شَطْرَ الْكَعْبَه...... اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ کعبہ کی طرف پھیر لو...... قبلہ کی طرف پھیر لو......؟ (نہیں) شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام ......

اللہ نے فرمایا میرے مدنی' اب آپ نے تو صرف یہ کعبہ مانگا ہے ہم نے

تیری امت کے لئے پوری مسجد الحرام کو کعبہ بنا دیا ہے...... پوری دنیا میں جہاں کھڑے ہوں اگر کعبہ کے اندر بھی مسجد نہ آئے تو سارا حرم ان کے لئے کعبہ ہے...... اگر مسجد الحرام کی طرف بھی جہت ہوگئی...... تو ہم نمازیں قبول کرلیں گے۔

مسلمانوں کا قبلہ:

اس لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانو یاد رکھو...... !

قبلتکم حیا و میتنا

''اب تمہارا قبلہ زندگی میں بھی یہ ہے اور مرنے کے بعد بھی یہی ہے''

کیا معنیٰ ہے کہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کا رخ بھی اسی قبلے کی طرف کیا جاتا ہے...... کیوں کہ زندگی میں بھی یہی کعبہ اور مرنے کے بعد بھی یہی کعبہ...... کیوں کہ اول بھی...... یہی کعبہ اور اصل میں بھی یہی کعبہ...... مرکز بھی یہی کعبہ اور نشانیوں کا گھر بھی یہی کعبہ...... انبیاء کے طواف کرنے کی جگہ بھی یہی کعبہ...... بنائے ابراہیم بھی یہی کعبہ...... بنائے اسماعیل بھی یہی کعبہ...... بنائے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کعبہ...... فرمایا اس کعبہ میں' میں نے ایسی شان رکھ دی ہے...... ایسی عظمت رکھ دی ہے...... میرے مدنی تو نے رخ پھیرنا مانگا...... ہم نے تیری دعا ایسی منظور کی ہے کہ ایک وقت آئے گا...... جب آپ کو کعبہ کا حاکم بنا کر بھیجوں گا...... !

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاتح مکہ کی حیثیت سے:

اس کعبہ کی عظمت کا اندازہ لگائیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کعبہ میں آرہے ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا عالم یہ ہے......

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہیں' ہزاروں کا لشکر ساتھ ہے...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آج اپنے جوہر دکھانے کے لئے تیار ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اسی کعبہ سے نکالا گیا تھا..... یہی کعبہ تھا جس کو دیکھ دیکھ کر جب جدا ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں......

اللھم العن الکفر والمشرکین

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے تھے میرے اللہ! ان کافروں پر لعنت کر' جنہوں نے ہمیں کعبہ سے نکالا ہے..... میرے اللہ ان کافروں کو ہلاک کر جنہوں نے ہمیں کعبہ سے نکالا ہے..... یہی کلمات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ہیں..... جب میرے مدنی ہجرت کر کے جارہے ہیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مکے کے قریش بڑے بدقسمت ہیں..... انہوں نے اپنے نبی کو کعبہ سے نکالا ہے..... اللہ ان کو ہلاک وبرباد کردے گا۔

سارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جوش وخروش ہے..... بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں کہ آج بدلہ لینے کا وقت آیا ہے..... مکے والوں نے ہمیں ستایا تھا' ہمیں جو مارا تھا..... ہمیں جو آج تک نشان یاد ہیں..... تڑپ رہے ہیں...........

تلواریں تڑپ رہی ہیں
نیزے پھڑک رہے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خون جوش ماررہا ہے..... لیکن میرے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین.....! میرے جرنیلو خبردار.....! سن لو آج ہم اللہ کے حرم میں داخل ہورہے ہیں..... اس لئے خیال رکھنا' کسی مکے والے پر ظلم نہ ہوجائے..... کسی مکے والے پر زیادتی نہ ہوجائے..... فرمایا کہ اللہ کے گھر میں داخل ہورہے ہیں..... فرمایا......

من القی السلاح فلہ امان

''جو اپنا ہتھیار پھینک دے اس کو کبھی کچھ نہ کہنا''

من اغلق باب فلہ امان

''جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو بھی کچھ نہ کہنا''

بچے کو بھی کچھ نہ کہنا

بوڑھے کو بھی کچھ نہ کہنا

عورت کو بھی کچھ نہ کہنا

جو کعبہ میں چلا جائے اسے کچھ نہ کہنا

جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں چلا جائے کچھ نہ کہنا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی ہے اور اپنی گردن جھکائی ہوئی ہے...... اپنی گردن کو جھکا کر اونٹنی کی گردن پر لگایا ہوا ہے...... کہ کعبہ میں داخل ہو رہا ہوں کہیں تکبر نہ ہو جائے۔

ہم تو کعبے شریف میں ایسے داخل ہوتے ہیں...... اللہ رحمت کرے جیسے لارنس گارڈن میں پھر رہے ہوں...... اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں...... اللہ معاف فرمائے...... معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیچارے پتہ نہیں کہاں سے آئے ہیں......؟ کسی کو دھکا لگ جائے' کسی کو کچھ ہو جائے...... اکڑ رہے ہیں' فیشن کیا ہوا ہے' سر ننگے کئے ہوئے ہیں...... انگریزوں کی طرح بال بنائے ہوئے ہیں...... کعبہ میں آ رہے ہیں...... یہ کہانیاں ہیں پتہ کوئی نہیں ہے۔

حضور ﷺ کی تواضع:

یہاں آمنہ کا لعل ہے...... خاتم الانبیاء ہے...... حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے...... اور کعبۃ اللہ میں بھی کافروں کا کنٹرول ہے...... اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک جھکی ہوئی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جرنیل کو جھنڈا دیا...... اس نے جب اپنے ہاتھ میں اسلام کا پرچم لیا...... تو اس نے ایسے پرچم کو ذرا لہرایا...... دشمنوں کے سامنے تو لہرایا جاتا ہے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو، ٹھہر گئے...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس کرو...... فرمایا کہ ہم نے تمہیں ہٹا دیا ہے تیرے ہلانے سے...... مجھے تکبر کی جھلک آتی ہے...... فرمایا تواضع اختیار کرو...... فرمایا خدا کے گھر میں ہم داخل ہو رہے ہیں تواضع کرو۔

حضور ﷺ نے معافی کا اعلان کر دیا:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... بڑے بڑے جلیل القدر اسلام کے جرنیل ہیں...... سیدنا ابی بکرؓ، سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمانؓ، سیدنا علیؓ، عکرمہؓ ساتھ ہیں...... حضرت بلال رضی اللہ عنہ ساتھ ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادب کے داخل ہوں...... مکے والوں کو بھی پتہ چل گیا کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے...... انہوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے...... سارے مکے کے سردار قید ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکے والو......! آج اپنے بارے میں خود فیصلہ کرو کہ تمہیں کیا سزا ملنی چاہئے......؟

آخر مکے کے لوگ تھے، سردار تو تھے...... کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا کوئی ایک جرم ہے کہ ہم بات کریں...... ہم مجرم ہیں...... لیکن اپنے ایک کریم بھائی کے سامنے کھڑے ہیں اور یہ تمنا کرتے ہیں...... جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے فیصلہ کیا تھا آپ بھی وہی فیصلہ کریں...... حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی تو بھائیوں کے بارے میں فیصلہ کیا تھا...... حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تھا...... مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھی آپ کو غار میں ڈالا...... اونچی جگہ تو ہے...... انہوں نے تو کنوئیں میں ڈالا تھا کنواں نیچے ہوتا ہے...... اور پہاڑ

کی غار تو اونچی ہوتی ہے...... چوٹیوں پر ہوتی ہے۔

مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم......! انہیں بھی بھائیوں نے ڈالا ہے جیسے ہم آپ کے بھائی ہیں...... ان کے بھی تو بھائی تھے' رشتہ دار تھے جیسے ہم ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے والو سنو......! آج اللہ کے کعبہ میں' اللہ نے مجھے اپنی نصرت کے ساتھ مدد دی ہے...... آج میں بھی وہی اعلان کرتا ہوں...... لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْم...... کیا معنی......؟ آج کے بعد تمہیں طعنہ بھی کوئی نہیں...... یہ نہیں کہ سزا کوئی نہیں...... بلکہ طعنہ بھی نہیں۔

علماء نے لکھا ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام آئے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے...... لمبا واقعہ ہے...... ابا جان نے کہا کہ حال احوال سنائیں...... اتنا عرصہ جو ہم جدا رہے ہیں تم پر کیا بیتی......؟ پتہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہانی کہاں سے شروع کی......؟ فرمایا:

اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ

کہنے لگے کہ اس اللہ کا شکر ہے جس اللہ نے مجھے قید سے نکالا...... اور آپ کو دیہات سے نکال کر مجھے آپ سے ملا دیا۔

علماء نے لکھا ہے کہ کہانی یہاں سے تو شروع نہیں ہوتی تھی...... کہانی تو شروع ہوتی تھی مجھے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا...... پھر مجھے نکالا گیا...... پھر مجھے بھیجا گیا...... حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ ساری بات چھوڑ دی...... کیوں کہ وعدہ کر چکے تھے......

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْم

''کہ میں تمہیں طعنہ نہیں دوں گا''

اگر قصہ وہاں سے شروع کرتے تو بھائیوں کو طعنہ ملتا...... کہ یہ ہیں کنوئیں میں ڈالنے والے......!

علماء نے لکھا ہے کہ یہ بھی نہیں بتلایا کہ ابا جان......! مجھے قید میں ڈالا گیا کہا......

اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ

''اللہ کا شکر ہے جب مجھے قید سے نکالا گیا''

قید میں ڈالنے کا ذکر نہیں کیا گیا...... اگر قید میں ڈالنے کا ذکر کروں تو پھر عزیز اور اس کی بیوی پر طعنہ لگے گا...... حالانکہ ان کے گھر پلتا رہا ہوں' کھاتا رہا ہوں' کیسے طعنے دوں......؟ وہاں سے جیل کی ابتداء کا بھی ذکر نہیں کیا...... جیل سے نکلنے کا ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم

جاؤ مکے والو......! آج کے بعد تم پر طعنہ کوئی نہیں...... **انتم الطلقاء**...... تم آزاد ہو جہاں مرضی ہے جاؤ...... پابندی بھی کوئی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلالؓ......! حاضر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ) کو بھیجو جا کر عثمان بن طلحہ کے پاس کعبہ کی چابی ہے...... اس کو لے آؤ...... یہ عثمان بن طلحہ شیبی' بنوشیبہ کے قبیلے سے تھا...... جن کے پاس چابی تھی...... چابی لے آیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد ہے تمہیں کہ میں نے چابی مانگی تھی......؟ تم نے مجھے کعبہ کی چابی نہیں دی تھی...... یاد ہے میں نے کہا تھا کہ میں دو رکعت پڑھ لوں...... تم نے کہا تھا کہ آپ کو نہیں دیتا...... سارے پڑھ سکتے ہیں آپ نہیں پڑھ سکتے...... کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے تو یہ کہا تھا...... میں پھر تمہیں یہ چابی

دیتا ہوں...... یہ ہے عظمتِ کعبہ۔

فرمایا...... **خذها خالدة تالدة**...... فرمایا تمہیں دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ قیامت تک یہ چابی تیرے گھر میں رہے...... صرف چابی نہیں ساتھ دعا بھی دیتا ہوں کہ یہ چابی ہمیشہ تیرے خاندان میں رہے...... آج تک یہ چابی اسی خاندان میں چلی آ رہی ہے۔

وما علينا الا البلاغ المبين

☆☆☆

آئینہ مضامین